عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۹

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

وسطی ایشیا مسلم ریاستوں میں اشاعتِ قرآن مہم نمبر

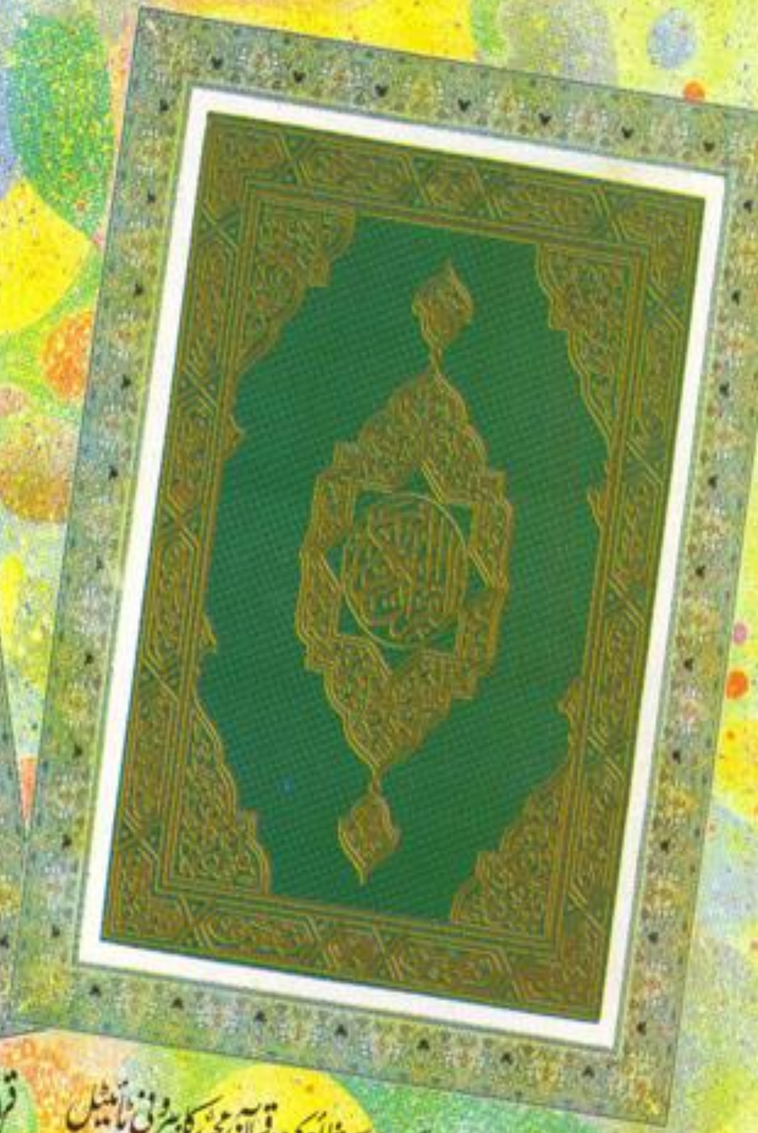

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کی طرف سے شائع کردہ قرآن مجید کا بیرونی ٹائیٹل
قرآن مجید کے ایک صفحہ کا عکس جس پر بحیثیت ناشر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا نام چھپا ہوا ہے

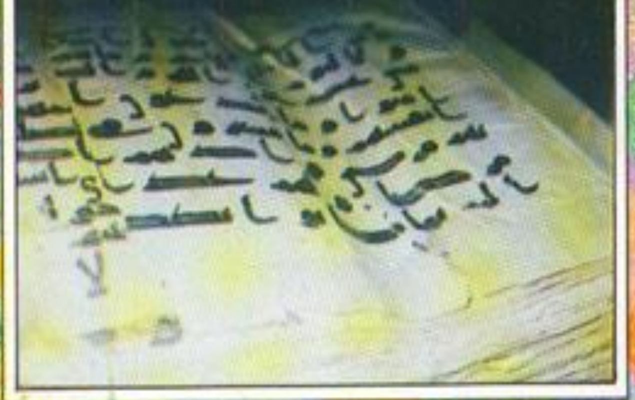

وہ قرآن مجید جس پر خلیفہ ثالث امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شہادت کے وقت تلاوت فرما رہے تھے۔

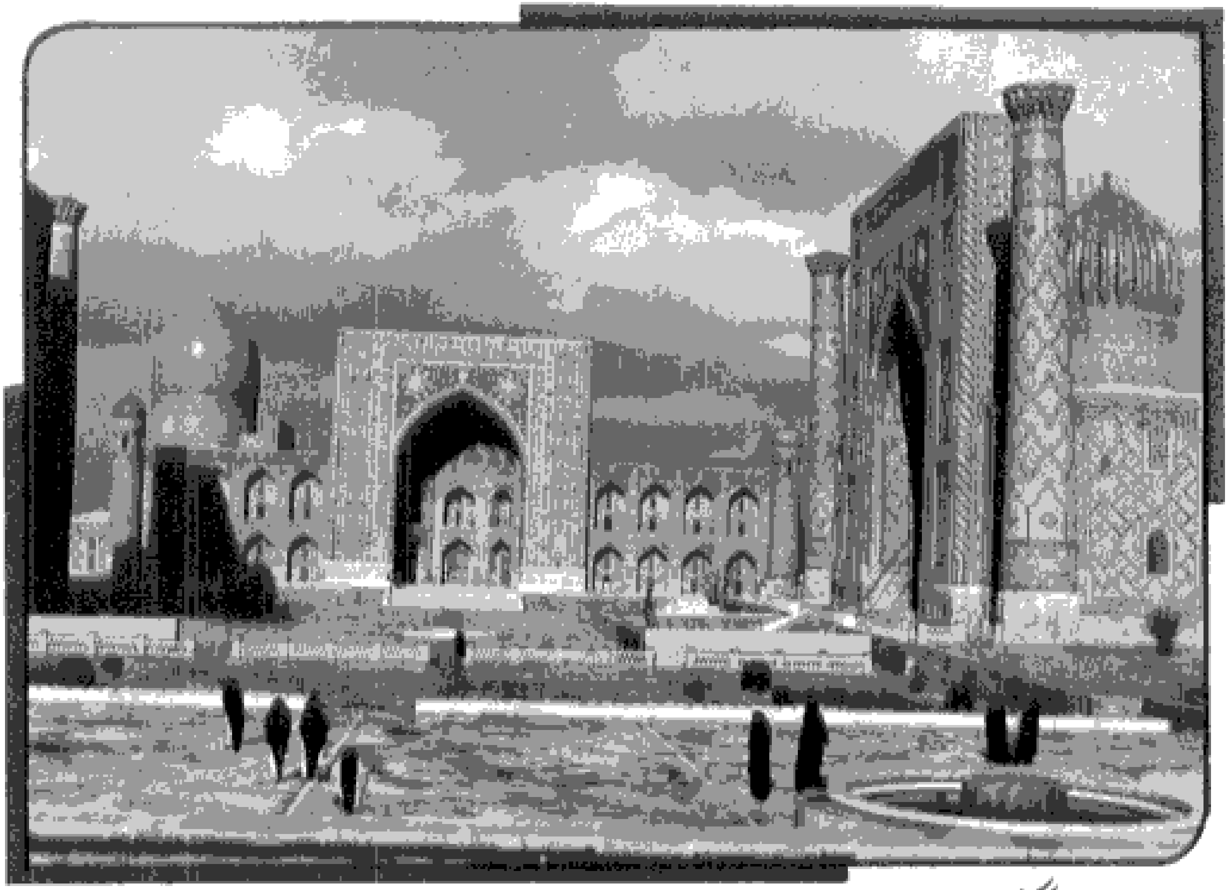

مدرسہ ریگستان

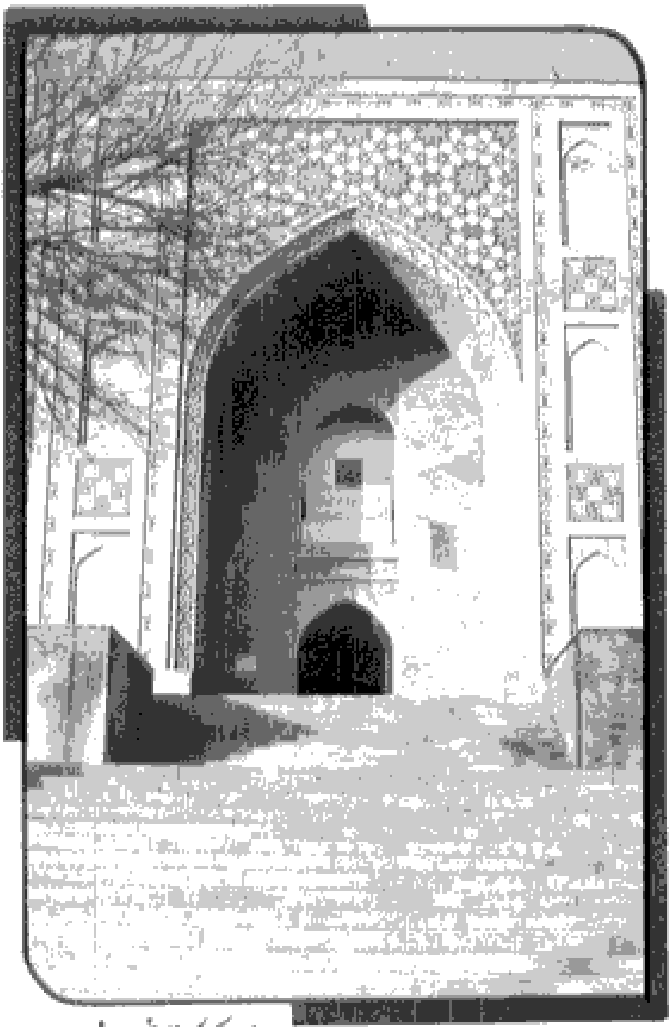

مدرسہ کوکلتاش تاشقند

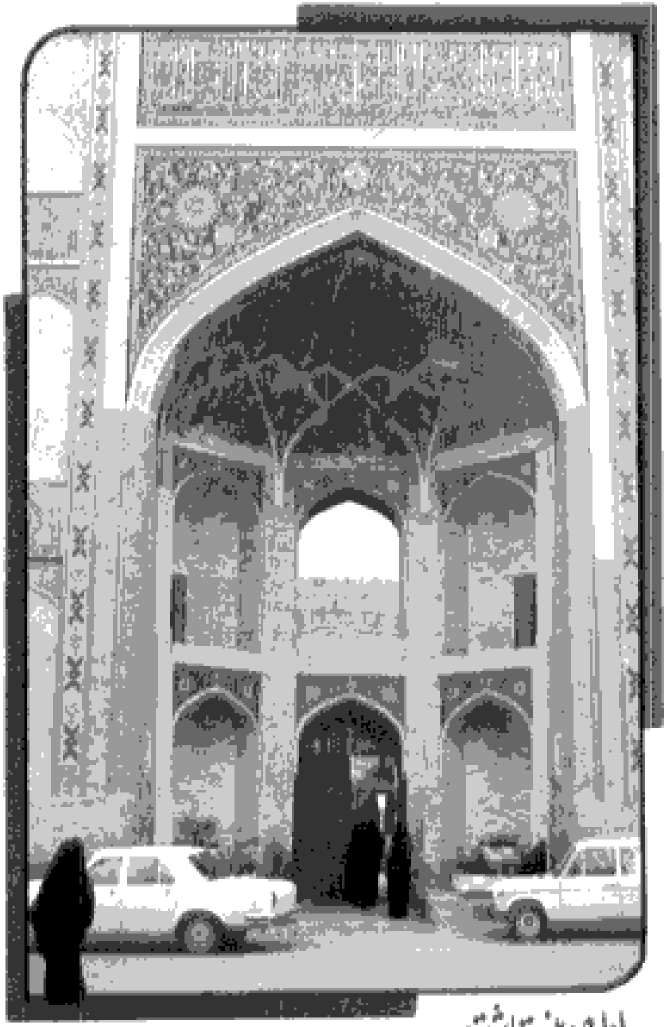

ادارہ دینیہ تاشقند

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیرمسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد ۱۲ | ۱۹ تا ۲۲/ صفر ۱۴۱۴ھ بمطابق ۶ تا ۱۲/ اگست ۱۹۹۳ء | شمارہ : ۹

اس شمارے میں

۱۔ قادیانیوں کی مسجد بنانے کی سازش ناکام (اداریہ) ___ ۲
۲۔ قرآن مجید کی حیرت انگیز قوت تاثیر ___ ۶
۳۔ تاجدار ختم نبوت کی چھ باتوں میں فضیلت ! ___ ۱۰
۴۔ تاشقند، سمرقند اور بخارا کا تاریخی سفر ___ ۱۴
۵۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اشاعت قرآن مجید ___ ۲۲
۶۔ وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں ۱۵ لاکھ قرآن مجید کی فراہمی ___ ۲۵
۷۔ ختم نبوت ___ ۲۸
۸۔ تاجدار ختم نبوت کا پیغام و بشارت ___ ۳۰
۹۔ قرآن مجید کی حقانیت و صداقت کے دو تازہ نشانات ___ ۳۳
۱۰۔ قادیانیت اور عقل ___ ۳۴
۱۱۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ تاریخی جائزہ ___ ۳۸

چندہ اندرون ملک

سالانہ ___ ۱۵۰ روپے
ششماہی ___ ۷۵ روپے
سہ ماہی ___ ۳۵ روپے
فی پرچہ ___ ۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۰۰۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر
مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰، پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمٰن باوا ـــ طابع : سید شاہد حسن ـــ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ـــ مقام اشاعت : پرانی نمائش کراچی

الحمدللہ بخارا میں قادیانیوں کی مسجد بنانے کی سازش ناکام

وسطی ایشیائی مسلم ریاستوں میں قرآن مجید کی تقسیم کا آغاز

افریقہ' بحرین' کراچی اور دیگر ممالک کے اہل خیر سے اظہارِ تشکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اصل دائرہ کار عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے باطل عقائد سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا اور ارتداد سے بچانا ہے۔ اس سلسلے میں جہاں اور جب ضرورت پڑی اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے کارکنان اور متعلقین نے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔

امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا لال حسین اختر رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدھم کی قیادت میں یہ جماعت محدث العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق قادیانیت کے آغاز سے اس فتنہ کی سرکوبی میں مصروف ہے۔

الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ان قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی دن ایک عظیم الشان تحریک کے بعد مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں ۹۰ سالہ یہ پرانا انگریز کا کاشت کیا ہوا پودا جسد مسلمہ سے علیحدہ ہوا اور پاکستان کے آئین میں ایک ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر انہیں ہندوؤں' عیسائیوں' یہودیوں اور سکھوں کی فہرست میں شامل کر دیا گیا۔

آئینی ترمیم کے بعد عام تاثر یہ تھا کہ اب یہ مسئلہ حل ہو گیا لیکن قادیانیوں نے اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا جس کی وجہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنی تحریک اسی زور و شور سے جاری رکھنی پڑی۔ بالآخر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس تحریک کے نتیجے میں ۱۹۸۴ء میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا' کہلوانا' اذان' کلمہ' مساجد کا قیام اور شعائر اسلام کا استعمال کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے اس آرڈیننس کے بعد محسوس کر لیا کہ اب پاکستان کی زمین قادیانی جماعت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاقب کی بناء پر تنگ ہوتی جارہی ہے اور انگریزوں کی سرپرستی کے باوجود پاکستان کی سرزمین میں کام کرنا بہت کٹھن اور مشکل مرحلہ ہے۔ اس لئے مرزا طاہر نے اپنے آقا کے وطن لندن کا رخ کیا اور ربوہ سے مرکز کفر لندن کے مضافات میں منتقل ہو گیا۔ لندن منتقل ہو کر قادیانی گروہ نے اپنا ہدف افریقی ممالک اور یورپی ممالک کو بنایا اور پاکستان اور مسلمانان پاکستان خصوصاً علماء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ مظالم کی جھوٹی داستانیں سنا کر مظلومیت کا ڈھونگ رچایا تاکہ بعض مغربی ممالک کے سادہ لوح لوگوں کی حمایت حاصل کر سکیں۔ افریقی ممالک میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ان لوگوں سے بیعت لی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس صورت حال کے پیش نظر فیصلہ کیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا دائرہ کار بھی بڑھا کر پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب کیا جائے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدھم' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر اکابر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشورہ کے بعد لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کیا گیا۔ الحاج عبدالرحمان یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی کو بیرون ملک قادیانیوں کے تعاقب اور عقیدہ ختم نبوت کے مشن کی ذمہ داری سونپی گئی اور ہر سال انگلینڈ میں ایک بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کیا گیا۔ (انشاء اللہ اس سلسلے کی آٹھویں ختم نبوت کانفرنس یکم اگست کو برمنگھم میں منعقد ہو گی۔)

امریکہ۔ افریقہ اور دیگر ممالک کے دورے کئے۔ افریقہ میں چالیس ہزار افراد کو قادیانیوں نے ورغلایا تھا۔ الحاج عبدالرحمان یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے ان کو قادیانیوں کے عقائد سے آگاہ کیا۔ جس پر وہ تمام افراد تائب ہو گئے۔

افغان جہاد کی برکت سے جب اللہ تعالیٰ نے روس جیسی سپر طاقت کے غرور کا سر نیچا کیا اور اس کی تمام ریاستوں نے آزادی کا اعلان کیا تو دنیا اس وقت حیرت زدہ ہو گئی جب سات ریاستیں مسلم ریاست کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر ابھریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان ریاستوں کی آزادی کے بعد اپنے دائرہ کار میں ان مسلم ریاستوں کو

بھی شامل کرلیا اور اس بات پر نظر رکھنی شروع کی کہ کہیں ان ریاستوں کو تر نوالہ سمجھ کر قادیانی ہڑپ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اندازہ درست ثابت ہوا اور مجلس کے ذمہ داران کو معلوم ہوا کہ بخارا کے ایک وفد نے لندن میں قادیانیوں کے اجلاس میں شرکت کی اور مرزا طاہر کی درخواست پر بخارا میں ایک قدیم مسجد دینے کا اعلان کیا۔ اس اطلاع پر خود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی" کی قیادت میں روانہ ہوا (وفد کے دورہ کی مکمل رپورٹ اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں) الحمدللہ وفد کی کوششوں سے قادیانیوں کی یہ سازش ناکام ہوئی اور علماء ازبکستان اور حکام پر واضح کردیا کہ قادیانی کا فر گروہ ہے جو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش میں سرگرداں ہے۔ دورہ کے دوران وفد نے محسوس کیا کہ ازبکستان اور مسلم ریاستوں میں قرآن مجید کی اشاعت اور گھر گھر قرآن پہنچانا اور ان کو علوم دین سے آراستہ کرنا بہت ضروری ہے۔ چونکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منشور میں اشاعت قرآن اور علوم دین کی ترویج بھی شامل ہے۔ اس لئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی تجویز پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس نے اس کی منظوری دی کہ فوری طور پر پہلے مرحلہ میں لاکھوں قرآن طبع کرا کے ان مسلم ریاستوں میں تقسیم کئے جائیں۔ اس کے لئے میں کراچی کو اس مہم کا مرکز بنایا گیا اور اس سلسلے میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نائب امیر مرکزیہ نے حسب ذیل خط کے ذریعہ مسلمانان پاکستان سے دردمندانہ اپیل کی۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

مکرم و محترم زید مجدکم.................... السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ

وسطی ایشیاء کا علاقہ کسی زمانے میں اسلامی علوم و فنون کا مرکز رہا ہے۔ امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ' امام ابوحفص کبیر' امام ابولیث سمرقندی اور امام ابو منصور ماتریدی اسی سرزمین سے اٹھے۔ جن کے علمی فیضان سے پورا عالم اسلام مستفید ہوا۔ لیکن ان مسلم ریاستوں پر روس کے ظالمانہ و جابرانہ تسلط نے عالم اسلام کے ان مایہ ناز خطوں کو بنجر بنا کر رکھ دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان ریاستوں کے حالات کا جائزہ لینے' اور یہاں کے مسلمانوں کی ضرورت کا جائزہ لینے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ مفتی اعظم پاکستان جناب مولانا رفیع عثمانی' جناب مولانا جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی جناب مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' جناب مولانا احمد خان' جناب مولانا محمد جمیل خان' جناب عبدالرحمن یعقوب باوا اور جناب مولانا مسعود اظہر (رئیس حرکۃ المجاہدین) اور راقم الحروف پر مشتمل ایک وفد نے تاشقند اور سمرقند و بخارا کا دورہ کیا' وہاں کے اہل علم اور ذمہ دار حضرات سے ملاقاتیں کیں' اور ان علاقوں میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے عمل کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا' وفد کی سفارشات پر چند اہم اقدامات کا فیصلہ کیا گیا ان میں سے ایک اہم ترین اقدام یہ کہ وہاں قرآن کریم کے نسخے وافر مقدار میں بھیجے جائیں تاکہ وہاں کے کروڑوں مسلمانوں میں سے ہر فرد تک قرآن کریم پہنچ سکے۔

بحمد اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اشاعت قرآن کریم کی بابرکت' باسعادت اور لذیذ خدمت توکلاً علی اللہ اپنے ناتواں کندھوں پر اٹھائی ہے فی الحال دس لاکھ نسخوں کی اشاعت کا منصوبہ ہے۔ جس کی طباعت کے انتظامات مکمل ہوچکے ہیں' ایک نسخہ کا ہدیہ پندرہ روپے پاکستانی ہے۔ مجلس نے اس سعادت میں مسلمان بھائیوں کو شریک کرنے کیلئے مندرجہ ذیل پانچ قسم کی رسیدیں شائع کی ہیں

۱۔ ایک ہزار نسخہ	۱۵۰۰۰
۲۔ پانچ سو نسخہ	۷۵۰۰
۳۔ ایک سو نسخہ	۱۵۰۰
۴۔ پچاس نسخے	۷۵۰
۵۔ دس نسخے	۱۵۰

تمام مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ اس سعادت و برکت میں زیادہ حصہ لگانے کی کوشش کریں اور اپنے احباب اور حلقہ تعارف میں بھی اس کے لئے تحریک کریں۔ مسلمانوں کے ایک فرد کو بھی اس سعادت سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت عظیم کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

الحمد اللہ اہل کراچی نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی اپیل پر فوراً لبیک کہا اور بہت ہی جوش و جذبہ کے ساتھ اس کام میں حصہ لیا۔ اہل خیر نے بہت زیادہ سرگرمی دکھائی کراچی کے اہل خیر نے دس دن میں ابتدائی طور پر دینے والی ۷۵ ہزار کی رقم جمع کردی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور کراچی کے اہل خیر اور اہل درد مسلمانوں کے تعاون سے پانچ لاکھ قرآن عظیم کی طباعت کے منصوبہ کا آغاز ہوا۔ (تفصیلات رپورٹ میں ملاحظہ فرمالیں)

پانچ لاکھ قرآن مجید کا ہدیہ ڈھائی لاکھ ڈالر طے پایا تھا اور یہ بہت رقم تھی جو پاکستانی حساب سے یہ ساڑھے اکہتر لاکھ کے قریب بنتی تھی عالمی تحفظ ختم نبوت کے وسائل محدود لیکن بتوکل خداوندی یہ عظیم بیڑا اٹھایا تھا سو امید تھی کہ اللہ رب العزت غیب سے اسباب مہیاں فرمائیں

اللہ رب العزت کا عظیم شکر اور احسان ہے کہ اس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام اور اکابرین کی لاج رکھی اور اہل کراچی کے دل میں ایسا جذبہ پیدا فرمایا کہ انہوں نے ایک منصوبہ کے ایک معتدبہ حصے کی رقم پوری کی اس پیشکش کے ساتھ کہ آئندہ بھی جب ضرورت محسوس ہوئی اہل کراچی کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ بحرین سے مولانا محمد احمد خان نے اس مہم میں بھرپور دلچسپی لی اور پندرہ ہزار ڈالر سے زائد رقم جمع کی رمضان المبارک میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی سے جمعیتہ علماء افریقہ کے مولانا ظہیر احمد راگی اور مولانا محمد ابراہیم ناناہ بھائی نے ملاقات کی۔ حضرت اقدس نے ان کو قرآن مجید کی اس مہم سے آگاہ کیا جس پر ان حضرات نے افریقہ میں ہی مہم شروع کی اور تقریباً ایک لاکھ پچھتر ڈالر (۵ لاکھ ینٹ) جمع کئے اور گزشتہ دنوں ان کی طرف سے ایک وفد آیا جس میں مولانا ابراہیم ناناہ بھائی۔ مولانا ظہیر احمد راگی۔ مولانا ابوبکر باجی کراچی آیا اور حضرت مولانا لدھیانوی صاحب کی خدمت میں پیش ہو کر یہ رقم پیش کی۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور احسان ہے کہ اس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ عظیم سعادت نصیب فرمائی اس پر مجلس ختم نبوت کے اکابرین اور علماء اکرام اور متعلقین

سب سے پہلے اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو کر شکر گزار ہیں اور من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نائب امیر مرکز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب۔ جنرل سیکرٹری حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب اور جماعت کے تمام اکابرین ان تمام حضرات اور معاونین کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اشاعت قرآن کی اس مہم میں کسی بھی انداز میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اپنی طرف سے بے پایاں بدلہ عطا فرمائے۔ انہیں دنیا کی راحتیں وعافیتیں نصیب فرمائے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کرنے کی بنا پر خاتم النبیین شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان علما کرام کی بھی شکر گزار ہے جنہوں نے مجلس کی درخواست پر مختلف اوقات میں ان علاقوں کا دورہ کیا اور اس مہم کو کامیاب بنانے کی جدوجہد کی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے

قرآن مجید کی یہ مہم آغاز ہے اس منصوبہ کا جس پر عمل پیرا ہو کر اس مقدس خطہ کو دوبارہ مرکز علم بنانا ہے اور اس کیلئے ضروری ہے کہ ان علاقوں کے طلباء کو علوم دینیہ سے سرفراز کرے علماء راسخین بنائے اس کیلئے طلباء کیلئے پاکستان میں بھی تعلیم کا بندوبست کرنا ہو گا اور ان علاقوں میں مدارس اور مساجد قائم کرنی ہوں گی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے تمام متعلقین اور معاونین سے درخواست کرتی ہے کہ جس طرح انہوں نے قرآن مجید کی مہم کے مرحلے میں تعاون کیا اس طرح وہ آئندہ بھی اشاعت قرآن۔ طلباء کو علوم دین سے مزین کرنے۔ مدارس اور مساجد کے قیام اور دیگر دینی کاموں میں ہر وقت تعاون کریں گے اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو قادیانیوں اور غیر مسلموں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے اور عالم اسلام کو ایک لڑی میں پرودے تاکہ عالم اسلام ایک ایسی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے جس کے کسی ایک فرد پر بھی کفار کو ہاتھ اٹھانے کی جرات نہ ہو۔ آخر میں ایک مرتبہ پھر اپنے رب العزت کے ہم شکر گزار ہیں کہ قرآن مجید کی خدمت کی اس عظیم سعادت سے مالا مال کیا

از: مولانا شمس الحق مشتاق کراچی

قرآن مجید کی حیرت انگیز قوت تاثیر

جب حضرت جعفرؓ نے سورۃ مریم کی تلاوت کی تو قرآن مجید کی قوت تاثیر سے متاثر ہو کر نجاشی بادشاہ اور درباریوں پر رقت طاری ہو گئی

میں ہی معبود برحق ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں' میری ہی عبادت کیا کرو اور نماز کو میری یاد کے لئے قائم کرو' سورۃ طٰہٰ

مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے...... یعنی شاہوں کے شہنشاہ کا کلام ہے...... دلوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے والا کلام ہے...... باطن کو منور کرنے والا کلام۔ اس کلام کی قوت تاثیر اہل دنیا کے منتروں' جادوؤں اور شعروں میں نہیں ملتی۔ کلام اللہ کی قوت تاثیر کے بے شمار واقعات پر تاریخ شاہد ہے کہ یہ ایسا کلام ہے کہ اس کو سن کر' سمجھنے والے تو متاثر ہوتے ہی ہیں...... لیکن نہ سمجھنے والے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے...... انسان تو انسان جنات بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس دعوے پر تاریخ سے چند شواہد پیش خدمت ہیں۔

① نبوت کے ابتدائی دنوں کی بات ہے کہ حضورؐ اپنے چند جان نثار صحابہ کرامؓ کے ساتھ بازار عکاظ کی طرف جا رہے تھے جہاں ایک بہت بڑی منڈی لگتی تھی اور عرب کے مختلف علاقوں اور مختلف قبیلوں کے لوگ باہم خرید و فروخت کرتے تھے یہ واقعہ ان دنوں کا ہے کہ جب شیاطین کو آسمانی خبریں سننے سے شہاب ثاقب کے ذریعے روک دیا گیا تھا اور جنات نے باہم مشورہ کیا کہ یہ حادثہ جو ہم پر آسمانی خبریں ممنوع ہو جانے کا پیش آیا ہے یہ کوئی اتفاقی بات معلوم نہیں ہوتی دنیا میں ضرور کوئی نئی چیز پیش آئی ہے جو اس کا سبب بنی اور یہ طے کیا کہ زمین کے چاروں طرف جنات کے وفود بھیجے جائیں تاکہ اس نئی چیز کی تحقیق کر کے آئیں۔ چنانچہ جنات کا جو وفد تہامہ (حجاز) کی طرف بھیجا گیا تھا وہ نو جنات پر مشتمل تھا۔ جب یہ وفد مقام نخلہ پر پہنچا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند جاں نثار صحابہ کرامؓ کے ساتھ صبح کی نماز با جماعت ادا کر رہے تھے جنات کے اس وفد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جب قرآن مجید سنا تو ایسے متاثر ہوئے کہ سچے دل سے ایمان لے آئے اور پھر اپنی قوم سے جا کر کہا کہ ہم نے ایک ایسا کلام سنا ہے جو (اپنی فصاحت و بلاغت' حسن اسلوب' شیریں بیانی' طرز موعظت' قوت تاثیر' اور علوم و مضامین کے اعتبار سے) عجیب و غریب ہے۔ معرفت ربانی اور رشد و فلاح کی طرف رہبری کرتا ہے اس لئے ہم سنتے ہی بلا توقف اس پر ایمان لے آئے اور ہمیں اس میں ذرا بھر شک و شبہ باقی نہیں رہا کہ ایسا کلام اللہ کے سوا کسی اور کا نہیں ہو سکتا اس واقعہ کی خبر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضور اکرم کو دی۔ سورۃ احقاف پ۲۶ + سورۃ الجن پ۲۹

+ صحیح بخاری اور ترمذی شریف میں اس واقعہ کی تفصیل موجود ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب "لباب النقول فی اسباب النزول" میں علامہ ابن جوزی کی کتاب "صفوۃ الصفوت" سے ایک عجیب و غریب واقعہ نقل کیا ہے جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے علامہ ابن جوزی نے اپنی سند کے ساتھ سہل بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ میں نے عاد کی بستیوں میں ایک پتھروں کا شہر دیکھا۔ شہر کے درمیان پتھروں کا ایک بہت بڑا محل تھا میں اس محل میں داخل ہوا تو وہاں ایک عظیم الجثہ شیخ پر میری نظر پڑی جو بیت اللہ کی طرف منہ کئے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اس پر ایک اون کا جبہ تھا جس پر پھول بنے ہوئے تھے میں اس کے اتنے ڈیل و ڈول اور عظیم الجثہ ہونے سے اتنا متعجب نہیں ہوا جتنا کہ اس کے جبہ کی خوبصورتی اور صفائی کو دیکھ کر متعجب ہوا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے اس کو سلام کیا۔ اس نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا اے سہل تم اس جبہ کی رونق سے تعجب کر رہے ہو؟ یہ جبہ سات سو سال سے میرے بدن پر ہے اسی جبہ میں میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی پھر اسی جبہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور میں ان جنات میں سے ہوں جن کے بارے میں سورۃ الجن نازل ہوئی (یعنی یہ بھی ان نو جنات کے وفد میں شامل تھے جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن مجید سن کر جنات میں سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف حاصل کیا۔)

② مشرکین مکہ نے جب یہ دیکھا کہ اسلام دن بدن ترقی کر رہا ہے اور روز بروز دائرہ اسلام وسیع ہوتا چلا جا رہا ہے تو متفقہ طور پر مسلمانوں کی ایذا رسانی پر آمادہ ہو گئے اور طرح طرح سے مسلمانوں کو ستانا شروع کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا "ترجمہ: تم اللہ کی زمین پر کہیں چلے جاؤ یقیناً اللہ تعالیٰ تم سب کو عنقریب جمع کرے گا صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہاں جائیں؟ تو آپؐ نے ملک حبشہ کی طرف اشارہ فرمایا اس اجازت کے بعد ایک چھوٹا سا قافلہ جو بارہ مردوں اور چار عورتوں پر مشتمل تھا رات کی تاریکی میں بندرگاہ شعیبہ سے جہاز پر سوار ہو کر ملک حبش کی طرف روانہ ہو گیا اس مختصر سے قافلہ کے سردار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت عثمان غنیؓ تھے اور حضور اکرمؐ کی صاحبزادی حضرت رقیہ بھی حضرت عثمان غنیؓ کے ساتھ تھیں یہ واقعہ ماہ رجب ۵ نبوی کا ہے اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت لوط علیہ سلام اور حضرت ابراہیم علیہ سلام کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جنہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی ہے تھوڑے ہی عرصے کے بعد ایک سو ایک افراد پر مشتمل ایک اور قافلہ اپنے دین کو ایمان کے رہزنوں کی دست برد سے بچانے کے لئے حبشہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس قافلے کے سردار حضورؐ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیارؓ تھے حبشہ کا بادشاہ عیسائی تھا مکہ کے کافر اس کے پاس تحائف لے کر گئے اور بادشاہ سے کہا کہ "ان لوگوں کو جو ہمارے ملک سے بھاگ کر آئے ہیں ہمارے سپرد کر دیا جائے چنانچہ مسلمان دربار میں بلائے گئے۔ تب حضرت جعفرؓ نے نجاشی کے دربار میں ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی اور تعلیمات اسلام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ "اے بادشاہ! ہماری قوم ہم سے ان باتوں پر بگڑ بیٹھی ہے جہاں تک ہو سکا ہم کو ستایا تاکہ ہم وحدہ لاشریک کی عبادت چھوڑ کر لکڑیوں اور پتھروں کی مورتیوں کی پوجا کرنے لگ جائیں ہم نے ان کے ہاتھوں

> مشرکین مکہ نے جب دیکھا کہ اسلام دن بدن ترقی کرتا جارہا ہے اور روز بروز دائرہ اسلام وسیع ہوتا چلا جارہا ہے تو متفقہ طور پر مسلمانوں کی ایذارسانی پر آمادہ ہوگئے اور طرح طرح سے مسلمانوں کی ستانا شروع کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اکرامؓ سے فرمایا "ترجمہ: تم اللہ کی زمین پر کہیں چلے جاؤ یقیناً اللہ تعالیٰ تم سب کو عنقریب جمع کرے گا صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہاں جائیں؟ تو آپؐ نے ملک حبشہ کی طرف اشارہ فرمایا"

بہت مظالم اور تکلیفیں اٹھائی ہیں اور جب مجبور ہو گئے تب تیرے ملک میں پناہ لینے کے لئے آئے ہیں۔ بادشاہ نے بڑے غور سے تقریر سنی اور کہا کیا آپ کو اس کلام میں سے کچھ یاد ہے جو آپ کے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائے ہیں تو حضرت جعفرؓ نے فرمایا جی ہاں! تو بادشاہ نے کہا اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤ۔ تب حضرت جعفرؓ نے سورۃ مریم کی تلاوت شروع کی تو قرآن مجید کی قوت تاثیر سے متاثر ہو کر بادشاہ اور درباریوں پر رقت طاری ہو گئی۔ روتے روتے بادشاہ کی داڑھی تر ہو گئی جب حضرت جعفرؓ تلاوت فرما چکے تو بادشاہ نے کہا! یہ کلام اور وہ کلام جو عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے دونوں ایک ہی شمع دان سے نکلے ہوئے ہیں..... اور پھر...بادشاہ نے مکہ کے مشرکوں اور قرآن اور صاحب قرآن کے دشمنوں کو دربار سے نکلوا دیا اور حکم دیا کہ مشرکین مکہ کے تمام تحائف اور ھدایا واپس کر دیئے جائیں مجھے ان کے نذرانوں کی کوئی ضرورت نہیں۔

③ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ابتداء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت ترین مخالف اور دین اسلام سے سخت متنفر اور بیزار تھا جب ابو جہل نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالے اس کے لئے میں سو اونٹ کا کفیل اور ضامن ہوں تو میں نے بالمشافہ ابو جہل سے دریافت کیا کہ تمہاری جانب سے کیا یہ اعلان صحیح ہے تو ابو جہل نے تصدیق کی۔ تب میں حضورؐ کے قتل کے ارادے سے تلوار لے کر روانہ ہوا راستے میں نعیم بن عبداللہ ملے اور پوچھا اے عمرؓ اس دوپہر میں کس ارادے سے جا رہے ہو تو میں نے صاف صاف بتا دیا کہ آج محمدؐ ابن عبداللہ کا قصہ تمام کرنے کا ارادہ ہے۔ نعیم نے کہا محمدؐ کو قتل کر کے بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے کس طرح بچ سکو گے۔ عمر نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تو بھی صابی (بددین) ہو گیا ہے اور اپنا آبائی مذہب چھوڑ بیٹھا ہے۔ نعیم نے کہا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کی بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید بن زید دونوں صابی ہو چکے ہیں اور تمہارا دین چھوڑ کر اسلام قبول کر چکے ہیں عمر یہ سن کر غصے میں بھرے ہوئے بہن کے گھر پہنچے۔ حضرت خبابؓ جو عمر کی بہن اور بہنوئی کو تعلیم دے رہے تھے وہ عمر کی آواز سن کر خاموش ہو گئے عمر نے گھر میں داخل ہوتے ہی سوال کیا کہ میں نے سنا ہے کہ تم دونوں صابی ہو چکے ہو کیا یہ خبر صحیح ہے؟ بہنوئی نے کہا اے عمر اگر تمہارا دین حق نہ ہو بلکہ اس کے سواء کوئی دوسرا دین حق ہو تو آپ ہی بتائیں پھر کیا کرنا چاہئے۔ یہ جواب دینا تھا کہ عمر ان پر پل پڑے۔ بہن شوہر کو چھڑانے آئی تو ان کو بھی اس قدر مارا کہ چہرہ خون آلودہ ہو گیا اس وقت بہن نے کہا "اے عمر تم پہلے وہ کتاب سن لو جسے سن کر ہم ایمان لائے ہیں اگر وہ آپ کو اچھی نہ لگے تو پھر ہمیں مار ڈالنا۔ عمر تھوڑی دیر تک خاموش رہے اور پھر کہا "اچھا سناؤ" یہ سن کر حضرت خبابؓ جو مکان کے کسی گوشے میں چھپے ہوئے تھے فوراً باہر نکل آئے اور "صحیفہ مطہرہ" کو ہاتھ میں لیا اور پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ جب حضرت خبابؓ اس آیت پر پہنچے۔

انی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی و اقم الصلوٰۃ لذکری ○ (سورۃ طٰہٰ)

ترجمہ: میں ہی معبود برحق ہوں میرے سواء کوئی معبود نہیں۔ میری ہی عبادت کیا کرو اور نماز کو میری یاد کے لئے قائم کرو۔

یہ آیت سن کر عمر بے ساختہ بول اٹھے ما احسن ھذا الکلام و اکرمہ۔ کیا ہی اچھا اور بزرگ کلام ہے۔ حضرت خبابؓ نے عمر کی زبان سے جب یہ کلمات سنے تو فرمایا" اے عمر آپ کو بشارت ہو میں امید کرتا ہوں کہ حضورؐ کی دعا آپ کے حق میں قبول ہو گئی۔ عمر نے کہا اے خباب مجھے محمدؐ کے پاس لے چلو۔ تو حضرت خبابؓ عمر کو ساتھ لے کر دار ارقم کی طرف چلے جہاں حضورؐ اور صحابہ کرامؓ جمع

ہوا کرتے تھے دروازہ بند تھا حضرت خبابؓ نے دستک دی اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت حمزہؓ نے فرمایا دروازہ کھول دو اور آنے دو اگر عمر خیر کے ارادے سے آ رہا ہے تو ہم بھی اس کے ساتھ خیر کا معاملہ کریں گے اور اگر شر کے ارادے سے آ رہا ہے تو اسی کی تلوار سے اس کا قصہ تمام کر دیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دروازہ کھولنے کی اجازت دے دی۔ دروازہ کھول دیا گیا اور دو شخصوں نے عمر کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر حضورؐ کے سامنے لا کھڑا کر دیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور عمر کرتہ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا اے خطاب کے بیٹے اسلام قبول کر اور یہ دعا فرمائی "اے اللہ اس کو ہدایت دے" اور عمر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے عمر کیا تو اس وقت تک باز نہ آئے گا جب تک خدائے عزوجل تجھ پر کوئی رسوا کن عذاب نازل نہ فرمائے؟ تو عمر نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اسی لئے تو حاضر ہوا ہوں کہ ایمان لاؤں اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جو کچھ اللہ کے پاس سے نازل ہوا۔ **اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ** عمر کی زبان سے یہ کلمات سن کر حضورؐ نے فرط مسرت سے با آواز بلند تکبیر کہی جس سے تمام اہل دار نے پہچان لیا کہ عمر مسلمان ہو گئے (زرقانی ج اول صفحہ ۲۷۳) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب عمر مسلمان ہوئے تو جبرائیل نازل ہوئے اور فرمایا "اے محمدؐ تمام آسمان والے عمر کے مسلمان ہونے سے مسرور اور خوش ہوئے (طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۹۳ نیز عیون الاثر جلد اول صفحہ ۱۲۶) حضرت عمرؓ کے اسلام لاتے ہی اسلام کا ظہور اور غلبہ شروع ہو گیا اور مسلمان علی الاعلان حرم میں نماز پڑھنے لگے اعلانیہ طور پر اسلام کی دعوت و تبلیغ شروع ہو گئی اسی روز سے حق و باطل کا فرق واضح ہونا شروع ہو گیا۔

یہ قرآن مجید کی قوت تاثیری کا کرشمہ تھا کہ عمر جیسا شخص جسے آج بھی اہل یورپ جنرل عمرؓ کے نام سے یاد کرتے ہیں گھر سے حضور اکرمؐ کا کام تمام کرنے کے ارادے سے نکلتے ہیں لیکن قرآن مجید کی چند آیات سنتے ہی ارادہ بدل جاتا ہے غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے شمشیر ان کے ہاتھ سے گر پڑتی ہے ارادہ قتل سے دستبردار ہی نہیں ہوتے بلکہ مطیع و فرمانبردار بن کر دربار رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اور زبان نبوی سے فاروق اعظمؓ کے عظیم خطاب سے نوازے جاتے ہیں۔

④ قریش مکہ نے جب دیکھا کہ دن بدن مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے تو ابو جہل، عتبہ، شیبہ، ولید بن مغیرہ امیہ بن خلف اور دیگر روسائے قریش کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا سب کے چہروں پر افسردگی چھائی ہوئی تھی پریشانی و تردد کے آثار ہر ایک کے چہرے پر عیاں تھے اس پریشانی کے عالم میں اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی گفتگو کا موضوع تھا "محمدؐ اور ان کی جماعت" وہ سوچ رہے تھے کہ ہم نے محمدؐ اور ان کی جماعت کو ہر قسم کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا طاقت کا بے دریغ استعمال کیا، حبش تک پیچھا کیا، ہر تدبیر آزما کر دیکھ لی، لیکن نئے دین کے داعی، آباؤ اجداد کے دین کے باغی نے چاروں طرف جو آگ لگا رکھی ہے اگر اس طرف سنجیدگی سے توجہ نہ دی گئی تو حالات ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے ایک بوڑھے جہاں دیدہ نے اہل مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دھونس دھاندلی اور طاقت کے استعمال سے مسئلہ حل نہیں ہو گا بلکہ مزید الجھ جائے گا۔ ہاں ایک صورت میں کامیابی ممکن ہے اور وہ ہے "لالچ۔" "دولت، عورت اور حکومت۔ دنیا میں ایسا کون ہو سکتا ہے جو ان چیزوں کو نہ چاہتا ہو اور وہ بھی تینوں بیک وقت، بلا محنت و مشقت بوڑھے کی تجویز پر سب متفق ہو گئے سب کا خیال تھا کہ یہی ترکیب موثر ہو سکتی ہے لیکن ایک دوسرے شریک جلسہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بڑے غور و فکر کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ محمدؐ اور اس کی جماعت کی ترقی کا راز اس کے کلام میں ہے اس کلام کو جو کوئی سنتا ہے اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے کسی ایسے آدمی کو تلاش کرنا چاہیئے جو جادو کہانت اور شعر جانتا ہوں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ آخر یہ کلام ہے کیا؟ قریش کے ایک نامی گرامی سردار عتبہ نے کھڑے ہو کر کہا میں یہ سب کچھ جانتا ہوں کہو تو میں جا کر دیکھوں عتبہ کوئی معمولی آدمی نہ تھا سحر، کہانت اور شعر گوئی میں اپنے زمانے میں یکتا تھا۔ ذہین و فطین، فصیح و بلیغ اور نہایت چرب لسان تھا۔ سب کو یقین تھا کہ عتبہ مذاکرات میں ہار کھانے والا نہیں چنانچہ بالاتفاق یہ ذمہ داری عتبہ کو سونپی گئی۔ عتبہ سرداران قریش کا نمائندہ بن کر آستانہ نبویؐ پر حاضر ہوا اور عتبہ نے کہا! اے میرے بھتیجے! تمہارا ان باتوں سے کیا مقصد ہے اگر تم مال و دولت کے خواہاں ہو تو ہم سب تمہارے لئے اتنا مال جمع کر دیں کہ بڑے سے بڑا امیر بھی تمہاری ہمسری نہ کر سکے گا۔ اور اگر تم شادی کرنا چاہتے ہو تو جس عورت سے اور جتنی عورتوں سے چاہو تو ہم شادی کرا دیں اور اگر عزت و سرداری مطلوب ہے تو ہم سب آپ کو اپنا سردار بنا لیں، اور اگر حکومت اور ریاست چاہتے ہو تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ بنا لیں اور اگر آپ کو آسیب ہے تو ہم علاج کرا دیں۔

حضورؐ نے فرمایا! اے ابو الولید! آپ کو جو کہنا تھا وہ کہہ چکے؟ عتبہ نے کہا ہاں میں نے اپنی بات مکمل کر لی!! تو حضورؐ نے فرمایا اچھا اب جو میں کہتا ہوں وہ بھی سنو! مجھے نہ تمہارا مال و زر درکار ہے اور نہ تمہاری حکومت اور سرداری مطلوب ہے میں تو اللہ کا رسول ہوں اللہ نے مجھے تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر ایک کتاب اتار کر یہ حکم دیا ہے کہ میں تم سب کو اللہ کے ثواب کی بشارت سناؤں اور اس کے عذاب سے ڈراؤں میں نے تم سب تک اپنا پیغام پہنچا دیا۔ اور پھر یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

تنزیل من الرحمان الرحیم کتاب فصلت ایاتہ قرانا عربیا لقوم یعلمون○ بشیرا و نذیرا فاعرض اکثرھم فھم لا یسمعون○ (سورۃ حم السجدہ ۴۴)......... ترجمہ: یہ کتاب بڑی مہربان اور رحم والی ہستی کی طرف بھیجی گئی ہے یہ ایک نوشتہ ہے جس کی ایک ایک آیت نکھری ہوئی ہے یہ قرآن جو عربی میں اتارا گیا ہے ان لوگوں کے لئے نافع ہے جو سمجھ دار ہیں بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہے حق تو یہ تھا کہ اس پر ایمان لاتے مگر اکثر لوگوں نے اس درجہ اعراض کیا کہ سنتے ہی نہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پردوں میں ہیں، اس چیز سے جس کی طرف آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک بڑا حجاب حائل ہے جس کی وجہ سے آپ کی بات ہماری سمجھ میں نہیں آسکتی بس آپ اپنا کام کیجئے اور ہم اپنا کام کرتے ہیں۔

رسول اللہ، کلام اللہ کی تلاوت کرتا رہا اور عتبہ بڑے غور و فکر سے چپ چاپ سنتا رہا اور پھر خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا سرداران قریش جو نتیجہ ملاقات معلوم کرنے کے مشتاق بیٹھے تھے عتبہ کے اردگرد جمع ہو گئے اور پوچھا کیا دیکھا؟ کیا کہا؟ اور کیا سنا؟ عتبہ نے کہا "یا معشر قریش! میں ایسا کلام سن کر آیا ہوں کہ اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا خدا کی قسم وہ کلام نہ کہانت ہے نہ شعر ہے نہ جادو ہے نہ منتر ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کلام ضرور رنگ لائے گا اگر تم میرا کہا مانو میری رائے پر چلو تو محمدؐ کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔" عتبہ کی یہ رائے سن کر سردار قریش نے کہا! لو جی عتبہ پر بھی محمدؐ کے کلام کا جادو چل گیا (سیرت ابن ہشام جلد اول)

ایک مرتبہ ابو جہل، ابو سفیان، اور اخنس بن شریق رات کو اپنے اپنے گھروں سے اس لئے نکلے کہ چھپ کر حضور اکرمؐ سے قرآن سنیں ہر ایک علیحدہ علیحدہ نکلا ایک کی دوسرے کو خبر نہ تھی اور الگ الگ گوشوں میں چھپ کر قرآن سننے لگے تو اس میں ایسے محو ہوئے کہ ساری رات گزر گئی جب صبح ہوئی تو سب واپس ہوئے اتفاقاً راستے میں مل گئے اور ہر ایک نے دوسرے کا قصہ سنا تو سب ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور یہ طے کیا کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے اس معاہدے کے بعد سب اپنے اپنے گھر چلے گئے اگلی رات ان میں سے ہر ایک کے دل میں پھر قرآن سننے کی خواہش پیدا ہوئی اور پھر اسی طرح چھپ چھپ کر ہر ایک نے قرآن سنا، یہاں تک کہ رات گزر گئی اتفاق سے صبح پھر ملاقات ہو گئی ایک دوسرے کو ملامت کرنے کے بعد آئندہ ایسی حرکت نہ کرنے پر سب نے

اتفاق کر لیا لیکن جب تیسری رات آئی تو پھر قرآن کی لذت وحلاوت نے انہیں قرآن سننے پر مجبور کر دیا رات بھر قرآن سن کر لوٹنے لگے تو پھر راستے ہی میں اجتماع ہو گیا تو اب سب نے کہا کہ آؤ آج آپس میں ایسا سخت معاہدہ کر لیں کہ آئندہ ہم ہرگز ایسا نہ کریں گے چنانچہ اس معاہدے کی تکمیل کی گئی اور سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے جب صبح ہوئی تو اخنس بن شریق سب سے پہلے ابو سفیان کے پاس گیا کہ بتلاؤ اس کلام کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے ابو سفیان کھل کر قرآن کی حقانیت کا اعتراف کر لیا تو اخنس نے کہا خدا کی قسم میری بھی یہی رائے ہے پھر وہ ابو جہل کے پاس گیا اور اس سے بھی یہی سوال کیا کہ بتلاؤ تم نے محمدؐ کے کلام کو کیسا پایا؟ تو ابو جہل نے کہا کہ صحیح بات تو یہ ہے کہ ہمارے خاندان اور عبد مناف کے خاندان میں ہمیشہ سے چشمک چلی آرہی ہے تو قوم کی قیادت وسیادت میں وہ جس مقام پر آگے بڑھنا چاہتے ہیں ہم ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ انہوں نے سخاوت و بخشش کے ذریعے قوم پر اپنا اثر جمانا چاہا تو ہم نے ان سے بڑھ کر کام کر دکھایا اور انہوں نے لوگوں کی ذمہ داریاں اپنے سر لے لیں تو ہم اس میدان میں بھی ان سے پیچھے نہیں رہے یہاں تک کہ پورا عرب جانتا ہے کہ ہم دونوں خاندان برابر کی حیثیت کے مالک ہیں ان حالات میں ان کے خاندان سے یہ آواز اٹھی کہ ہمارے خاندان میں ایک نبی پیدا ہوا ہے جس پر آسمان سے وحی آتی ہے اب ظاہر ہے کہ اس کا مقابلہ ہم کیسے کریں اس لئے ہم نے تو یہ طے کر لیا ہے کہ ہم زور طاقت سے ان کا مقابلہ کریں گے اور ہرگز ان پر ایمان نہ لائیں گے (خصائص کبریٰ جلد اول) اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ قرآن اور صاحب قرآن کے سب سے بڑے مخالفین بھی قرآن کی قوت تاثیر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے لیکن تعصب، ضد اور عناد نے دل کی بات کو ظاہر کرنے سے اور ایمان لانے سے روکے رکھا۔

⑥ حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ میرا بھائی انیس (جو اپنے قبیلہ غفار کے معروف شاعر بھی تھے) ایک مرتبہ مکہ معظمہ گئے واپسی پر مجھے بتلایا کہ مکہ میں ایک شخص ہے جو کہتا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے میں نے پوچھا کہ وہاں کے لوگ اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ بھائی نے کہا کہ کوئی ان کو شاعر کہتا ہے کوئی کاہن بتلاتا ہے اور کوئی جادوگر کہتا ہے میرا بھائی انیس خود بڑا شاعر اور کہانت وغیرہ سے خوب واقف تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ جہاں تک میں نے غور کیا لوگوں کی یہ سب باتیں غلط ہیں ہم نے کاہنوں کا کلام سنا ہے یہ ان کی بولی نہیں ہم نے شعر کے ایک ایک وزن کو دیکھ لیا ہے وہ شعر بھی نہیں اور نہ ہی وہ مجنونانہ کلام ہے بلکہ مجھے تو کلام "کلام صادق" نظر آتا ہے خدا کی قسم محمدؐ سچے اور قریش جھوٹے ہیں حضرت ابو ذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ بھائی سے یہ کلمات سن کر میں بھی مکہ گیا اور جب واپس آیا تو (اپنے تاثرات کچھ اس طرح بیان کئے) میں نے روم اور فارس کے فصحاء وبلغاء کے کلام بہت سنے ہیں اور کاہنوں کے کلمات اور حمیر کے مقالات بھی بہت سنے ہیں لیکن محمدؐ کے کلام کی مثال میں نے آج تک کہیں نہیں سنی تم سب میری بات مانو اور محمدؐ کا اتباع کرو چنانچہ فتح مکہ کے سال ان کی قوم کے تقریباً ایک ہزار آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہو گئے (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۱۹ + صحیح مسلم اسلام ابوذرؓ)

⑦ ثمامہ بن اثال کے نزدیک صاحب قرآن سے بڑھ کر کوئی شخص اور مدینۃ النبی سے بڑھ کر کوئی جگہ قابل نفرت نہ تھی ثمامہ کو صرف دو دن تک قرآن سننے کا موقع ملتا ہے رشد و ہدایت کی آواز کان سے ہو کر دل تک پہنچ جاتی ہے تو دل نور ایمان سے منور ہو جاتا ہے تو آستانہ نبوت پر حاضر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔

⑧ ذوالبجادینؓ ایک چرواہا تھا آتے جاتے مسلمان مسافروں سے آیات قرآنی یاد کر لیا کرتا تھا آخر گھر بار، خویش و اقارب، مال و مویشی عم و مادر کو چھوڑ چھاڑ کر صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر انہی کا ہو کر رہ گیا۔

⑨ مدینہ منورہ کا مشہور سردار اسعد بن زرارہ گھر سے مسلح ہو کر نکلتا ہے اسلام کے مبلغ اول مصعب بن عمیرؓ کو شہر بدر کر دے لیکن جب حضرت مصعبؓ کی زبان سے قرآن مجید کی چند آیاتیں سنتا ہے تو مصعبؓ ہی کے ہاتھ پر بیعت اسلام کر کے اٹھتا ہے قرآن کی قوت تاثیر نے جانی دشمن کو محافظ بنا دیا۔

⑩ مصر کے سابق صدر مرحوم کرنل جمال عبدالناصر ایک مرتبہ سابقہ سوویت یونین کے سرکاری دورے پر گئے تو اپنے وفد میں عالم اسلام کے معروف مایہ ناز قاری قرآن قاری عبدالصمد عبدالباسط کو بھی شامل کیا اس وقت مشہور کمیونسٹ راہنما خروشیف سوویت یونین کے وزیر اعظم تھے صدر ناصر نے (جو کہ خود بھی حافظ قرآن تھے) موقع ملتے ہی خروشیف کو کلام اللہ سننے کی دعوت دی تو خروشیف نے بڑے متکبرانہ اور تمسخرانہ لہجے میں کہا کہ تمہارے خدا کو تو ہم پورے سوویت یونین سے نکال چکے ہیں اب تم اس کا کلام سنانے آئے ہو اچھا تو پھر کچھ سنا دو۔ قاری عبدالصمد عبدالباسط فرماتے تھے کہ ایک طرف تو خروشیف کے توہین آمیز اور کافرانہ کلمات پر غصہ بھی آرہا تھا اور دوسری طرف اس فرعون کدے میں کلام اللہ کی صدا بلند کرنے کا عزم بھی تھا۔ بہرحال جب وہ سننے کے لئے آمادہ ہوا تو میں نے انتہائی جوش، جذبے اور ولولے سے کلام اللہ کی تلاوت شروع کر دی اور نہ معلوم کتنی دیر تک آنکھیں بند کر کے اس فرعون کدے میں کلام اللہ کی صدائیں بلند کرتا رہا سورۃ مکمل ہونے پر جب میں نے آنکھیں کھولیں تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ دوسرے لوگوں کی طرح خروشیف کی آنکھوں سے بھی آنسوؤں کی برسات جاری ہے اور اس کی داڑھی بھی تر ہو چکی ہے۔

⑪ آخر میں مشرق و مغرب کے اہل علم، مصنفین و مفکرین نے قرآن مجید کی شان میں جو گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں اس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

بلند تر معجزہ: "قرآن جیسی کتاب انسانی قلم نہیں لکھ سکتا یہ مستقل معجزہ ہے جو مردوں کو زندہ کرنے کے معجزہ سے بلند تر ہے۔" (مشہور مترجم قرآن جارج سیل)

فریفتہ کرتی ہے: "قرآن کی یہ حالت ہے کہ اس کی دلفریبی بتدریج فریفتہ کرتی ہے پھر متعجب کرتی ہے اور آخر ایک تحیر آمیز رقت میں ڈالتی ہے" (معروف جرمن شاعر و فلسفی گوئٹے)

ہر زمانے کے لئے موزوں: "قرآن کے مطالب ایسے ہمہ گیر ہیں اور ہر زمانے کے لئے اس قدر موزوں ہیں کہ زمانہ کی تمام صدائیں خواہ مخواہ اس کو قبول کر لیتی ہیں اور وہ محلوں، ریگستانوں، شہروں اور سلطنتوں میں گونجتا ہے" (ڈاکٹر سموئیل جانسن)

دنیا کی تمام مذہبی کتابوں سے افضل: "قرآن دینی تعلیم کی خوبیوں کے لحاظ سے تمام دنیا کی مذہبی کتابوں سے افضل ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے جو کتابیں دیں ان سب میں سے قرآن بہترین کتاب ہے" (مشہور مصنف ڈاکٹر موریس فرانسیسی)

عیوب سے پاک: "فی الحقیقت قرآن عیوب سے ایسا مبرا ہے کہ اس میں خفیف سے خفیف ترمیم کی بھی ضرورت نہیں" (ایالوجی فار محمدؐ اینڈ دی قرآن، جان ڈیون)

الہامی کتاب: "میں نے تعلیمات قرآنی کا مطالعہ کیا ہے مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں مجھے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ نظر آتی ہے کہ یہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہے" (ینگ انڈیا گاندھی جی)

سیاسی و روحانی معلم: میں مذہب اسلام سے محبت کرتا ہوں اور اسلام کے پیغمبر کو دنیا کے مہا پرش سمجھتا ہوں میں قرآن کی معاشرتی سیاسی، اخلاقی اور روحانی تعلیم کا دل سے مداح ہوں اور اس رنگ کو اسلام کا بہترین رنگ سمجھتا ہوں جو حضرت عمرؓ کے زمانے میں تھا" (لالہ لاجپت رائے)

مساوات کا علمبردار: قرآن کی تعلیم میں ہندوؤں کی طرح ذات پات کا امتیاز نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو محض خاندانی اور مالی عظمت کی بناء پر بڑا سمجھا جاتا ہے" (بابو چندر پال)

رواداری کا معلم: "قرآن شریف غیر مسلموں سے بے

باقی صفحہ ۱۳ پر

تحریر- محمد اقبال' حیدر آباد

تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء کرام پر چھ باتوں میں فضیلت

آپ ؐ نے پورے جزیرہ نمائے عرب میں ایسی مضبوط مرکزی حکومت قائم کی جس سے ٹکرا کر قیصر و کسریٰ کی عظیم سلطنتیں پاش پاش ہو گئیں

آپ ؐ کی نبوت کسی قوم' کسی ملک یا کسی خاص زمانے سے مخصوص نہیں اللہ نے آپ ؐ کو تمام بنی نوع انسان کے لیے بلا استثناء رسول بنا کر بھیجا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"مجھے دوسرے انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔"

۱۔ جوامع الکلم۔ یعنی میری بات مختصر ہونے کے باوجود جامع و مانع ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ فصیح البیان ہوں چنانچہ آپ ؐ کے خطبات اور احادیث طیبہ اس دعوے کے زندہ ثبوت ہیں۔ آپ ؐ امی یعنی لکھے پڑھے نہ تھے۔ کسی سے تعلیم و تربیت نہ پائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن میں بکریاں چرائیں اور پھر سوداگری کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر نہ لکھا نہ پڑھا۔ لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید ایسی بے مثال کتاب جو علم و حکمت کا سرچشمہ ہے لوگوں کو سکھائی اور اس کے علوم و معارف اور مطالب و معانی سے انہیں آگاہ کیا اور اس کی تفسیر میں علم و حکمت کے وہ گراں بہار ملفوظات چھوڑے جنہیں "احادیث" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام مالک' امام ابو داؤد' امام ترمذی' امام نسائی نے اپنی ساری عمریں کس شغل کی نذر کر دیں۔ محض ایک امی ؐ ہی کے اقوال و اعمال کے جمع کرنے میں اور عینی' قسطلانی اور طیبی و سخاوی اور شوکانی اور نووی اور ان جیسے سینکڑوں نے اپنی زندگیوں کو کس چیز کے لئے وقف کر رکھا تھا؟ اس امی ؐ کے اقوال کی شرح اور تفسیر اور اس کی جانب سے منسوب الفاظ کی تنقیح و تنقید کے لئے۔ ابن جوزی اور ابن تیمیہ اور ابن قیم ان کی ساری زندگیوں کی تحقیق و تدقیق کا خلاصہ کیا ہے؟ بس اس قدر ہاں کہ فلاں فلاں بدعتیں اس امی ؐ کی سنت کے مخالف ہیں اور فلاں فلاں اقوال اس کی جانب منسوب کرنا اس پر افترا کرنا ہے۔

کسی افلاطون' کسی ارسطو' کسی نیوٹن' کسی کینٹ' کسی ڈارون کے اقوال و ملفوظات اس کاوش کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں؟ کسی کا ایک ایک لفظ اتنی سخت جرح اور ایسی ایسی موشگافیوں کے بعد بیچوں کی شہادت سے یوں سلسلہ بہ سلسلہ منقول ہو کر پہنچا ہے؟ ابن اسحاق' ابن ہشام اور زرقانی' ابن سعد اور قاضی عیاض اور ان کے صدہا شاگردوں اور رفیقوں کا مشغلہ زندگی کیا رہا؟

کسی فرعون' کسی نپولین' کسی سکندر' کسی زار' کسی قیصر' کسی دارا' کسی سلطان' کسی مہاراجہ' کسی ہز میجسٹی کا بولنا اس جامعیت اور اس اہتمام کے ساتھ کاغذ کے نقوش پر آج تک منتقل ہو سکا ہے؟

امام ابو حنیفہ کے نام سے بچہ بچہ واقف ہے۔ ان کے شاگرد بلکہ ان کے شاگردوں کے شاگرد اس پایہ کے تھے کہ معاصرین نے انہیں امام وقت تسلیم کیا۔ لیکن خود یہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی' امام مالک' امام احمد اور ان کے احباب و رفقاء' تلامذہ' سفیان ثوری' اوزاعی' ابو یوسف اور محمد' حسن' حماد طحاوی اور سرخسی اور صدہا بزارہا فقہا کرتے کیا رہے ہیں؟ اسی امی کے لائے ہوئے قانون کی شرح و تفسیر اور اس حرف ناآشنا کی بتائی ہوئی شریعت کے فروع کا حل اور جزئیات' احکام کا استنباط۔

دنیا میں کسی کو ایسے اور اتنے شارحین نصیب ہوئے ہیں؟

۲۔ نصرت بالرعب۔ یعنی رعب سے مجھے فتح عطا کی گئی۔

غزوات کے مطالعے سے یہ بات محقق ہو جاتی ہے کہ دشمنوں کی شکستوں کا ایک بنیادی سبب آپ ؐ کا رعب تھا۔ فتح مکہ اس کا بین ثبوت ہے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے نام کا' میرے دین کا' میری شجاعت کا رعب تین سو میل تک پہنچ جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے رعب عطا فرمایا ہے کہ میرا نام ہی سن کر تین سو میل تک رہنے والا لرزاں اور ترساں ہو جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے فن حرب میں نظری یا علمی تعلیم حاصل نہیں کی۔ ہجرت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ فجار کے سوا کسی جنگ میں حصہ نہ لیا تھا لیکن ایک سپہ سالار و فاتح کی حیثیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے جنگجو قبائل اور دولت انگریزی کا کامیابی سے مقابلہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال جنگی حکمت عملی کی وجہ سے ان تمام لڑائیوں میں فریقین کے ایک ہزار سے کم فوجی ہلاک ہوئے لیکن دس برس کی مختصر مدت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح کر لیا اور عرب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے جزیرہ نمائے عرب میں ایک ایسی مضبوط اور طاقت ور مرکزی حکومت قائم کی جس سے ٹکرا کر قیصر و کسریٰ کی عظیم سلطنتیں پاش پاش ہو گئیں۔

۳۔ احلت لی الغنائم۔ یعنی مال غنیمت میرے لئے

حلال کیا گیا ہے۔

زمانے کا دستور رہا ہے کہ جنگ کے محرکات خواہ کچھ ہوتے لیکن شکست و فتح کے ساتھ ہی لوٹ مار اور دار و گیر کا بازار گرم ہو جاتا۔ مال و دولت' عورتیں' بچے' غرض جو کچھ بھی فاتح سپاہ کے افراد کے ہاتھ آتا وہ انفرادی طور پر ان کا ہو جاتا حکومت اس سے تعرض نہ کرتی اس لوٹ مار کو مال غنیمت سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ سپاہی اپنے اپنے اسیروں کو اپنا غلام اور کنیز بنا لیتے یا منڈی میں فروخت کر دیتے۔ چنانچہ مال غنیمت کا لالچ جنگ و قتال اور غلامی کے رواج کا ایک زبردست محرک بن گیا تھا۔ چنانچہ مال غنیمت کے لالچ کو ختم کرنے کی خاطر اسلام نے یہ اصول پیش کیا کہ جنگ میں جو مال غنیمت بھی ہاتھ آئے۔ وہ سپاہیوں کا نہیں' حکومت کا ہے۔ جس میں خیانت کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (اے محمدؐ! لوگ) تم سے مال غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے؟) کہ دو۔ مال غنیمت در اصل اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ پس اگر تم مومن ہو تو چاہئے کہ (اس کی وجہ سے نہ جھگڑو بلکہ اس معاملے میں) اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اپنا باہمی معاملہ درست رکھو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت اختیار کرو۔ (القرآن)

کتب سیرت و حدیث شاہد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت مجاہدین اور معاشرے کے اہل احتیاج افراد میں تقسیم کروایا کرتے تھے۔

۴۔ جعلت لی الارض مسجدا و طہورا۔ یعنی ساری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک بنا دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان مسجدوں کے علاوہ بھی ہر جگہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

۵۔ ارسلت الی الخلق کافۃ یعنی مجھے ساری مخلوق کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ آپؐ سے فرماتا ہے۔ (اے محمدؐ) ہم نے آپؐ کو تمام افراد نسل انسانی کے لئے مژدہ دینے اور متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (سبا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوتے رہے تھے۔ اس لحاظ سے ان کی نبوت کا دائرہ کار محدود و مقامی تھا۔ سورہ سبا میں اس امر کی صراحت کر دی کہ آپؐ جملہ بنی نوع انسان کے لئے مبعوث ہیں لہٰذا کوئی قوم' گروہ یا جماعت آپؐ کے حلقہ رسالت یعنی دین اسلام کے باہر نہیں رہ سکتی۔

آپؐ کی نبوت کسی خاص قوم' کسی خاص ملک اور کسی خاص زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے بلا استثناء رسول بنا کر بھیجا گیا۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چشمہ فیض ہر ایک کے لئے آب حیات مہیا کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس آفاقی اور عالمگیر ہے۔ آپؐ سب کے لئے سراپا رحمت ہیں۔ آپؐ نے انسانیت کا احترام دلوں میں جاگزیں کیا اور تمام انسان بھائی بھائی بنا دیئے گئے۔ ذات' نسل' قبیلہ اور وطنیت کے انسانی ہاتھوں سے تراشے ہوئے تمام بت چور چور ہو گئے۔ اسی لئے آپؐ کو خداوند قدوس کی جانب سے رحمت المسلمین کی بجائے رحمت اللعالمین کے خطاب سے نوازا گیا۔ جس سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ آپؐ کا تعلق تمام عالم سے ہے۔ کسی خاص جغرافیائی حدود کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔

سورہ سبا کی اس آیت سے عیسائی مشنریوں اور اسلام دشمن مستشرقین کے اس گمراہ کن پروپیگنڈے کا بطلان ہو جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف عربوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں وہ اوصاف حمیدہ اور کمالات مجتمع ہو گئے جو کسی انسان میں آج تک جمع نہیں ہوئے اور جن کی بدولت آپ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم و بے نظیر مفکر و حکیم' ہادی' رہنما' مصلح و معلم انسانیت' مدبر و سیاست دان' ماہر حربیات و سپہ سالار' فاتح و حکمران' منتظم و قاضی اور ماہر معاشیات و اخلاقیات بن گئے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے نبی ہیں۔

۶۔ ختم بی النبیون۔ انبیاء کا مجھ پر خاتمہ ہو گیا۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کر دینے والے ہیں۔ (الاحزاب)

خاتم۔ یعنی جس سے مہر لگا کر کسی چیز کو بند کر دیا جاتا ہے کہ اب اس میں باہر سے کوئی چیز داخل نہ کی جا سکے اور نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکالی جا سکے۔

ایک معنی یہ ہیں جس سے کسی چیز کو ختم کر دیا جائے اور وہ سب سے آخر میں ہو تو خاتم النبیین کے معنی ہوں گے تمام نبیوں کے آخر میں آنے والا۔ جیسا کہا جاتا ہے خاتم القوم یعنی قوم کا آخری فرد۔

خاتم کے معنی ختم کرنے والے ہیں اور آخر میں آنے والے کے ہیں۔

خاتم النبیین کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والے اور سب سے آخر میں آنے والے کے ہیں۔ جس کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہو۔ یہ لفظ اس مفہوم میں نص صریح ہے کہ حضرت محمدؐ آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ اس آیت کے آنحضرتؐ کے آخری نبی ہونے میں۔ نص صریح ہونے اور اس آیت کے ناقابل تاویل ہونے پر امت کا اجماع ہے اور اس پر بھی امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی دجال و کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قرآن مجید اور احادیث طیبہ سے قطعی طور سے ثابت ہے اور اس پر ہمیشہ ہی امت کا اجماع رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے ساتھ نبوت و رسالت اور وحی و تنزیل کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی (ظلی یا بروزی) یا (با کتاب یا بے کتاب) کے مبعوث ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس محل کی سی ہے جس کی عمارت نہایت حسین ہو لیکن دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو۔ دیکھنے والوں نے اس کو چاروں طرف سے دیکھا اور اس کے حسن تعمیر سے دنگ رہ گئے لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر انہیں حیرت ہوئی اس اینٹ کی جگہ مجھ ہی سے پر کی گئی اور مجھ ہی سے اس عمارت کی تکمیل کی گئی اور مجھ ہی پر رسولوں کا خاتمہ کیا گیا ایک اور روایت میں ہے کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(مسلم)

اس حدیث میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی ایسی واضح تفسیر فرما دی ہے کہ اب اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ ان ... حدیثوں سے یہ حقیقت عیاں ہو گئی کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی ظلی یا بروزی' حقیقی یا مجازی' تشریعی یا غیر تشریعی۔۔۔ مبعوث نہ ہو گا۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جسے قرآن و حدیث نے واشگاف کیا ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے اس لئے اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے اگر توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے۔

(روح ج ۲۲ ص ۴۱)

عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی اساس اور اسلام کی جان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والا کافر ہے' واجب القتل ہے۔ جو اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔

●●

راوی۔ محمد مسعود اظہر' ناظم نشریات حرکۃ المجاہدین' پاکستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

کے راہنماؤں کا تاشقند، سمرقند اور بخارا کا تاریخی سفر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان مسلم ریاستوں کو قادیانیت کے غلیظ اور خبیث جراثیم سے بچانے کے لئے فوری اقدام کا فیصلہ کیا

الحمدللہ آج پورے ازبکستان کے مقتدر چیدہ چیدہ اہل علم سے اکٹھے ملاقات کرنے اور انہیں اپنا موقف سمجھانے کا موقع میسر آگیا

مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد کراچی انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے تاشقند کے لئے روانہ ہوا۔ وفد کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم فرما رہے تھے جبکہ باقی شرکاء میں حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی' حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' حضرت مولانا قاری سعید الرحمان صاحب' حضرت مولانا محمد جمیل خان' مولانا محمد احمد خان' عبدالرحمان یعقوب باوا' جناب نجیب الحق' جناب ممتاز بیگ' جناب کلیم احمد اور راقم الحروف قابل ذکر ہیں۔

کراچی سے روانگی اور اس کے اسباب

سوویت یونین کی تباہی کے بعد جن مسلم ریاستوں کو آزادی ملی' وہاں کے دین سے نابلد اور لاعلم سیدھے سادھے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اور انہیں اسلام سے ہٹا کر ارتداد کے راستے پر چلانے کے لئے قادیانیوں نے محنت شروع کردی ہے۔ یہ اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور ہر دردِ دل رکھنے والے مسلمان کے لئے سخت تشویش کا باعث بنی اور اس تشویش میں اس وقت اضافہ ہوا جب قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں جمہوریہ ازبکستان کے مشہور تاریخی شہر بخارہ کے میئر نے شرکت کی اور قادیانیوں نے دنیا بھر میں باور کرایا کہ ہماری خصوصی دعوت پر چیئرمین بلدیہ بخارہ نے ہمارے اجتماع میں شرکت کی ہے اور یہ اعلان کیا ہے کہ عنقریب بخارا کی ایک تاریخی مسجد کی چابیاں قادیانیوں کے حوالے کی جائیں گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فوری طور پر ان مسلم ریاستوں کو قادیانیت کے غلیظ اور خبیث جراثیم سے بچانے کے لئے فوری اقدام کا فیصلہ کیا اور ایک اعلیٰ سطحی وفد ان علاقوں میں بھیجنے کا ارادہ کیا۔ کراچی سے وفد کی

رات کو ساڑھے تین بجے ایئرپورٹ سے فارغ ہو کر اپنے پاکستانی رہبر کی رہنمائی میں تاشقند کے مشہور اور بڑے ہوٹل "تاشقند ہوٹل" میں پہنچے جہاں وفد کے چودہ ارکان کو سات کمرے دیئے گئے۔ ہر ایک کمرے میں دو افراد کے رہنے کی سہولت اور گنجائش موجود تھی

روانگی حسب معمول ہوئی' مگر ازبکستان ایئرلائن کا جہاز اپنے مقررہ وقت صبح دس بجے روانہ ہونے کے بجائے شام کو سات بج کر بیس منٹ پر روانہ ہوا اور ڈھائی گھنٹے کا سفر طے کرکے تاشقند ایئرپورٹ پر اتر گیا۔

تاشقند ایئرپورٹ کی پرانی اور بوسیدہ عمارت کو دیکھ کر روسی کمیونزم اور اس کی ترقی کا پہلا آنکھوں دیکھا نظارہ کیا۔ امیگریشن اور کسٹم کے ناقص انتظامات اور ایئرپورٹ ہال کی تنگی اور عملے کی کمی کی وجہ سے وفد کے ارکان کو کئی گھنٹوں تک ایئرپورٹ کی بوسیدہ عمارت میں رہنا پڑا مگر سب نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی چاشنی میں یہ سب کچھ بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کرلیا کیونکہ یہ وفد جس عظیم مقصد کی خاطر اس سرزمین پر آیا تھا اس مقصد کی عظمت اور اہمیت کے سامنے یہ سب تکلیفیں آسان معلوم ہوتی ہیں البتہ ہر دل سے یہ دعا نکل رہی تھی کہ یا اللہ اس اجنبیت کے ماحول میں خصوصی نصرت فرما اور مقصد میں کامیابی عطا فرما اور قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے اس خطہ کو محفوظ فرما۔

رات کو ساڑھے تین بجے ایئرپورٹ سے فارغ ہو کر اپنے پاکستانی رہبر کی رہنمائی میں تاشقند کے مشہور اور بڑے ہوٹل "تاشقند ہوٹل" میں پہنچے جہاں وفد کے چودہ ارکان کو سات کمرے دیئے گئے۔ ہر ایک کمرے میں دو افراد کے رہنے کی سہولت اور گنجائش موجود تھی۔

تاشقند میں پہلا دن

چوبیس گھنٹوں کے مشقت سے بھرپور سفر کی وجہ سے وفد کے ارکان نے آج کے دن آرام کیا مگر جناب الحاج عبدالرحمان یعقوب باوا' مولانا محمد جمیل خان اور راقم الحروف تاشقند شہر کی طرف نکل گئے تاکہ بعض شناسا افراد کو تلاش کرکے آئندہ کی ترتیب بنا سکیں۔ اس دوران حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب اور دیگر حضرات ہوٹل میں اپنے کمروں سے مختلف افراد سے ٹیلیفون پر رابطہ

فرماتے رہے۔ ہم ایک ٹیکسی پر سوار ہو کر چارسو نامی ایک علاقے میں پہنچے جہاں ایک طرف تاشقند کا بہت بڑا ہوٹل "چارسو ہوٹل" ہے اور سامنے ایک بہت بڑی عمارت' مسجد اور مدرسہ ہے۔ یہ مدرسہ "کوکل تاش" کے نام سے مشہور ہے اور قدیم دور کے اکابر کی علمی و تاریخی نشانی ہے۔ کافی حصہ منہدم ہو چکا تھا' اب دوبارہ تعمیر ہو رہا ہے۔ کچھ حصہ اب بھی حکومت کی تحویل میں ہے جو اہل مدرسہ کو نہیں دیا گیا۔ اس مدرسے میں ڈھائی ہزار کے قریب طلبہ اور طالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن میں سے ڈیڑھ سو طلبہ اور تقریباً" اتنی ہی تعداد میں طالبات مستقل تعلیم حاصل کرتے ہیں جبکہ باقی طلبہ اور طالبات ہفتے کے مختلف دنوں میں شفٹوں میں پڑھتے ہیں۔ اس مدرسے میں باپردہ اور باحیا مسلمان بچیوں کو دیکھ کر ازحد خوشی ہوئی۔ ابھی ہم مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے کہ جبہ اور پگڑی سجائے ایک باشرع نوجوان نے ہمارا پرتپاک استقبال کیا۔ عربی زبان میں اس نوجوان سے تعارف ہوا۔ وہ مسجد کے امام جناب قاسم صاحب تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ یہاں ایک قاری صاحب ہیں جن کا نام قاری محمد امین ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں وہ اوپر مدرسے میں مل جائیں گے۔ ہم سیڑھیاں چڑھ کر بڑے گیٹ سے اندر داخل ہوئے۔ جہاں ایک چینی عالم دین سے ملاقات ہوئی۔ یہ اس مدرسے کے استاد قاری محمد علی صاحب تھے جو جامعہ اشرفیہ لاہور میں زیر تعلیم رہ چکے ہیں اور بہت اچھی اردو بولتے ہیں۔ ان کا تعلق چین سے ہے۔ انہوں نے ہمیں مدرسے میں بٹھایا جہاں پر موجود لوگوں نے بہت گرمجوشی سے استقبال کیا اور چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ تھوڑی دیر کے بعد قاری محمد امین صاحب بھی تشریف لے آئے۔ قاری محمد امین کا تعلق چین کے زیر تسلط ترکستان سے ہے۔ کافی عرصہ تک پاکستان میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں زیر تعلیم رہے۔ پھر ایک دو سال اسلام آباد جامعہ فریدیہ میں پڑھتے رہے۔ اس سال حج کی سعادت حاصل کر کے ازبکستان تشریف لائے اور کوکل تاش کے مدرسے میں بطور مدرس کے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مقامی زبان کے علاوہ عربی اور اردو بھی روانی کے ساتھ بول لیتے ہیں۔ ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ ہم نے ان کو آنے کا مقصد بیان کیا اور ضروری امور پر مشورہ کر کے ان سے رخصت چاہی اور واپس ہوٹل تاشقند آ گئے چونکہ بازار میں اشیاء کی قلت ہے اور خصوصی طور پر حلال چیزوں کا ملنا کچھ دشوار ہے۔ اس لئے ہم نے ان سے درخواست کی کہ وہ حلال گوشت سبزی وغیرہ پکا کر ہمیں ہوٹل تاشقند پہنچا دیں۔

تاشقند میں دوسرا دن

آج کا دن بہت ہی اہمیت کا حامل تھا۔ اللہ رب العزت کی خصوصی نصرت سے ہمیں پورے ازبکستان کے مقتدر چیدہ چیدہ اہل علم سے اکٹھے ملاقات کرنے اور انہیں اپنا موقف سمجھانے کا موقع میسر آ گیا۔ ہوا یوں کہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے مفتی ازبکستان جناب مفتی محمد صادق صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں وفد کے ارکان کا تعارف اور ان کی آمد کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ انہوں نے بڑی خوشی سے بتایا کہ ہم نے چند اہم اور ضروری مسائل پر غور کرنے کے لئے ملک بھر کے علماء کو جمع کیا ہوا ہے۔ تاشقند' بخارہ' سمرقند' ترمذ' نسف' فرغانہ اور دیگر صوبوں کے مقتدر اور جید علماء کرام اور معروف خطبائے عظام جمع ہو رہے ہیں' آپ حضرات تشریف لے آئیں اور ہماری اس نمائندہ مجلس میں شریک ہوں۔ وفد کے لئے یہ موقع ایک نعمت غیر مترقبہ تھی۔ سب اللہ رب العزت کی اس عظیم نصرت پر شکر بجالائے۔

صبح ساڑھے دس بجے جناب مفتی محمد صادق صاحب نے دو گاڑیاں اور ایک عربی بول چال میں ماہر رہبر بھیج دیا۔ بڑی گاڑی میں دس اور چھوٹی گاڑی میں چار افراد بیٹھ گئے۔ اب ہم اپنے رہبر کی رہنمائی میں ماوراء النہر اور ازبکستان کے مسلمانوں کی دینی خدمات کے لئے سرگرم تنظیم ادارہ دینیہ کے مرکزی دفتر پہنچے۔ جہاں اس دفتر کے ڈائریکٹر صاحب اور دیگر علماء جو دروازے پر منتظر تھے نے پرجوش استقبال کیا۔

ہمارے رہبر جناب محمد کامل نے راستے میں کافی معلومات افزاء گفتگو فرمائی۔ انہوں نے ایک خوبصورت گراؤنڈ میں لگے ہوئے دنیا کے نقشے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ پہلے یہاں پر لینن کا مجسمہ تھا اب ہم نے یہاں پر دنیا کے نقشے کا یہ خوبصورت ماڈل بنا دیا ہے۔ اسی طرح سڑکوں اور علاقوں کے نام بھی تبدیل کر دیئے ہیں' مثلاً" پہلے ایک بڑے ہوٹل کا نام ماسکو ہوٹل تھا اب اسے تبدیل کر کے چارسو ہوٹل رکھ دیا گیا ہے۔ اسی طرح سڑکوں اور اسٹیشنوں کے نام بھی بابر' ترمذی اور البیرونی کے ناموں پر رکھ دیئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ۱۹۸۹ء میں پورے روس سے صرف چوبیس آدمیوں نے حج ادا کیا تھا جبکہ اس سال یعنی ۱۹۹۲ء میں چار ہزار خوش قسمت مسلمانوں نے حج کی سعادت حاصل کی ہے۔ روس کے زمانے میں مدرسہ میر عرب بخارا میں صرف چالیس طالب علم رکھنے کی اجازت تھی جبکہ اب اس مدرسے میں الحمدللہ پانچ سو سے زائد طالب علم دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ اس ترجمان سے جب وفد کے بعض حضرات نے پوچھا کہ آپ نے عربی کہاں سے سیکھی تو انہوں نے بڑے عجیب حالات سنائے کہ انہوں نے کس طرح خفیہ طریقے سے مشائخ اور علماء کے پاس راتوں کو جا کر دینی تعلیم حاصل کی اور وہ اس راستے میں ان کو کس طرح ستاتے تھے۔

ان کی ایمان افروز باتوں کو سنتے سنتے ہم ادارہ دینیہ جا پہنچے جہاں پر ادارہ کے ڈائریکٹر نے استقبال کیا۔ وفد کے ارکان ڈائریکٹر صاحب کی رہنمائی میں اس ہال میں پہنچے جہاں ازبکستان کے علماء کا ایک اعلیٰ سطحی نمائندہ اجلاس ہو رہا تھا۔ اس اجلاس کی صدارت مفتی محمد صادق صاحب کر رہے تھے۔ انہوں نے اور دیگر تمام شرکاء نے احتراماً" کھڑے ہو کر وفد کا استقبال کیا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر اور حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی اور حضرت مولانا جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی کو اسٹیج پر لے جایا گیا جبکہ باقی اراکین وفد خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

مفتی محمد صادق صاحب نے بڑے عمدہ الفاظ میں وفد کو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنے دلوں کی گہرائی سے آپ حضرات کا استقبال کرتے ہیں اور آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب سے درخواست کی کہ وہ اپنے رفقاء وفد کا تعارف کرائیں۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب نے وفد کے ایک ایک رکن کا علیحدہ علیحدہ تعارف کرایا اور بتایا کہ پاکستان کے مقتدر اور جید علماء کا یہ وفد آپ حضرات کی زیارت کے لئے آیا ہے۔

اس تعارف کے دوران حضرت ڈاکٹر صاحب دامت برکاتہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کا سرسری ذکر بھی فرمایا جس پر مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا کہ فتنہ قادیانیت ایک بڑا ہی خطرناک اور گمراہ کن فتنہ ہے اور یہ لوگ احمدیہ کے نام سے اپنا تعارف کراتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس اہم وفد کی آمد کا ایک مقصد قادیانیت کا تعاقب بھی ہے اس لئے میں شرکاء وفد سے درخواست کروں گا کہ آپ میں سے کوئی ایک کھڑے ہو کر ہمارے علماء و خطباء حضرات کو اس فتنے کے متعلق مختصر طور پر کچھ بتائیں۔

حضرت مفتی صاحب کی اس فرمائش کے جواب میں حضرت اقدس مولانا جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے فصیح اور مختصر مگر جامع خطاب میں فرمایا۔

"ہماری قدیم اور قلبی تمنا تھی کہ ہم ان علاقوں کو دیکھیں جو علمی دنیا کا حقیقی دارالخلافہ ہیں۔ ان علاقوں میں تفسیر حدیث اور لغت کے ائمہ پیدا ہوئے اور ہم تک علوم دین انہی علاقوں سے پہنچے اور اسی علاقے میں پیدا ہونے والے افراد و اکابر کی کتابوں کو ہم آج تک پڑھتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں اس لئے ہم سب کی یہ خواہش تھی کہ ہم ان علاقوں اور ان آثار کی زیارت کریں ہمارے اس وفد کی آمد کے کئی اہم مقاصد ہیں۔

پہلا مقصد تو وہی ہے جو میں نے عرض کیا کہ ان علاقوں

کو دیکھنا اور یہاں کے مسلمانوں کے حالات کا مشاہدہ کرنا یہ ہماری آمد کا سب سے اولین اور اہم مقصد ہے۔ ہماری آمد کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی خدمات آپ کو پیش کریں کہ ہم ان علاقوں کے مسلمانوں کے لئے اور اہل علم کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ کیا ہمارے لئے ممکن ہے کہ آپ کی دینی خدمات میں آپ کے ساتھ حصہ ڈال سکیں۔ تیسرا مقصد یہ ہے کہ ان علاقوں کی دینی تعمیر کی ذمہ داری یہاں کے علماء کے کندھوں پر ہے۔ یہ علاقے دین اور علم کے گہوارے تھے۔ اب جبکہ حالات دوبارہ درست ہو رہے ہیں اس دینی نشاط اور ترقی کا اعادہ علماء کی ذمہ داری ہے۔ ہم اس لئے آئے ہیں کہ علماء کو اس طرف متوجہ کریں اور ان کو اپنے تعاون کا یقین دلائیں۔

چوتھا مقصد یہ کہ ہم نے دین اور فقہ آپ ہی سے سیکھی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ علمی اور دینی قیادت ان مرکزوں کو دوبارہ مل جائے۔ اب اہل دین کی طرح باطل فرقے بھی ان علاقوں کا رخ کر رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ یہاں کے سیدھے سادھے مسلمانوں کو گمراہ کریں اور ان فتنوں میں سب سے بڑا، خطرناک اور گمراہ کن فتنہ "فتنہ قادیانیت" ہے۔

اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے فتنہ قادیانیت کی تاریخ اور گمراہیوں سے آگاہ کیا آپ نے جب مرزا قادیانی کے بعض غلیظ نظریات سے پردہ اٹھایا تو ازبکستان کے علماء نے بلند آواز میں استغفار اور لاالہ الااللہ کی آوازیں بلند کر کے اس فتنے سے نفرت کا اظہار فرمایا۔

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی کے خطاب کے بعد حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے خطاب فرمایا۔ آپ پر اپنے خطاب کی ابتداء ہی میں رقت طاری ہو گئی اور یہ رقت سامعین میں بھی منتقل ہو گئی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ہم کبھی یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اپنی زندگیوں میں ہمیں یہ سعادت نصیب ہو گی کہ ہم ان عظیم علمی و تاریخی شہروں کو دیکھ سکیں گے اور اپنے بھائیوں سے مل سکیں گے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے اس مسئلے پر زور دیا کہ جناب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو کلمہ پڑھانے کے بعد ایسے ہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ان کی تربیت فرمائی اور [illegible] صحابہ۔ ان میں سے کوئی چھوٹا تھا یا بڑا، عورت تھی یا مرد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو تعلیم دی۔ اس لئے آپ حضرات کو چاہئے کہ اس آزادی کی نعمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ مسلمانوں کے لئے تعلیم و تربیت کا معقول انتظام فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے اس وفاق میں ایک ہزار سے زائد مدرسے ہیں اور ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ اپنے طالب علموں کو ہمارے پاس بھیجیں آکر وہ ہمارے مدارس میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ ہم آپ کے بچوں کو وہی کچھ سکھائیں گے جو ہم نے آپ سے سیکھا ہے یہاں تک کہ آپ کہہ سکیں کہ یہ ہمارا ہی سرمایہ ہے اور ہماری ہی پونجی ہے جو ہمیں لوٹائی گئی ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے فتنہ قادیانیت پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ ابھی سے مکمل طور پر محتاط ہو جائیں۔ اس لئے کہ قادیانیت ایک ایسا فتنہ ہے جو دجالی روپ میں آتا ہے اور قادیانیوں اور دوسرے فتنوں میں یہ فرق ہے کہ دوسرے فتنے ہمارے کھلے دشمن ہیں جنہیں ہم پہچانتے ہیں کہ یہ یہودی ہے اور یہ نصرانی مگر قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور بظاہر اسلامی شعائر پر عمل کرتے ہیں ہماری طرح نماز وغیرہ ادا کرتے ہیں۔ اس لئے قادیانیوں کی مثال اس دھوکہ باز شخص کی ہے جو کسی بوتل میں شراب بیچ رہا ہو اور اس نے بوتل پر زم زم کا لیبل چپکا رکھا ہو اور لوگوں سے یہی کہہ رہا ہو کہ اس میں زم زم ہے تو ایسے آدمی کے مکر سے بچنا بہت مشکل ہو گا۔ بخلاف اس شخص کے جو شراب بیچ رہا ہو اور اس نے لیبل بھی شراب کا لگا رکھا ہو اس شخص سے جو بچنا چاہے گا اس کے لئے بچنا آسان ہو گا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کے فصیح و بلیغ عربی خطاب کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ایک مرتبہ پھر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اس مجلس میں شریک ازبکستان کے علماء کا تعارف کرایا۔ ذیل میں ان علماء و خطباء میں سے چند کے اسماء گرامی پیش خدمت ہیں۔

۱۔ قاسوف عبداللطیف، خطیب ولایہ اندیجان۔
۲۔ بوزرزو کھاتوف عرفان، خطیب ولایہ نمانگان۔
۳۔ عبداللہ ئیف عبدالرحمان، خطیب ولایتہ فرغانہ۔
۴۔ رزاقوف عبدالغفور، خطیب و قاضی ولایہ بخارا۔
۵۔ سیلبکوف مصطفیٰ قول، خطیب ولایتہ سمرقند۔
۶۔ جاریف عبدالحفیظ، خطیب ولایہ سرخان دریا۔
۷۔ اسماعیلوف احمد جان، خطیب ولایتہ سردریا۔
۸۔ عثمانوف نورالدین، خطیب ولایہ قشقہ دریا۔
۹۔ سعیدوف احمد جان، خطیب ولایہ خوارزم۔
۱۰۔ نورماتوف نظر قاسم، خطیب ولایہ جزاخ۔
۱۱۔ سعید علیف الشمس محمد، خطیب ولایہ نوائی۔
۱۲۔ محمد جانوف شکر اللہ، خطیب ولایہ جیمکینت۔

مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ اور بہت سارے مقامی اور بیرونی علماء اس مجلس میں شریک ہوئے اور ترکی سے بھی بعض اکابر علماء تشریف لائے ہوئے تھے۔

آخر میں ان تمام حضرات کو امیر وفد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی کا عربی خط دیا گیا اور بعض ہدایا (تسبیح، عطر وغیرہ) بھی تقسیم کئے گئے اور ختم نبوۃ کے موضوع پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

اس کے بعد مفتی محمد صادق نے فرمایا کہ آپ حضرات ہمارے ادارے اور دیگر اہم مقامات دیکھیں۔ ہم اپنے اجلاس کی کارروائی جاری رکھیں گے۔ چنانچہ وفد کے ارکان نے شرکاء مجلس سے الوداعی مصافحہ کیا اور باہر آگئے۔ ادارہ دینیہ کے بعض سرکردہ رہنما بھی الوداع کہنے کے لئے باہر تک آئے۔

اس کے بعد وفد نے ترجمان محمد کامل کی رہنمائی میں مسجد طلا شیخ دیکھی۔ اس مسجد کی دیوار پر جلی حروف میں تحریر تھا۔

یبوک محدث امام ابو عیسیٰ ترمذی۔ الخطنکم بالذکری۔ ۰۰۰ سنة لمیلاد المحدث الکبیر۔ الامام ابی عیسی الترمذی۔

اس بات سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ تحریر امام ترمذیؒ کے جشن ولادت کے بارہ سو سال پورے ہونے پر بطور یادگار کے لکھی گئی ہے۔ آنجہانی سوویت یونین نے اپنے آخری دنوں میں دنیا کو یہ باور کرانے کے لئے یہ ہمارے ہاں اسلام اور مسلمانوں کو مکمل آزادی ہے۔ بعض مشاہیر امت کے دن منانے کی تقریبات کا سرکاری طور پر اہتمام کیا تھا اور اس قسم کی تقریبات میں دنیا بھر سے مدعوین شرکت کیا کرتے تھے اور پھر روس میں اسلامی آزادی کے گن گاتے تھے۔ ان حضرات کی آمد و رفت کا انتظام عام طور پر روسی سفارت خانے کے ذمہ ہوتا تھا اور بعد میں روس کی تعریف میں مضمون لکھ کر وہ اس احسان کا بدلہ چکاتے تھے۔ ہم مسجد کی عمارت میں داخل ہوئے تو اس عمارت میں مسجد کے علاوہ ایک تاریخی کتاب گھر بھی تھا جس میں مختلف کتابوں کے قلمی نسخے بڑی حفاظت اور ترتیب سے رکھے ہوئے تھے۔ مسند ابی عوانہ، سنن ابی داؤد اور صحیح مسلم کے نسخوں کے علاوہ قرآن مجید کے کئی نسخے بھی موجود تھے۔

اس عمارت کے ایک اندرونی کمرے میں "مصحف عثمانی" بھی تھا لیکن اس وقت اس کی زیارت نہ ہو سکی۔ معہد علمی تاشقند دیکھنے کے بعد پھر اس عمارت میں آکر مصحف عثمانی کی زیارت نصیب ہوئی جس کی تفصیلات قارئین اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس کے بعد ادارہ دینیہ کے زیر اہتمام چلنے والے مدرسہ معہد عالی دینی تاشقند باسم الامام البخاری دیکھنے کے لئے جانا ہوا۔ مدرسے میں داخل ہوتے ہی الٹے ہاتھ کی جانب دیوار پر جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔

الادارة الدینیة لمسلمی اسیا الوسطی و قازقستان۔

آگے پودوں کے درمیان قرینے سے تختیاں لگائی گئی تھیں۔ جن پر قرآنی آیات اور احادیث درج تھیں۔ وفد کے ارکان کو مدرسے کے دفتر لے جایا گیا۔ جہاں پر مدرسہ کے نائب مدیر جناب منصور جان صاحب نے وفد کا استقبال کیا اور مدرسے کے متعلق تفصیلات بتائیں جبکہ اس معہد کے مدیر بہادر مرتضیٰ صاحب اجلاس میں شریک تھے اور

تھوڑی دیر بعد پہنچنے والے تھے۔ اس مدرسے میں چار سو طلبہ اور پانچ سو طالبات زیر تعلیم ہیں۔ طلبہ کی تعلیم ظہر سے پہلے اور طالبات کی تعلیم ظہر کے بعد ہوتی ہے۔ اس مدرسے کے جملہ مصارف ادارہ دینیہ برداشت کرتا ہے۔ طلبہ کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ ماہانہ وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ مدرسہ کی بنیاد ۱۹۷۱ء میں پڑی روس کے آخری زمانے میں اس میں صرف چالیس طلبہ رکھنے کی اجازت تھی۔ جبکہ روس سے علیحدگی کے بعد یہاں طلبہ کی تعداد میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ یہ پورے سوویت یونین کا سب سے بڑا عالی مدرسہ ہے۔ یہاں طلبہ کو پانچ سال کا کورس کرایا جاتا ہے اور ان طلبہ کو لیا جاتا ہے جو مدرسہ میر عرب بخارا میں ابتدائی تعلیم حاصل کر چکے ہوں۔ مدرسے کے پہلے مدیر جناب مفتی ضیاء الدین بابا خانوف تھے۔ ان کے انتقال کے بعد مفتی شمس الدین مدرسے کے مدیر اور مفتی رہے۔ چھ سال تک انہوں نے یہ خدمت انجام دی۔ اب وہ معہد الا شنقواق میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں مفتی محمد صادق کو ازبکستان کے مسلمانوں کی خواہش پر مفتی بنایا گیا جو تاحال اس منصب پر فائز ہیں۔ (نوٹ: حکومت نے اختلاف کی بناء پر اب مئی ۱۹۹۳ء میں ان کو اس عہدے سے سبکدوش کر کے نائب مفتی بنا دیا۔ ان کی جگہ مفتی مختار صاحب کو مفتی ماوراء النہر بنایا ہے۔) مدرسہ میں دو سو کے قریب رہائشی طلبہ بھی ہیں۔ جن میں سے بعض مدرسے میں اور بعض مسجد طلا شیخ میں رہتے ہیں۔ ان کے قیام و طعام کے تمام مصارف مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسے کے تفصیلی معائنے کے بعد مدرسے کے بالکل سامنے امام ابو بکر قفال شاشیؒ کے مزار پر حاضری دی اور پھر ادارہ دینیہ کے شعبہ نشر و اشاعت کو دیکھنے کے لئے مزار کے قریب والی عمارت میں گئے جہاں ادارہ نشریات کے ناظم سیف اللہ سے ملاقات ہوئی۔ جو عربی کے چند گنے چنے الفاظ جانتے تھے اور یہ الفاظ انہوں نے حج کے دوران سیکھے تھے۔ یہ ادارہ اب تک کئی کتب شائع کر چکا ہے۔ نور اسلام کے نام سے ایک پندرہ روزہ مجلہ بھی نکالتا ہے اور بعض اہم کتابوں کا ازبک زبان میں ترجمہ بھی شائع کر چکا ہے۔ ان کتابوں میں شمائل ترمذی کا ازبکی ترجمہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

ادارہ نشر و اشاعت دیکھنے کے بعد پھر مسجد طلا شیخ کی عمارت میں داخل ہوئے اور ایک بڑے ہال نما کمرے سے جس میں کتابوں کے قلمی نسخے رکھے تھے گزر کر ایک خوبصورت چھوٹے کمرے میں داخل ہوئے۔ اس کمرے میں قرآن مجید کا وہ نسخہ موجود تھا۔ جس پر سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوقت شہادت تلاوت فرمارہے تھے اور آپ کا پاکیزہ خون اس مصحف پر گرا تھا۔ قرآن مجید کا اصلی نسخہ جو کہ ہرن کی کھال پر لکھا گیا تھا ایک شیشے میں محفوظ تھا اور اندر کے بعض صفحات پر خون کا نشان بھی نظر آرہا تھا جبکہ اس نسخے کا ایک فوٹو باہر میز پر رکھا گیا ہے اس کا جو صفحہ کھلا ہوا ہے اس پر پہلے پارے کی آیات و **اذ قال ربک للملئکتہ انی جاعل فی الارض خلیفہ الاخرہ** تحریر ہیں۔

اس مصحف کی دیکھ بھال و حفاظت پر مامور نوجوان عالم دین کا نام برہان الدین سمرقندی ہے۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ کیا اس کے شواہد موجود ہیں کہ یہ وہی مصحف ہے جس پر حضرت عثمان غنیؓ تلاوت فرمارہے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس اس مصحف کی مکمل تاریخ موجود ہے اور بے شمار شواہد سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصحف عثمانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خود اس قرآن مجید کی آیات کریمہ۔

فسیکفیکھم اللہ

پر خون کے دھبے دیکھے ہیں اور وہ خون تاحال موجود

> ان علاقوں کو دیکھنا اور یہاں کے مسلمانوں کے حالات کا مشاہدہ کرنا یہ ہماری آمد کا سب سے اولین اور اہم مقصد ہے ہماری آمد کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی خدمات آپ کو پیش کریں کہ ہم ان علاقوں کے مسلمانوں کے لئے اور اہل علم کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ کیا ہمارے لئے ممکن ہے کہ آپ کی دینی خدمات میں آپ کے ساتھ حصہ ڈال سکیں۔

ہے۔ انہوں نے اس مصحف کی جو مختصر تاریخ بتائی وہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کے زمانے میں اس مصحف کو مدینہ منورہ سے کوفہ منتقل کیا گیا۔ جب تیمور لنگ نے بغداد کو فتح کیا تو اس نے یہ مصحف سمرقند بھیجا۔ طویل عرصے تک یہ مصحف سمرقند میں رہا۔ دو سو سال قبل جب روسیوں نے ان علاقوں کو فتح کیا تو لینن گراڈ کے عجائب خانہ میں بھیج دیا۔ پھر تاتاریوں نے یہ قرآن مجید اوفی میں پہنچایا تو یہاں کے بہت سارے علماء کرام اسٹالن کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ وہ کسی طرح یہ مصحف لائے۔ اسٹالن جو کہ بڑا ظالم اور بددین تھا۔ اس مسئلے میں علماء کے سامنے مجبور ہو گیا اور تاتاریوں سے واپس یہاں لے آیا۔ جس کے بعد یہ قرآن مجید حکومت ازبکستان کی تحویل میں تھا۔ چار سال قبل ادارہ دینیہ نے حکومت سے مطالبہ کر کے یہ مصحف لے لیا۔ اب چار سال سے یہ مصحف ادارہ دینیہ کے پاس ہے اور ادارہ دینیہ نے اس کی حفاظت کے لئے اعلیٰ انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ موسم کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ہوا بند شیشے کا انتظام ہے اور آئندہ کے لئے مزید انتظامات کرنے کا ارادہ ہے۔

اراکین وفد نے بہت ذوق و شوق کے ساتھ اس مصحف کو دیکھا بعض کی آنکھیں پرنم ہو گئیں اور اس یقین میں اور اضافہ ہوا کہ پوری دنیا مل کر بھی شہید کے خون کو نہیں مٹا سکتی چنانچہ شہید مظلوم حضرت عثمان غنیؓ کا خون آج بھی چمک رہا ہے اور اللہ کے مبارک کلام پر موجود ہے جبکہ قاتلین عثمان مٹ چکے ہیں فنا ہو چکے ہیں ان کا نام بدنامی کا نشان بن چکا ہے جبکہ شہید زندہ ہے اس کا نام تابندہ ہے اور اس کا مشن پائندہ ہے اور اس کا خون چمک رہا ہے۔ اس خون پر مٹی ڈالنے والے مٹی ہو چکے ہیں اور آج ہمیں شہدائے افغانستان کے مبارک سرخ خون کی بدولت خلیفہ ثالث سیدنا عثمان غنیؓ کے پاک خون کو دیکھنے کا موقع ملا۔ آفرین اے شہدائے افغانستان۔

مصحف عثمانی کی زیارت کے بعد پھر مدرسہ میں آنا ہوا۔ جہاں مفتی محمد صادق کی اقتداء میں ظہر کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر ادارہ دینیہ کی طرف سے اجلاس میں شریک علماء کرام اور اراکین وفد کے اعزاز میں پر تکلف ظہرانہ دیا گیا۔ ظہرانے سے فارغ ہو کر اراکین وفد ادارہ دینیہ کی گاڑیوں پر ترجمان کی رہنمائی میں مدرسہ کوکل تاش دیکھنے کے لئے گئے۔ مدرسہ کوکل تاش کے اساتذہ اور منتظمین بڑی شدت سے وفد کے منتظر تھے جبکہ مدرسہ کے طلبہ وفد کا طویل انتظار کر کے گھروں میں جا چکے تھے۔ ظہر کی نماز کے بعد یہاں طلبہ سے خطاب کا پروگرام تھا مگر ادارہ دینیہ کے پروگرام کے طویل ہو جانے کی وجہ سے یہاں بھی بروقت نہ پہنچ سکے جس کا سب کو شدید افسوس ہوا۔ اہل مدرسہ نے پھلوں اور چائے سے تواضع کی اور کھانا بھی پیش کیا۔ اراکین وفد نے کھانے سے معذرت کی مگر تاشقند کے مہمان نواز علماء کہاں مانتے تھے انہوں نے باصرار کچھ نہ کچھ سب کو کھلایا۔ اراکین وفد مدرسے کی تاریخی عمارت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور سب نے دل سے دعائیں دیں۔

عصر کے بعد وفد دوبارہ ہوٹل تاشقند پہنچ گیا۔ مغرب کی نماز ہوٹل میں اذان اور جماعت کے ساتھ ادا کی۔ الحمدللہ جتنے دن تک وفد تاشقند ہوٹل میں رہا۔ وہاں پر آذان کی آواز مسلسل گونجتی رہی۔ باجماعت نماز ہوتی رہی۔ یہ اذان و جماعت خود ایک دعوت تھی جس کے اثرات الحمدللہ واضح طور پر محسوس ہو رہے تھے۔

مغرب کی نماز کے بعد ازبکستان کی مشہور دینی تنظیم اسلام اولغائش جذبہ یعنی حزب نہضہ اسلامیہ کی ازبکستان برانچ کے امیر عبداللہ حاجی اوتا ترمذی اپنے رفقاء کے

ساتھ تشریف لے آئے اور وفد کو اپنے عالی شان گھر میں لے گئے۔ جہاں اس تنظیم کے ترجمان عبداللہ یوسف سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ حزب نہضہ اسلامیہ تقریباً" ڈھائی سال میں وجود میں آئی ہے اور اکثر دیندار نوجوان اس حزب میں شامل ہوگئے ہیں اس تنظیم کے اہم مقاصد اعلاء کلمۃ اللہ' الدعوۃ الی اللہ اور نوجوانوں کی دینی تربیت ہے۔ اس تنظیم نے اپنے ان اہم دینی مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک رسالہ الدعوۃ کے نام سے نکالا مگر حکومت نے پابندی لگادی۔ اس تنظیم کے نوجوانوں نے تاجکستان میں اسلامی انقلاب کی داغ بیل ڈالی ہوئی ہے۔ تاجکستان میں تنظیم کی قیادت جناب محمد شریف صاحب کررہے ہیں۔ تاجکستان میں تنظیم کی انقلابی سرگرمیوں کا اثر ازبکستان میں پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ تنظیم حکومت ازبکستان کی نظروں میں کھٹک رہی ہے۔

اس تنظیم نے اسی سال کچھ طلبہ کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ تعلیم کے لئے بھیجا ہے اور ہمارے وفد کی بھرپور دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اس سال انشاء اللہ پچاس طلبہ کو پاکستان کے مختلف دینی مدارس میں بھیجے گی۔ اس سلسلے میں وفد کے اور تنظیم کے کئی گھنٹوں تک تفصیلی مذاکرات ہوئے اور ازبکی طلبہ کو پاکستان بھیجنے کے لئے غوروخوص ہوا۔

مہمان نواز قوم کے ان سپوتوں نے ہمارے آنے سے پہلے ہی دسترخوان کو پھلوں اور میووں سے بھر دیا تھا۔ ازبکستان کے قومی رواج کے مطابق ہم نے بھی خلاف عادت پھلوں سے کھانے کی ابتداء کی اور آخر میں سالن لایا گیا۔ پانی کے بجائے یہاں چائے استعمال ہوتی ہے۔ کھانے کے دوران اگر ان سے پانی مانگا جائے تو حیران ہو کر پانی پیش کرتے ہیں کہ پھیکی چائے کی موجودگی میں پانی کی کیا ضرورت پیش آگئی!

ابھی عبداللہ حاجی اوتا کے گھر بیٹھے تھے کہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب عثمانی نے ان سے مسجد تختہ بائی کے امام عابد قاری کے متعلق استفسار کیا۔ شیخ عبداللہ اوتا نے ٹیلی فون کرکے عابد قاری کو وہیں بلوا لیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک خوش شکل باشرع سنجیدہ نوجوان وہاں پہنچ گئے۔ معلوم ہوا کہ یہی عابد قاری ہیں جن کی مسجد میں جمعہ کا مثالی اجتماع ہوتا ہے اور نوجوان ان کے گرد جمع رہتے ہیں۔ کافی دیر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ رات ساڑھے دس گیارہ بجے کے قریب اراکین وفد زمین دوز ریل (میٹرو) کے ذریعے سے ابو ریحان بیرونی اسٹیشن سے سوار ہوکر تاشقند ہوٹل کے اسٹاپ پر اترے اور سیڑھیوں کے ذریعے اس خوبصورت تہ خانے سے نکل کر اپنے ہوٹل آپہنچے۔ بعض جہاندیدہ حضرات نے یہ بتایا کہ یہاں کی زمین دوز ریل کا نظام برطانیہ اور امریکہ کی زمین دوز ریلوں سے زیادہ آرام دہ اور بہتر ہے۔

۳ نومبر ۱۹۹۲ء بروز منگل سمرقند روانگی

دوپہر پونے بارہ بجے دو گاڑیوں میں قافلہ سمرقند روانہ ہوا۔ دوپہر کا کھانا اور ظہر و عصر کی نماز راستے میں ہوئی۔ پہلے میدانی اور پھر پہاڑی راستہ عبور کرکے آرام دہ سڑک کا سفربالآخر اختتام پذیر ہوا اور ہم مغرب کے وقت ہی علم و عرفان کے عظیم مرکز سمرقند کی جامع مسجد خواجہ زود مراد پہنچ گئے۔ مغرب کی نماز مسجد میں ادا کی جہاں جماعت ہوچکی تھی۔ نماز کے بعد مسجد کے امام جناب محترم مصطفیٰ قل صاحب سے پھلوں اور میووں سے سجے سجائے دسترخوان پر ملاقات ہوئی۔ انہوں نے سمرقند کی مختصر مگر دلچسپ تاریخ سنائی۔ انہوں نے بتایا کہ سمرقند آتش پرستوں کا شہر تھا اور یہاں کے آتش پرستوں نے بخارا میں موجود اسلامی فوج پر حملہ بھی کیا مگر یہاں کے عوام آتش پرستوں کی بعض منحوس رسومات سے شدید پریشان تھے۔ مثلاً" ان کی ایک رسم یہ تھی کہ جب کسی کا انتقال ہوجاتا تو اسے شہر سے باہر کتوں کے سامنے ڈال دیا جاتا اور کتے اس کے گوشت کو نوچتے۔ چند دن کے بعد یہ دیکھا جاتا کہ جسم پر گوشت باقی ہے یا نہیں۔ اگر گوشت باقی نہ ہوتا تو کہتے کہ یہ آدمی گناہوں سے پاک صاف ہے اور اگر گوشت باقی رہ جاتا تو کہتے کہ یہ گناہگار ہے۔ اسی طرح ان کے مذہب میں بیوی خاوند کے بھائیوں میں مشترک ہوتی تھی۔ بہرحال آتش پرستوں کی ان وحشیانہ اور غلیظ رسومات کی وجہ سے لوگ پہلے سے تنگ تھے۔ جب انہوں نے اسلام کو دیکھا اور سنا تو اس کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے ۴۵ھ میں حضرت معاویہؓ کے ابتدائی دور میں حضرت سعید بن عثمانؓ اور حضرت قثم ابن عباسؓ یہاں تشریف لائے۔ حضرت سعید بن عثمانؓ نے شہر سے باہر حوضہ نامی جگہ پر قیام فرمایا جبکہ حضرت قثم ابن عباس شہر میں تشریف لائے اور تیرہ سال تک یہاں مقیم رہے۔ اس کے بعد شہید کردیئے گئے جبکہ حضرت سعید بن عثمانؓ نے کافی عرصہ تک قیام فرمایا اور ان کا شہر سے باہر ہی انتقال ہوا۔

انہوں نے بتایا کہ سمرقند میں مندرجہ ذیل مشاہیر کے مزارات ہیں۔

۱۔ امام ابو منصور ماتریدیؒ ۔۲۔ امام بخاریؒ ۔۳۔ فقیہ ابوالیث سمرقندی ۔۴۔ خواجہ عبیداللہ احرار نقشبندی ۔۵۔ صاحب ہدایہ برہان الدین برغینانی ۔۶۔ امام دارمیؒ ۔۷۔ امام دیلمیؒ۔

وفد کے ارکان نے جب امام صاحب مصطفیٰ قل سے ان کا مکمل تعارف اور روسی انقلاب کے دنوں میں دین پر ان کی استقامت کے سلسلے میں سوال کیا تو انہوں نے بڑے پرعزم لہجے میں فرمایا کہ ہمیں موجودہ اور پہلے والے حالات میں اس اعتبار سے کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا کہ ہم نے اس وقت بھی دین کی حفاظت کی اور اب بھی کررہے ہیں البتہ پابندی کے دنوں میں ہمارے دشمن راتوں کو جاسوتے تھے اور ہم جاگ جاگ کر علم حاصل کرتے تھے۔ ہم نے اپنے دین کو زیر زمین سیکھا۔ حجروں میں چھپ کر سیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے والد محترم ہم لوگوں سے ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا دین اسلام پر قائم رہنا' اپنے ہاتھ پر جلتا ہوا انگارہ رکھنا ہے چنانچہ ہم نے اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے خود کو ہمیشہ ہر قسم کے حالات کے لئے تیار رکھا اور ہر مشکل سے مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ مستعد رہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ میرے والد گھر میں چھپ کر نماز پڑھتے تھے اور میں دروازے پر پہرا دیا کرتا تھا کیونکہ جاسوس ہمیشہ تاک میں رہتے تھے اور انہیں جو نماز پڑھتا ہوا مل جاتا اسے سائبیریا کے یخ بستہ عقوبت خانوں میں بھیج دیا کرتے تھے۔ میرے والد گھر میں بھی چھپ کر اس وقت نماز پڑھتے جب میری والدہ چائے تیار کرتی تھیں کہ اگر اچانک چھاپہ پڑجائے تو کہہ سکیں کہ چائے پی رہے تھے۔ اس دوران میں دروازے پر پہرہ دیا کرتا تھا بعض مرتبہ حکومت کے جاسوس مجھے اخروٹ' بادام وغیرہ دے کر جھانسہ دینے کی کوشش کرتے اور پوچھتے کہ بتاؤ تمہارے والد نماز پڑھتے ہیں یا نہیں۔ میں جواب دیتا کہ نہیں پڑھتے تو وہ مجھے مزید لالچ دے کر یہ راز اگلوانے کی کوشش کرتے۔ انہوں نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ اس سال سمرقند میں ایک لاکھ مسلمانوں نے عید کی نماز ادا کی۔ الحمدللہ آزادی کے بعد سمرقند شہر میں ڈھائی سو سے زائد مسجدیں کھل چکی ہیں اور تین مدرسے کام کررہے ہیں۔ انہوں نے یہ بات بتاکر اہل وفد کے دلوں کو خوش کردیا کہ اب ان علاقوں میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور اس کے اثرات ماسکو تک پہنچ رہے ہیں اور ماسکو میں بیس لاکھ مسلمان ہیں۔ اس لئے وہ وقت دور نہیں کہ جب ماضی کی طرح یہاں پھر اسلام کی بالادستی قائم ہوگی اور اسلامی نظام رائج ہوگا۔

جب اہل وفد نے ان سے باطل فرقوں کی جدوجہد اور ان علاقوں میں ان کے ممکنہ خطرات کے موضوع پر گفتگو کی تو امام صاحب نے فرمایا۔

ہمارے علاقوں میں آزادی کے بعد باطل فرقے کوشش کررہے ہیں کہ یہاں اپنے پاؤں جمائیں اور خود کو مضبوط کریں۔ مگر ہم نے الحمدللہ ان باطل فرقوں پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے۔ چند دن قبل بہائی فرقے کے کچھ لوگ یہاں آئے تھے تو میں نے ان کو بلاکر کہا کہ اگر آپ نے یہاں اپنے مذہب کی دعوت دی تو پھر معاملہ بگڑ سکتا ہے اس پر انہوں نے کہا کہ ہمارے مذہب میں دعوت کا نظام ہی نہیں ہے بہرحال ہم نے ان کو متنبہ کردیا۔ اسی طرح انشاء اللہ

قادیانیوں کو بھی یہاں آنے اور فتنے برپا کرنے اور مسلمانوں کو دین حق سے ہٹانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اہل ایران کے مذہب اور عقیدے سے بھی بہت خوف ہے اور نفرت بھی اور ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے ان علاقوں میں ایران کے اثرات پھیلیں۔ ہم نے یہ بات دنیا کے مختلف صحافیوں کو بھی کہہ دی ہے۔ جب ان صحافیوں نے ہم سے سوال کیا کہ کیا آپ لوگوں کو ایران سے امداد ملتی ہے تو ہم نے یہ جواب دیا کہ امداد تو ہمیں کسی بھی اسلامی ملک سے نہیں ملتی مگر ہم ایران کے اثرات سے بچنا چاہتے ہیں۔ کافی دیر تک امام صاحب اس موضوع پر گفتگو کرتے رہے۔ اس دوران عشاء کی اذان ہوئی۔ اہل وفد نے اپنے دورہ ازبکستان میں پہلی مرتبہ لاؤڈ اسپیکر پر اذان سنی۔ اذان کو سن کر چہرے خوشی سے تمتمانے لگے۔ آنکھیں پر نم ہو گئیں۔ زبانیں اذان کو دہرانے لگیں۔

ہاں یہی وہ اذان تھی جسے بند کرنے کے لئے لینن اور مارکس نے نہ معلوم کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کئے۔ پانچ کروڑ انسانوں کا قتل عام کیا۔ ظلم و ستم کے وہ طریقے آزمائے جنہیں سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر بالآخر لینن خود مٹ گیا۔ مارکس کا نام گالی بن گیا۔ لینن کے نظام کو دھکے دے کر خود اس کی سرزمین سے نکال دیا گیا اور اذان پھر سے گونجنے لگی۔ پہلے سے زیادہ بلند اور پہلے سے زیادہ پر سوز۔ سب لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔ امام صاحب کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی گئی۔ نماز کے بعد حضرت مولانا قاری سعید الرحمان صاحب نے اپنی پر سوز آواز میں ایسی تلاوت کی کہ آنسوؤں کے بندھن ٹوٹ گئے۔ ہچکیوں کی آواز سے مسجد گونجنے لگی۔ قاری صاحب بلند آواز سے پڑھ رہے ہیں۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره الکافرون۔

قاری صاحب نے قرآن مجید کے اس خدائی چیلنج کو دہرایا۔

یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره المشرکون۔

اس تلاوت نے ماحول پر عجیب کیفیت طاری کر دی۔ پاکستان سے آنے والے اکابر اور ازبکستان کے مسلمان مل کر قرآن مجید سن رہے تھے اور رو رہے تھے۔ تلاوت کے بعد حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب اسکندر نے خطاب فرمایا۔ جس کا ترجمہ ازبکی زبان میں امام صاحب کرتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب نے سمرقند کے مسلمانوں کو اسلامی آزادی پر مبارکباد دی اور پاکستانی مسلمانوں کا سلام ان کو پہنچایا اور انہیں دین کا علم سیکھنے اور علماء سے تعلق رکھنے کی ترغیب دی اور اس کے ساتھ ساتھ آئندہ سامنے آنے والے فتنوں خصوصاً "فتنہ قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کیا اور ان فتنوں سے بچنے کی بھرپور تلقین کی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کا پر اثر خطاب تقریباً" پونے گھنٹے تک جاری رہا۔

۴ نومبر ۱۹۹۲ء بروز بدھ سمرقند شہر میں

رات کا قیام جامع مسجد زود قراد کے ملحق کمروں میں ہوا۔ جس کا اہتمام جناب مصطفیٰ قل صاحب نے فرمایا تھا۔ اگلے دن فجر کی نماز حضرت مولانا قاری سعید الرحمان صاحب نے پڑھائی۔ فجر کے بعد سمرقندی طرز کے ناشتے کا اہتمام کیا گیا جس میں دیگر چیزوں کے علاوہ سمرقندی پھل پوری آب و تاب کے ساتھ موجود تھے۔ ناشتے کے بعد جناب مصطفیٰ قل صاحب تشریف لے آئے۔ انہوں نے آج کا دن وفد کے لئے فارغ کیا تھا چنانچہ وفد کے ارکان ان کے ہمراہ سمرقند کے عظیم تاریخی مقامات دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔

جناب مصطفیٰ قل صاحب نے سمرقند کی اہمیت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا پہلے سمرقند ہی ازبکستان کا دارالخلافہ تھا لیکن پھر تاشقند کو دارالخلافہ بنا دیا گیا۔ وفد نے آج کے دن درج ذیل مقامات کی زیارت کی۔

مسجد بی بی خانم

تیمور لنگ کی بیوی بی بی خانم کی طرف منسوب چھ سو سالہ پرانی یہ عظیم مسجد فن تعمیر کا عجیب مرقع ہے۔ ۵۵ میٹر بلند محراب اور ۷۶ میٹر بلند مینار والی یہ مسجد تقریباً" منہدم ہو چکی ہے۔ اب دوبارہ اس کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ اس مسجد میں دو بڑے مدرسے تھے۔ اسی مدرسے میں نحو کے مشہور امام شیخ عبدالقاہر جرجانی کسی زمانے میں درس دیتے رہے ہیں۔

مزار شیریں بیگ بنت تراغی بہادر

سمرقند کے قدیم اور مقامی قبرستان میں داخل ہوئے تو وہاں کچھ باشرع مسلمان موجود تھے اور گیٹ کے ایک پہلو میں مسجد تھی۔ معلوم ہوا کہ پہلے یہاں ایک عجائب گھر اور کلب اور شراب کی دکان تھی۔ اب یہاں مسجد بنا دی گئی ہے۔ قبرستان میں اونچی سیڑھیاں چڑھ کر سیدھے ہاتھ پر ایک عمارت میں تیمور لنگ کی بہن شیریں بیگ کا مزار اس دور کے فن تعمیر کے ذوق کا ایک جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ قبرستان میں سے گزر رہے تھے کہ راستے میں کسی دینی مدرسے کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کے ایک گروپ نے ارکان وفد کو بلند آواز سے سلام کیا۔ اس سلام کو سن کر بہت ہی زیادہ مسرت اور خوشی ہوئی۔ ازبکستان کی نوجوان نسل کی بے راہ روی اور دین سے دوری دیکھ کر دل میں جو پریشانی تھی اس کا کچھ ازالہ ان بچوں کو دیکھ کر ہوا اور دل میں یہ یقین ابھرا کہ انشاء اللہ یہ نسل پھر ان علاقوں کو دین کا گہوارہ بنا دے گی۔ کاش پوری دنیا کے مسلمان حتی الوسع اپنے وسائل استعمال کرکے ان بچوں کے مستقبل کا فیصلہ ان کے ماضی کو دیکھ کر کریں اور ان کی دینی تربیت و تعلیم کا بندوبست کریں۔

یا اللہ امت مسلمہ کے باصلاحیت افراد کو اپنی صلاحیتیں اور اسباب کے حاملین افراد کو اپنے اسباب ان علاقوں کی دینی نشاۃ ثانیہ کے لئے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

مزار حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما

قبرستان کے آخری حصہ میں ایک بلند و بالا عمارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کا مزار ہے۔ مزار کے دروازے پر ان الفاظ میں یہ حدیث لکھی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔

قال النبی العربی الهاشمی القرشی المکی المدنی علیه السلام القثم ابن عباس اشبه الناس بی خلقاً۔

(او کما قال)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو عربی ہاشمی قریشی مکی اور مدنی تھے نے حضرت قثم عباسؓ کے بارے میں فرمایا کہ وہ اخلاق کے اعتبار سے تمام انسانوں میں مجھ سے زیادہ قریب ہیں۔

اس مزار میں سات سو سالہ مینار کا ٹکڑا بھی دیکھا۔ تیرہ سو سال قبل کوفی زبان کے الفاظ ایک دیوار پر لکھے ہوئے ہیں۔ مزار پر تاریخ شہادت ۵۷ھ لکھا ہے۔ عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھانے کے بعد شہید ہوئے۔ مزار سے ملحق مسجد ہے اور تین کمرے ہیں۔ اس مسجد کی دیواروں پر جہاد اور شہادت کے فضائل کے متعلق قرآنی آیات کندہ ہیں۔ اس مسجد میں وفد کے بعض ارکان نے دو رکعت نماز بھی ادا کی۔ اس مزار کے دروازے سے باہر نکل کر اوپر کی طرف ایک مزار ہے جس کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ مزار شیخ محدث امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

میدان ریگستان

یہ میدان تین عظیم عمارتوں پر مشتمل ہے اور سمرقند کے مسلمان عید کی نماز اس میں ادا کرتے ہیں۔ یہ عمارت فن تعمیر کا شاہکار ہے۔ اس عمارت میں تین مدرسے تھے۔ ایک مدرسہ اولغ بیگ کے نام سے مشہور تھا دوسرا مدرسہ شیردار اور تیسرا مسجد طلا قاری۔ وفد کے ارکان نے تفصیل کے ساتھ اس جگہ کی زیارت کی۔ پہلی عمارت کے باہر ایک قبر بھی ہے جس کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ

اس عمارت کی تعمیر کے دوران محمود جزار نامی ایک شخص سترہ سال تک مزدوروں کو روزانہ گوشت کھلاتا رہا۔ عمارت کی تکمیل کے بعد بادشاہ نے اسے طلب کیا اور اس سے اس خدمت کی اجرت پوچھی تو اس نے کہا کہ میری اجرت صرف یہی ہے کہ مجھے انتقال کے بعد اس عمارت کے باہر دفن کروایا جائے تاکہ مدرسہ کے جوار میں رہ سکوں۔ چنانچہ اس کی یہ تمنا پوری ہوئی۔ دوسری عمارت میں ایک مسجد ہے جس میں صرف عیدین کے دن خطبہ اور نماز ہوتی ہے۔ جناب مصطفیٰ قل صاحب یہ خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے سے یہ خطبہ اور نماز ازبکستان کے دیگر علاقوں میں بھی نشر کئے جاتے ہیں۔ مسجد کے پہلو میں آثار قدیمہ کا ایک عجائب گھر بنایا گیا ہے۔ جہاں پر اکثر سیاحوں اور زائرین کا اژدحام رہتا ہے۔

مسجد و مزار خواجہ عبیداللہ احرارؒ

اس کے بعد ایک مدرسے میں لے جایا گیا یہ مدرسہ محترم جناب مصطفیٰ قل کے زیر اہتمام چل رہا ہے۔ مدرسہ میں نوے طلبہ پڑھتے ہیں۔ دارالاقامہ بھی ہے ہر کمرے میں چار طلبہ کے رہنے کا معقول انتظام ہے۔ ادارہ دینیہ کے طرز اور اسی کے انتظام کے باعث اس مدرسہ کو چلایا جارہا ہے۔ اس مدرسے کے ناظم دارالاقامہ کا نام حبیب ہے۔ مدرسے میں پانچ سالہ کورس پڑھایا جاتا ہے۔ مدرسہ سے ملحق مسجد ہے۔ یہ مسجد خواجہ عبیداللہ احرار کے نام نامی کی طرف منسوب ہے۔ مسجد کے امام صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان کا نام رجب علی ہے۔ مسجد میں یہ دو جملے لکھے ہوئے ہیں۔

مثل المومن فی المسجد کالسمک فی الماء ومثل المنافق کالطیر فی القفس۔

مسلمان کی مثال مسجد میں ایسی ہے جیسے مچھلی پانی میں اور منافق کی مثال جیسے پرندہ پنجرے میں۔ مسجد کے سامنے تالاب اور اس کے پہلو میں چند قبریں ہیں جن میں حضرت خواجہ عبیداللہ احرار نقشبند کا مزار بھی ہے۔ مزار کی تختی پر تاریخ ۸۹۵ھ شب تنبہ درج ہے۔

امام صاحب نے عجیب واقعہ سنایا کہ دو کمیونسٹوں نے روسی دور حکومت میں اس مزار کو کھودنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ پھر وہ دونوں شراب کی بوتلیں لے کر تالاب میں پاؤں ڈال کر شراب پینے لگے۔ ان میں سے ایک تو فوراً مرگیا جبکہ دوسرا ٹانگوں سے معذور ہوا اور چودہ سال تک بے ہوش رہا پھر مرگیا۔ حضرت خواجہ صاحب نوراللہ مرقدہ کے مزار کے قریب افغانستان کے ایک بادشاہ امیر محمد اسحاق کا مزار ہے۔ انہوں نے وصیت کی کہ مجھے حضرت خواجہ صاحبؒ کے جوار میں دفن کیا جائے چنانچہ اس وصیت پر عمل کیا گیا۔

حضرت خواجہ عبیداللہ احرار کی ولادت باسعادت تو تاشقند میں ہوئی مگر آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ سمرقند میں گزارا۔ آپ کے شیخ کا نام شیخ یعقوب چرخیؒ ہے جو حضرت عباد الدین نقشبندیؒ کے تلمیذ خاص اور خلیفہ تھے۔ سمرقند کے ان اہم مقامات کی زیارت کرکے اور باقی مقامات دیکھنے کی نیت دل میں رکھے، ہم جناب مصطفیٰ قل صاحب کے ساتھ واپس خواجہ مسجد زور مراد آگئے۔

محترم جناب مصطفیٰ قل صاحب نے راستے میں سمرقند کی تعریف میں یہ شعر سنائے جن کا لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

سمرقند صیقل اوے زمین است
بخارہ قوق اسلام و دین است
مشہد را گنبد سبزش نہ باشد
خرابہ خانہ روے زمین است

انہوں نے سمرقند کی تعریف میں یعقوب حمدیؒ کا یہ قول بھی نقل کیا۔

سمرقندسرۃ العالم

ہم چاہتے ہیں کہ قارئین کو بخارا لے جانے سے قبل سمرقند کی سیر مکمل کرادی جائے تاکہ اس کی تشنگی نہ رہے اگرچہ ہمارے سفر کی ترتیب کے یہ خلاف ہے۔

مزار سیدنا سعید بن عثمانؓ

محترم جناب مصطفیٰ قل کے ہمراہ حضرت سیدنا سعید بن عثمانؓ کے مزار پر جانا ہوا جو شہر سے کچھ باہر ایک بڑی مسجد کے پہلو میں بالکل الگ تھلگ آرام فرمارہے ہیں۔ بتایا گیا کہ یہ خلیفہ ثالث سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ ۵۶ھ میں انہوں نے سمرقند و بخارا کی سرزمین کو اسلامی سلطنت میں داخل کیا۔ حضرت سعید بن عثمانؓ کا خاندان یہیں آباد ہوا۔ ان کے خاندان کے ایک پوتے حضرت خواجہ معزالدین عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ۱۰۰ سال کی عمر پائی تھی وہ بھی سمرقند ہی میں مدفون ہیں اور ان کی بڑی دینی خدمات ہیں۔ بعد میں ان کے مزار پر بھی جانا ہوا۔

مقبرہ تیمورلنگ

مشہور زمانہ فاتح تیمورلنگ کا مقبرہ بھی دیکھنے کے لئے گئے۔ یہ مقبرہ تیمورلنگ کی زندگی ہی میں بن گیا تھا اور تیمورلنگ جب چین فتح کرنے کے لئے جارہا تھا تو راستے میں اس کا انتقال ہوگیا۔ اسے یہاں لاکر دفن کیا گیا۔ اس مقبرے میں تیمورلنگ کے علاوہ اس کے شہرہ آفاق ماہر فلکیات پوتے اولغ بیگ کا مزار ہے جبکہ تیمورلنگ کے بیٹے شہزادہ محمد سلطان اور میران شاہ اور شاہ رخ مرزا کی قبریں بھی ہیں اور ایک صوفی بزرگ میر عمرؒ کا بھی مزار ہے۔

اوپر کی طرف صرف قبروں کے نشانات ہیں۔ عام لوگ وہیں تک جاسکتے ہیں۔ اصل قبریں نیچے ہیں۔ ہمیں ان قبروں پر بھی لے جایا گیا۔ ۱۹۴۱ء میں روسی حکومت نے ان قبروں کو کھودا تھا اور ڈھانچوں اور کھوپڑیوں کی تصویریں بھی نکالی تھیں بعد میں ہم نے یہ تصویریں اولغ بیگ کی رصدگاہ میں دیکھیں۔

مزار فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ

مسجد خواجہ زور مراد سے نکل کر تنگ گلیوں سے گزرتے ہوئے ہم فقہ اور حدیث کے مشہور امام فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ مزار کی تختی پر ازبکستان کے مشہور زمانہ شاعر علی شیر نوائی کے اشعار درج تھے۔

خواجہ جلال الدین فضل اللہ ابواللیثی
سمرقند نیک اعلم العلماء ہستی

محترم جناب مصطفیٰ قل صاحب نے یہ بتایا کہ صاحب ھدایہ الشیخ برہان الدینؒ کا مزار بھی قریب میں ہے مگر وہ جس گھر میں ہے وہ ایک یہودی خاندان کی ملکیت ہے اب سمرقند کے مسلمان کوشش کررہے ہیں کہ اس مکان کو خرید لیں۔

مزار الامام الشیخ ابومنصور ماتریدیؒ

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ کے مزار پر فاتحہ پڑھ کر ہم گاڑیوں میں سوار ہوکر میدان ریگستان کے سامنے سے گزر کر شہر کے زیریں حصے کی طرف آئے۔ اب ہم علم کلام کے کوہ ہمالیہ کے مزار پر جارہے تھے۔ بازار سے ہٹ کر ایک محلے میں بڑی چاردیواری کے قریب پہنچ کر ہم رک گئے۔ یہ ایک عمومی قبرستان تھا۔ جس میں مغرب کی طرف ایک نو فٹ لمبی قبر پر پہنچ کر ہمیں بتایا گیا کہ الشیخ ابومنصور ماتریدیؒ کا مرقد ہے۔ علم و عرفان کا یہ عظیم آسمان زمین کے ایک حصے میں محو آرام تھے۔ سب نے اپنے امام کی قبر پر مسنون طریقے سے فاتحہ پڑھی اور موت کو یاد کرتے ہوئے قبرستان سے باہر آگئے۔

زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے

رصدگاہ اولغ بیگ

اس کے بعد ماہر زمانہ شہرہ آفاق ماہر فلکیات اولغ بیگ کی تاریخی رصدگاہ دیکھنے کے لئے جانا ہوا۔ رصدگاہ کے گیٹ پر اولغ بیگ کا مجسمہ نصب ہے جس پر تاریخ لکھی ہوئی ہے ۱۴۲۴ تا ۱۴۲۹ء۔

ٹکٹ لے کر اس عجیب و غریب رصدگاہ میں داخل ہوئے۔ یہاں پر موجود تھے۔ جن کے ذریعے اولغ بیگ زمین و آسمان اور فلک کے سلسلے میں سائنسی معلومات حاصل کیا کرتے تھے۔ اصل آلات اور اوزار لندن اور

فرانس منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں ان کے ماڈل موجود تھے۔ جنہیں دیکھ کر عقل حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی۔ بادشاہ بابر کے زمانے میں اولغ بیگ کا یہ عظیم سرمایہ افغانستان لے جایا گیا۔ پھر وہاں سے برطانیہ اور فرانس منتقل کر دیا گیا۔ اس عجائب گھر میں غیاث الدین کاشانی کی کتاب ازیج خاقانی کا فوٹو اور مصنف کا نقشہ بھی موجود تھا۔ اولغ بیگ کے شاگرد علاؤالدین محمد علی کی خیالی تصویر بھی بنائی گئی تھی۔ اولغ بیگ کی سائنسی زاویوں پر بنائی گئی عمارت کی تصویریں موجود تھیں وہ زیر زمین بیٹھ کر اس عمارت کے ذریعے سے زمین و آسمان کی حرکات کو ناپا کرتا تھا اور سیاروں کے باہمی فاصلے اور رفتار کا صحیح اندازہ لگاتا تھا۔

یہاں پر صدق فخری اور ملت فخری نامی اولغ بیگ کے اسباب بھی موجود تھے۔

اولغ بیگ کا ایک آلہ کیمبرج یونیورسٹی میں ہے اور اولغ بیگ کی بعض تحقیقی نتائج نقشوں میں درج تھے اور یہ تحقیقی نتائج امریکہ کی تازہ ترین سائنسی تحقیقات کے عین مطابق ہیں کہیں کہیں صرف دو چار زاویوں کا فرق ہے۔

عجائب گھر کی دیوار پر اولغ بیگ کے قتل کی فرضی تصویر بھی موجود ہے۔ اولغ بیگ چالیس سال تک ماوراء النہر کا بادشاہ رہا۔ اولغ بیگ اپنے بیٹے عبداللطیف کو بادشاہ بنا کر حج پر جا رہا تھا کہ اس کے بیٹے کے حکم سے عباس نامی شخص نے راستے میں اس کو قتل کر دیا۔ چھ ماہ کے بعد اپنے باپ کے قاتل بیٹے عبداللطیف کو بھی قتل کر دیا گیا۔ ہمارے رہنما نے اس موقع پر یہ شعر سنایا۔

بلو کش را پادشاہی نہ شاید
اگر شاید بجز شش ماہ نہ پاید

۱۹۴۱ء میں روسیوں نے تیمور لنگ اور اولغ بیگ کی قبروں کو کھودا اس عجائب گھر میں اس کی تصاویر موجود تھیں۔ اولغ بیگ کے خون آلود کپڑے بھی اس کی قبر سے نکلے جو اس عجائب گھر میں موجود ہیں۔ عجائب گھر کے باہر ایک کا فردوسی کی قبر بھی ہے جس نے پہلی مرتبہ ان آثار کو کھودا۔ ویسے ۱۹۰۸ء میں ابو سعید مخدوم نے اس جگہ کو دریافت کیا۔ اس وقت یہ عمارت بہت وسیع تھی۔ ہمارے مقامی گائیڈ نے بتایا کہ امریکیوں نے اس کا اقرار کیا ہے کہ اصل ماہر فلکیات اولغ بیگ تھا۔

۵ نومبر ۱۹۹۲ء بروز بدھ بخارا روانگی

ابھی سمرقند سے جی نہیں بھرا تھا کہ بخارا روانگی کا وقت آ گیا۔ ایک طرف بخارا کی کشش اور دوسری طرف سمرقند کی تشنگی۔ فیصلہ یہ ہوا کہ بخارا چلے چلتے ہیں واپسی پر سمرقند میں دو روز اور قیام کر لیں گے۔ دوپہر کو ساڑھے بارہ بجے دو گاڑیوں پر یہ قافلہ سمرقند سے بخارا کے لئے روانہ ہوا۔

راستے میں ظہر اور عصر کی نماز میں باجماعت ادا کیں۔ ایک ہوٹل تلاش کر کے کھانا بھی کھایا۔ چونکہ عام طور پر ہوٹلوں میں پاکیزہ حلال کھانا نہیں ملتا اس لئے بڑی مشکل سے ایک ہوٹل ملا۔ مغرب کی نماز بخارا کے مضافات میں بخارا کی ٹھنڈی فضاؤں میں کانپتے کانپتے پڑھی۔ بالآخر عشاء کی نماز سے قبل منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ پہلے مدرسہ عرب کے ایک استاد کے گھر اترے پھر وہاں سے ہمیں مدرسہ میر عرب کے ناظم مالیات جناب عزت اللہ صاحب کے شاندار مکان پر لے جایا گیا۔ جہاں دسترخوان پھلوں اور میووں سے سجا ہوا ہمارا منتظر تھا۔ بخاری میزبان نے ہمارے پہنچتے ہی کھانا تیار کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی ہی دیر میں اس نے اپنے آباؤ اجداد کی مشہور مہمان نوازی کا عملی نمونہ پیش کیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر اسی بڑے گرم کمرے میں ڈبل بستر بچھوا دیئے گئے۔ اس سفر میں بخارا میں یہی

> **اراکین وفد نے بہت ذوق و شوق کے ساتھ اس مصحف کو دیکھا بعض کی آنکھیں پرنم ہو گئیں اور اس یقین میں اور اضافہ ہوا کہ پوری دنیا مل کر بھی شہید کے خون کو نہیں مٹا سکتی چنانچہ شہید مظلوم حضرت عثمان غنیؓ کا خون آج بھی چمک رہا ہے اور اللہ کے مبارک کلام پر موجود ہے جبکہ قاتلین عثمان مٹ چکے ہیں فنا ہو چکے ہیں**

ہماری پہلی اور آخری رات تھی جو نہایت راحت اور سکون کے ساتھ بسر ہوئی۔

فجر کی نماز میزبان کے گھر پر ہی جماعت کے ساتھ ادا کی۔ ناشتے پر بخارا کے خطیب اور قاضی جناب عبدالغفور صاحب بھی تشریف لے آئے۔ ان سے بخارا کے سلسلے میں کافی معلومات حاصل ہوئیں۔ اہل وفد نے ان کو بتایا کہ ہمارے یہاں آنے کا ایک اہم ترین مقصد بخارا کے میئر سے ملنا ہے کیونکہ بخارا کے میئر نے اس سال لندن میں قادیانیوں کے ایک اجتماع میں شرکت کی ہے اور قادیانیوں کے پروپیگنڈے کے مطابق اس نے قادیانیوں کو بخارا کی ایک مسجد کی چابی دینے کا اعلان بھی کیا ہے۔ اس لئے ہم بخارا کے میئر سے خصوصی طور پر ملنا چاہتے ہیں۔

قاضی عبدالغفور صاحب نے بتایا کہ قادیانیوں کا ایک نمائندہ چند روز قبل یہاں آیا تھا اور اس نے مجھ سے ملاقات کی۔ جب میں نے دلائل کے اعتبار سے اسے زیر کر لیا تو اس نے مجھے کہا کہ آپ استخارہ کریں تو میں نے اسے جواب دیا کہ اس مسئلے پر استخارے کی ضرورت نہیں۔ یہ تو روز روشن کی طرح واضح مسئلہ ہے۔ قاضی عبدالغفور صاحب نے کہا کہ انشاء اللہ قادیانی اس مبارک سرزمین پر قدم نہیں جما سکتے۔ انہوں نے جناب عزت اللہ کے گھر ہی سے ٹیلی فون کر کے میئر بخارا سے ملاقات طے کرا لی۔ نو بجے کے قریب وفد کے ارکان گاڑیوں پر سوار ہو کر بخارا شہر نکل گئے۔ جناب قاضی عبدالغفور صاحب رہنمائی فرما رہے تھے۔ گاڑیاں بخارا کی بلند و بالا عمارتوں کے سامنے رکیں۔ معلوم ہوا کہ میئر بخارا تو یہاں نہیں ہیں البتہ ان کے نائب وفد کے منتظر ہیں۔ وفد میں سے جناب مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جناب جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، جناب مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، جناب مولانا قاری سعید الرحمان صاحب اور جناب الحاج یعقوب باوا، قاضی عبدالغفور صاحب کے ساتھ نائب رئیس بلدیہ بخارا سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔

یہ ملاقات پونے گھنٹے تک جاری رہی۔ مذکورہ بالا حضرات نے اس ملاقات کے جملہ احوال بتلائے۔ انہوں نے قادیانیوں کے عالمی پروپیگنڈے کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے۔ قادیانیوں نے پہلا جھوٹ تو یہ بولا تھا کہ بخارا کے میئر جناب محمود کریموف صاحب اپنی بیوی کے ساتھ لندن کی سیر کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے کہ وہاں قادیانیوں کے ہاتھ آ گئے اور وہ انہیں اپنے اجتماع میں لے گئے حالانکہ محمود کریموف صاحب کو قادیانیوں کے متعلق معلومات بھی نہیں تھیں۔ دوسرا جھوٹ قادیانیوں نے یہ بولا کہ محمود کریموف نے قادیانیوں کو ایک مسجد کی چابیاں دینے کا اعلان کیا ہے حالانکہ اصل میں یوں ہوا کہ قادیانیوں نے ان سے بخارا میں ایک مسجد کا مطالبہ کیا جس پر محمود کریموف نے انہیں مسلمان سمجھ کر حامی بھر لی۔ بعد میں اپنے وطن آ کر جب ادارہ دینیہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے قادیانیوں کی حقیقت بتائی۔ جس پر انہوں نے مسجد دینے سے انکار کر دیا۔

بخارا کے نائب رئیس جناب عبداللہ زرزیف نے وفد کو بتایا کہ ہم اب تک روس کی غلامی میں جکڑے ہوئے تھے جس کی وجہ سے ہمارے تعلقات مسلمان ممالک سے نہیں تھے اب جبکہ ہم آزاد ہو چکے ہیں ہم اپنے ملک میں دینی تعلیم کو رواج دے رہے ہیں اور مسلمانوں سے ہمارے تعلقات بڑھ رہے ہیں۔ گزشتہ سال ہمارے صدر نے حج بھی ادا کیا۔ عبداللہ زرزیف صاحب نے وفد سے کہا کہ آپ کے ہاں سے بعض لوگ آ کر ہماری مساجد میں ٹھہرتے ہیں یہ درست نہیں تو وفد نے انہیں بتایا کہ یہ اہل حق کی دینی جماعت تبلیغی جماعت کے لوگ ہیں جو اللہ رب العزت کی رضامندی کے لئے اور مسلمانوں کی اصلاح کی محنت کر رہے ہیں آپ ان لوگوں کو اجازت دے دیا کریں اور ان سے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ اس پر نائب رئیس عباداللہ زرزیف نے کہا کہ آپ ان لوگوں سے یہ کہیں کہ

یہ ادارہ دینیہ سے اجازت لے لیا کریں پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ چنانچہ وفد کے ارکان نے واپس تاشقند پہنچ کر ادارہ دینیہ کے امیر جناب مفتی صادق صاحب سے درخواست کی کہ وہ تبلیغی جماعت کے لئے یہاں کے راستے کھلے رکھیں۔

نائب رئیس بخارا جناب عباد اللہ تزریف کو ارکان وفد نے یقین دہانی کرائی کہ ہم دینی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں آپ کے ساتھ ہر ممکنہ تعاون کریں گے۔ مذکورہ بالا پانچوں اکابر، نائب رئیس بخارا سے یہ مفید اور موثر ملاقات کر کے واپس آ گئے جہاں وفد کے باقی ارکان ان کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ اس کے بعد جملہ اراکین وفد قاضی عبدالغفور صاحب کی رہنمائی میں بخارا کے تاریخی مقامات دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔ آج کے مختصر وقت میں اراکین وفد نے مندرجہ ذیل مقامات کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ یہاں ہم قارئین کو یہ بتاتے چلیں کہ ہمارے رہبر جناب قاضی عبدالغفور صاحب نے بتایا کہ چھ سو سال پہلے بخارا شہر کے بارہ دروازے تھے۔ اب بھی ان تمام دروازوں کے نام تو باقی ہیں مگر دروازے صرف دو رہ گئے ہیں۔ ایک باب نماز گاہ اور دوسرا باب قراقل۔ ہمارا قافلہ باب قراقل کے راستے شہر میں داخل ہوا۔ بخارا کے درج ذیل تاریخی مقامات کی ہم نے جلدی جلدی زیارت کی۔

چشمہ ایوب و مقبرہ شیخ احمد اسکاف البخاری رحمتہ اللہ علیہ

یہ تاریخی عمارت امیر تیمور لنگ نے تعمیر کرائی۔ اس عمارت میں چار قبریں ہیں۔ جن میں الشیخ احمد اسکاف البخاریؒ، الشیخ محمد بن اسلام اسکندریؒ، الشیخ محمد بن عبداللہ المسندیؒ مدفون ہیں۔ عمارت میں ایک کنواں بھی ہے جس کے معدنیاتی پانی میں مختلف بیماریوں کے لئے شفا بتلائی جاتی ہے۔ عمارت میں ایک کمرہ بطور عجائب گھر کے بھی ہے جس میں کچھ پرانے ماڈل اور نقشے رکھے ہوئے ہیں۔ دو چھوٹی سی دکانیں ہیں جن میں ایک دکان میں تو بخارا کے تاریخی مقامات کی تصاویر اور کتابچے بکتے ہیں جبکہ دوسری دوکان پبلک کال آفس کے طور پر زیر استعمال ہیں۔ دونوں دوکانوں کو ان علاقوں کے موجودہ مروجہ حالات کے مطابق خواتین چلا رہی ہیں۔

قاضی عبدالغفور صاحب نے بتایا کہ انہیں مزارات کے ساتھ صاحب شرح وقایہ و توضیح الشیخ عبیداللہ بن مسعودؒ کا بھی مزار تھا۔ جس کے نشانات اب معدوم ہو چکے ہیں اور اصل جگہ کا علم کسی کو نہیں ہے۔

اسی عمارت کے قریب ایک مدرسہ اور مسجد بھی تھی اور اس میں امام ابوحفص صغیر رحمتہ اللہ علیہ کا مزار تھا۔ جب ۱۹۹۱ء میں یہ مدرسہ اور مسجد گرائی گئی تو امام ابوحفص کے جسم کو جو بالکل صحیح سالم تھا یہاں سے دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا۔ راستے میں ایک اور جگہ پر قاضی صاحب نے بتایا کہ یہاں بھی ایک بڑی مسجد تھی جو منہدم کر دی گئی۔ اب ہمارا قافلہ تل ابی حفص کی طرف رواں دواں تھا۔ راستے میں ایک شب قلعہ دیکھا جس کے متعلق ہمارے رہبر نے فرمایا یہ پانچ ہزار سالہ پرانا تاریخی قلعہ ہے۔

مزار شیخ ابوحفص رحمتہ اللہ علیہ

ایک عوامی قبرستان سے گزر کر سیڑھیاں عبور کر کے ایک عمارت میں داخل ہوئے۔ یہ عمارت جس ٹیلے پر بنی ہوئی ہے اسے تل ابی حفص کہتے ہیں۔ اس عمارت میں تین قبریں ہیں ایک قبر میں شیخ ابوحفص کبیر رحمتہ اللہ علیہ دوسری میں ان کے صاحبزادے اور تیسری قبر میں ان کے پوتے شیخ ابوحفص صغیر رحمتہ اللہ علیہ آرام فرما رہے ہیں۔ اس عمارت میں مقبرہ کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے۔

مسجد بالا حوض

مدرسہ میر عرب جاتے ہوئے راستے میں مسجد بالا حوض سے گزر ہوا۔ والحمدللہ یہ تاریخی مسجد بھی سات ماہ قبل کھل چکی ہے اور اب اس میں باقاعدہ اذان اور جماعت ہو رہی ہے۔

مدرسہ و مسجد میر عرب

اب ہم دیوہیکل عظیم الشان تاریخی عمارت میں پہنچ چکے تھے۔ یہ عمارت مدرسہ میر عرب اور مسجد کی ہے اس مدرسے میں اب ماشاء اللہ پانچ سو سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اس مدرسے کی نسبت الشیخ عبداللہ یمنیؒ کی طرف ہے جو نتیجۃ الاقطاب کے لقب اور میر عرب کے نام سے مشہور تھے۔ الشیخ عبداللہ یمنیؒ کا تعلق یمن کے مشہور علاقے حضرموت سے تھا۔ آپ ماوراء النہر کے مشائخ سے کسب فیض کے لئے یہاں تشریف لائے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ مدرسے کے پہلو میں میر عرب الشیخ عبداللہ یمنی کی قبر ہے اور ان کے قدموں میں ان کے معتقد و مرید اور امیر بخارا امیر عبداللہ خان کی قبر ہے امیر عبداللہ یمنی نے وصیت کی تھی کہ انہیں ان کے شیخ میر عرب کے قدموں میں دفن کیا جائے۔ مدرسے کی ابتداء ۹۴۲ھ میں ہوئی اور تکمیل ۹۴۳ھ میں ہوئی۔ پندرہ سال قبل بخارا میں شدید زلزلہ آیا جس کی وجہ سے مدرسہ کی عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔

مدرسہ کے چاروں طرف محرابوں میں دیواروں میں مختلف احادیث لکھی ہوئی ہیں۔ خاص طور پر حدیث شریف العلماء ورثۃ الانبیاء جابجا لکھی ہوئی ہے۔ مدرسے کے باہر الٹے ہاتھ پر ایک بہت بڑا مینارہ ہے۔ قاضی صاحب نے بتایا کہ اس جگہ صدر الشہید عبدالعزیز بن مازہ بخاریؒ کو شمس الملک نے شہید کیا اور بعد میں اس جگہ اس نے مینارہ تعمیر کرایا۔ مدرسے کے سامنے مسجد ہے جو قتیبہ بن مسلم باہلیؒ کے دور میں ۹۵ھ میں تعمیر ہوئی تھی۔ اس عمارت کے بیچ میں ایک قبہ ہے بتایا جاتا ہے کہ چنگیز خان نے مسلمان بچے بچیوں کو اس جگہ جمع کر کے گھوڑوں کے نیچے روند ڈالا تھا۔ اس کے بعد اس جگہ سے سفید پھول کھلتے ہیں۔ پھر افغانستان کے بادشاہ امیر عالم خان نے اس جگہ قبہ بنا دیا قبے کے آگے مسجد کا منبر اور محراب ہے۔ قاضی عبدالغفور صاحب نے بتایا کہ اسی مسجد میں شمس الائمہ حلوائیؒ کو شہید کیا گیا۔ آپ اس مسجد کے منبر پر بیٹھے تھے کہ چنگیز خان آیا۔ اس نے آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ اس میں ناکامی کے بعد ان کے چہرے کو تلوار سے اوپر کیا تو شمس الائمہ حلوائیؒ نے اس کے چہرے پر تھوک دیا۔ چنگیز خان نے طیش میں آکر آپ کو شہید کروا دیا۔ ان کا مزار محراب کے ساتھ کسی جگہ ہے۔ یہ مسجد بھی دیگر مساجد کی طرح بند تھی۔ اب تین سال سے کھل چکی ہے۔ مگر ابھی بھی پانچ وقتہ نماز شروع نہیں ہوئی۔ مسجد کے اردگرد تعمیرات ہو رہی ہیں کچھ کمرے بن چکے ہیں جن میں اب ایک دینی مدرسہ بھی چل رہا ہے۔

اس عمارت میں کنویں کے ساتھ ایک بڑا دیگ نما پیالہ بھی دیکھا جسے وہاں کے لوگ پیالہ رستم کہتے ہیں۔ مدرسہ میر عرب اور قدیم تاریخی مسجد دیکھنے کے بعد قاضی عبدالغفور صاحب نے بہت گرمجوشی کے ساتھ قافلے کو الوداع کہا اور قافلہ بخارا کے بہت سے تاریخی مقامات کی زیارت سے تشنہ و گرسنہ واپس سمرقند کی طرف روانہ ہوا۔ ان تاریخی مقامات کی زیارت سے محرومی کا قلق خصوصی طور پر خواجہ بہاء الدین نقشبند کے مزار پر حاضری نہ دینے کا قلق ابھی تک محسوس ہو رہا ہے۔ لیکن اللہ رب العزت سے امید ہے کہ وہ ہمیں پھر اس مبارک سرزمین کی زیارت کا موقع عطا فرمائے گا۔ (آمین)

خرتنگ میں امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کے مزار پر

ہم نے سمرقند کے اکثر تاریخی مقامات بھی دیکھ لئے اور بخارا سے بھی ہو آئے مگر ابھی تک امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کی سعادت باقی تھی۔ شاید اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہو کہ جس طرح ہمارے درس نظامی کا اختتام اور تکمیل صحیح بخاری پر ہوتی ہے تو ہمارے اس سفر کی زیارات کا اختتام صاحب صحیح امام بخاری کے مزار پر ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا بخارا سے سمرقند پہنچنے کے بعد مورخہ ۶ نومبر ۱۹۹۲ء بروز جمعہ، جمعۃ المبارک کی نماز جامع مسجد خواجہ

زور مزار میں سمرقند میں ادا کی۔ مسجد میں جمعے کا مثالی اجتماع تھا۔ لوگوں نے ساڑھے دس گیارہ بجے سے آنا شروع کردیا تھا۔ بارہ بجے تک مسجد اندر اور باہر سے بھر گئی تھی۔ اب لوگوں نے اپنے ساتھ لائے ہوئے کپڑے بچھا بچھا کر مسجد کے باہر بیٹھنا شروع کردیا تھا۔ تقریباً پونے ایک بجے کے قریب حضرت مولانا قاری سعید الرحمان نے اپنی پرسوز آواز میں تلاوت فرمائی۔ تلاوت کے بعد حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب نے خطاب فرمایا جس کا ترجمہ ازبکی زبان میں جناب مصطفیٰ قل صاحب بڑی شگفتگی اور روانگی سے فرماتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب کے خطاب کے بعد پہلی اذان ہوئی تمام حاضرین نے سنتیں ادا کیں۔ پھر دوسری اذان ہوئی۔ امام صاحب نے انتہائی مختصر دو خطبے بزبان عربی ارشاد فرمائے اور نماز پڑھائی۔ جمعے کی نماز کے بعد جنازے کی نماز ہوئی۔ امام صاحب نے لوگوں کو صفوں میں کھڑا کر کے پہلے خطاب فرمایا۔ پھر نماز جنازہ ادا کی گئی وفد کے بعد بزرگ اکابر نے جنازے کو کاندھا دینے کی سعادت بھی حاصل کی۔

نماز جنازہ کے بعد ہمارا دو گاڑیوں پر مشتمل قافلہ رہبر محمد کامل کی رہنمائی میں خرتنگ نامی بستی کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں پر امام بخاریؒ کا مرقد ہے۔

ہمیں بتایا گیا کہ امام بخاریؒ جب بخارا سے نکالے گئے تو سمرقند کی طرف روانہ ہوئے۔ سمرقند سے پچیس کلومیٹر پہلے ایک بستی میں پہنچ کر بیمار ہوئے اور اپنے بعض رشتے داروں کے ہاں قیام فرمایا۔ اس مختصر قیام کے دوران اس بستی میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کی علمی محفل کے دوران بستی کے گدھوں نے اپنی کریہہ اور کرخت آوازیں نکالیں تو آپ نے فرمایا کہ خرتنگ کرد گدھوں نے تنگ کردیا۔ اس وقت سے اس بستی کا نام خرتنگ پڑ گیا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب امام بخاریؒ کا انتقال ہوگیا تو چاروں طرف سے علماء کرام' مشائخ عظام اور معتقدین حضرات جنازہ میں شرکت کے لئے آئے۔ اس زمانہ میں سفر گدھوں پر بیٹھ کر کیا جاتا تھا۔ لاکھوں افراد گدھوں پر سوار ہو کر جنازہ میں شرکت کے لئے آئے تو گدھوں کی اتنی زیادہ تعداد کی لئے جگہ تنگ ہوگئی اس لئے اس بستی کا نام خرتنگ ہوگیا۔ امام بخاری نے چند روز تک اس بستی میں قیام فرمایا۔ اور اسی قیام کے دوران فرشتہ اجل نامہ وصال لے کر حاضر ہوا اور امام بخاریؒ اس دار فانی سے کوچ کرگئے۔

ہمیں سمرقند سے نکلے ہوئے کافی دیر ہوچکی تھی ہم تقریباً ۲۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرچکے تھے۔ مگر امام بخاری کی بستی کا کہیں نام و نشان نظر نہیں آرہا تھا۔ جس سڑک پر ہم چل رہے تھے اسے دیکھ کر یوں اندازہ ہوتا تھا کہ اگر دو گھنٹے تک مزید اس سڑک پر دوڑتے رہیں تب بھی کسی آبادی کا نام و نشان ملنا مشکل ہے بالآخر ڈرائیور کو غلطی کا احساس ہوگیا اور اس نے گاڑی روک کر ایک راہگیر سے راستہ معلوم کیا اب گاڑیاں پھر سمرقند کی طرف دوڑنے لگیں ہماری خواہش تھی کہ ہم سورج غروب ہونے سے پہلے علم و عرفان کے سورج تک پہنچ جائیں گے مگر ایک وقت میں دو سورج ہماری نگاہوں میں سما نہیں سکتے تھے۔ سارا دن ہمارا ساتھ دینے والا آسمانی سورج پچھلی نگاہوں اور اترے ہوئے اداس زرد چہرے کے ساتھ ہمیں الوداع کہہ رہا تھا۔ اس کی زرد کرنیں ماحول کو اس وقتی جدائی پر افسردہ کررہی تھیں۔ جدائی کے غم میں یہ چمکتا دمکتا سورج اپنی تابانی کھو بیٹھا۔ معلوم نہیں اس دن کیا حالت ہوگی جس دن علم حدیث کا سورج امام محمد بن اسماعیل بخاری کی شکل میں غروب ہوا ہوگا۔ گاڑیاں بائیں ہاتھ مڑ گئیں سڑک پر ایک بڑا منقش دروازہ نظر آیا جس پر لکھا ہوا تھا۔

ادخلوھا بسلام امنین۔

ہم سمجھ گئے کہ امام بخاری کی آرام گاہ قریب ہے۔ یہ خوشخبری اور بشارت کے الفاظ اسی کی طرف اشارہ کررہے ہیں۔ دروازے سے گزر کر ہم ایک پختہ عمارتوں پر مشتمل بستی میں پہنچ گئے۔ گاڑیاں پھر بائیں ہاتھ ایک گلی میں مڑیں اور سامنے ایک مسجد آگئی۔ جس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔

ھذا المسجد فی جوار الامام البخاری۔

یہ مسجد امام بخاریؒ کے پڑوس میں ہے۔

مسجد میں مغرب کی نماز ہوچکی تھی۔ وفد کے اراکین نے مسجد کے بیرونی حصے میں اپنی جماعت کرائی۔ مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر امام بخاریؒ کے دربار میں حاضری ہوئی۔ یہ عجیب رقت آمیز منظر تھا۔ امام بخاریؒ کے وطن کی آزادی کا جذبہ جو سالہا سال سے ہمارے قلوب میں موجزن تھا اور امام بخاریؒ کے وطن اور مرقد میں کافروں کے قبضے کا وہ غم جو ہم سے چھپائے نہ چھپتا تھا۔ آج آنکھوں سے چھلک پڑا۔ چار سال قبل ہم نے ایک مجاہد کی زبان سے جب جملہ سنا تو تڑپ اٹھے تھے۔ اس نے کہا بھی بڑے درد سے تھا۔

”اے طالب علمو! اے دین کے وارثو! تم نے امام بخاریؒ کی کتاب کو تو بغل میں لیا ہوا ہے مگر امام بخاریؒ کے وطن اور ان کی قبر کو ملحد کیمونسٹو کے قبضے میں دے دیا ہے۔“

آج امام بخاریؒ سے ان کے وطن کی آزادی کے بعد یہ ملاقات بہت عجیب تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ امام بخاریؒ کا وطن ابھی مکمل آزاد نہیں ہوا۔ امام بخاریؒ کے وطن میں ابھی وہ نظام نافذ نہیں ہوا جس کا تحفظ امام بخاریؒ کرتے رہے تھے۔ اور اس کا بھی اعتراف ہے کہ امام بخاریؒ کی پوری قوم کو ظلم و ستم کی چکیوں میں پیس کر اسلام سے جدا کردیا گیا ہے۔ آج بخارا کی ہم قوم اولاد کی عورتیں بے پردہ سڑکوں پر روٹیاں کماتی پھر رہی ہیں۔ دیوث کیمونسٹوں نے عورت کو بے آبرو کر کے کام کی مشین بنا دیا۔ یہ عورت اب ان کی غلیظ خواہشات بھی پوری کرتی ہے اور دن بھر کھیتوں اور بازاروں میں جانوروں کی طرح کام بھی کرتی ہے۔ ان ظالموں نے امام بخاری کی روحانیت پسند اولاد کو مادہ پرست جانور بنادیا لیکن ہمارا عزم ہے کہ جس طرح ہمارے بھائیوں اور دوستوں نے اپنے سرخ لہو کے سیلاب بہا کر امام بخاریؒ کا وطن آزاد کرایا۔ ہم انشاء اللہ امام بخاریؒ کے وطن کو دین اور علم کا گہوارہ بنائیں گے اور ظلم و جبر کے ذریعے سے جس عظیم قوم کو دین سے بے بہرہ کردیا گیا ہے۔ اس کو پھر دین کا شیدائی بنانے کے لئے تن' من' دھن کی قربانی دیں گے۔ پھر انشاء اللہ ماوراء النہری زرخیزی سے امام بخاریؒ امام ترمذیؒ فقیہ ابواللیث سمرقندی اور شیخ ابو منصور ماتریدی اور امام شاملؒ جیسے لوگ پیدا ہوں گے۔

امام بخاریؒ کے مزار پر فاتحہ پڑھ کر مزار کے عقب میں واقع کتب خانے میں جانا ہوا۔ جہاں پر محدود مقدار میں دینی کتب حضرت صحیح بخاری اور الادب المفرد کے نسخے اور دنیا بھر کے مختلف ممالک کی طرف سے ہدیے میں آئے ہوئے قرآن مجید کے نسخے موجود ہیں۔ کتب خانے میں پہنچ کر وفد کے اہل دل حضرات نے آپس میں مشورہ کیا اور یہ طے پایا کہ امام بخاریؒ کے مزار پر بخاری شریف کی ابتدائی اور آخری حدیث پڑھ کر فیض حاصل کیا جائے۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ خیال الہامی طور پر ان اللہ والوں اور حدیث نبوی شریف کے خادموں کے قلب پر وارد ہوا ہے۔ صحیح بخاری کے نسخے لے کر حضرت امام بخاریؒ کے مزار پر دوبارہ حاضری دی اور وفد میں شریک علماء کرام نے صحیح بخاری کی پہلی اور آخری حدیث کو سوز کے ساتھ پڑھا۔ پھر آخر میں قبلہ رخ ہو کر سب نے خوب دعائیں کیں۔

اس الہامی عمل کے بعد یہ کوئی دل میں ایک انجانی خوشی اور عجیب کیفیت محسوس کررہا تھا۔ بے شک یہ بڑی سعادت اور عظیم نعمت تھی۔ عشاء کی نماز کے بعد مدرسے کے خوبصورت مہمان خانے میں کھانے کا انتظام تھا۔ کھانے کے بعد حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق نے کھانے کی میز پر ہی اپنے میزبان جناب عثمان خان صاحب کا شکریہ ادا کیا اور امام بخاریؒ کے مزار پر حاضری پر اپنے تاثرات بیان کئے۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب نے فرمایا۔ ہم آپ حضرات کا خصوصی طور پر جناب عثمان خان کا تہ دل

باقی ص ۳۲ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اشاعت قرآن

کے سلسلے میں ازبکستان جانے والے وفود

اکتوبر ۱۹۹۲ء کے آخری عشرہ میں اعلیٰ سطحی وفد

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب	نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (قائد وفد)
مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب	صدر دارالعلوم کراچی۔
جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی صاحب	نائب صدر دارالعلوم کراچی۔
ڈاکٹر مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب	رکن مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔
قاری سعید الرحمان	سابق وزیر مذہبی امور صوبہ پنجاب و مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی۔
مولانا محمد احمد خاں صاحب	مرکز الدعوۃ والارشاد بحرین۔
مولانا محمد مسعود اظہر	مدیر ماہنامہ صدائے مجاہد۔ حرکۃ المجاہدین پاکستان۔
حاجی عبدالرحمان یعقوب باوا	انچارج لندن دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔
مولانا محمد جمیل خان	مدیر اقراء روضۃ الاطفال۔ انچارج اسلامی صفحہ اقراء جنگ کراچی۔
جناب نجیب الحق صاحب	مسجد بیت المکرم گلشن اقبال کراچی۔
جناب ممتاز بیگ صاحب	سابق ڈپٹی کمشنر کراچی۔
جناب کلیم احمد صاحب	دارالعلوم کراچی۔
عزیزم عبداللہ	صاحبزادہ نجیب الحق۔

آخری عشرہ نومبر ۱۹۹۳ء

مولانا منظور احمد الحسینی	مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔
قاری فیض اللہ چترالی	مہتمم مدرسہ امام محمدؒ کراچی۔ نگران مدارس چترال۔
مولانا عبدالمطلب	نائب مدیر مدرسہ امام ابی حنیفہؒ ماریشس۔
مولانا محمد جمیل خان	مدیر اقراء روضۃ الاطفال کراچی۔

اس وفد نے پانچ لاکھ قرآن مجید کی طباعت کا معاہدہ کیا۔

دسمبر ۱۹۹۳ء کے آخری عشرہ میں

مولانا منظور احمد الحسینی	مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔
مفتی خالد محمود	نائب مدیر اقراء روضۃ الاطفال واستاذ الحدیث۔
جناب رانا محمد انور	ناظم دفتر کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و سرکولیشن مینجر ہفت روزہ ختم نبوت۔
جناب فضل ربی ندوی	ناظم مجلس نشریات العلوم پاکستان۔
محمد وسیم غزالی	منتظم اقراء ڈائجسٹ کراچی۔

مولانا محمد جمیل خان	نائب مدیر اقراء روضۃ الاطفال کراچی۔

فروری ۱۹۹۳ء کے آخری عشرہ میں

قاری فیض اللہ چترالی	مدیر مدرسہ امام ابی حنیفہ۔
مولانا سعید احمد جلالپوری	نائب مدیر ماہنامہ بینات کراچی۔

اس وفد نے قرآن مجید کے پروف کی تصحیح کی تاکہ غلطی کا حتی الوسع امکان باقی نہ رہے۔

۹ جون تا ۲۲ جون ۱۹۹۳ء

حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر	رکن شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔
حضرت مولانا فداء الرحمان درخواستی	نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام پاکستان۔
حضرت مولانا زاہد الراشدی	چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم۔
	چانسلر شاہ ولی اللہ یونیورسٹی مدیر ماہنامہ الشریعہ۔
حضرت مفتی نظام الدین شامزی	استاد حدیث جامعتہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن۔
مولانا محمد عاصم زکی	ایجوکیشنل پریس۔
قاری عتیق الرحمان	جامعہ اسلامیہ راولپنڈی۔
مولانا محمد انور زیب	مدرس جامعہ امام ابو حنیفہ کراچی۔
مولانا محمد جمیل خان	نائب مدیر اقراء روضۃ الاطفال کراچی۔

اس وفد نے ماسکو کا بھی دورہ کیا اور طبع شدہ قرآن مجید کی تقسیم کا ابتدائی خاکہ تیار کیا۔

۱۴ جولائی ۱۹۹۳ء تا ۱۸ جولائی ۱۹۹۳ء

مولانا ظہیر احمد راگی	جنرل سیکریٹری جمعیتہ علماء ساؤتھ افریقہ (قائد وفد)
مولانا محمد ابراہیم نانا بھائی	پرنسپل لینیزیا مسلم ایسوسی ایشن ساؤتھ افریقہ۔
مولانا ابوبکر باجی	خطیب جامع مسجد مڈل برگ۔
مولانا محمد فاروق کشمیری	نائب امیر حرکتہ المجاہدین پاکستان۔
جناب ابراہیم پٹیل	ایڈیٹر الرشید افریقہ۔
جناب یوسف دادا بھائی	پرنسپل مسلم اسکول آزادویل۔
جناب احمد دید۔	
جناب غلام حسین کاکا۔	
احمد باجی۔	
نذیر احمد بھوڈانیا۔	
ھاشم ھاشم۔	
مولانا محمد جمیل خان	نائب مدیر اقراء روضۃ الاطفال۔

تحفہ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اول
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ رحمۃ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمٰی کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی و المسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی، نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی، مذہب سے لے کر سیاست تک، مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں، علماء، مناظرین، وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۲۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸

تحریر۔ مولانا محمد جمیل خان صاحب

وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں میں 5 لاکھ

قرآنِ مجید کی فراہمی کا منصوبہ

ایک لاکھ پچاس ہزار قرآن مجید کی تقسیم سے اس عظیم منصوبہ کا آغاز

اس منصوبے کو اس وقت تک جاری رکھا جائے گا جب تک ان مسلم ریاستوں کے تمام مسلم گھرانوں کو قرآن مجید فراہم نہ ہو جائے

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب سمرقند و بخارا اور تاشقند کے دورے سے تشریف لائے تو آپ کی طبیعت پر ایک اضطرابی کیفیت تھی۔ محدثین کی سرزمین کے لوگوں کی دینی انحطاط اور اقدار کی تبدیلی نے آپ کی طبیعت پر بہت اثر ڈالا تھا۔ آپ ہمہ وقت اس سوچ میں مستغرق رہتے کہ اس سرزمین کی امانت دوبارہ کس طرح ان کو لوٹائیں۔ سرزمین سمرقند و بخارا کو اس کا اقدار اور اس کی روایات کس طرح واپس دلائیں۔ سمرقند و بخارا کے لوگوں کا عقیدت و محبت سے قرآن مجید طلب کرنا، تسبیح، جائے نماز اور نماز کی کتابوں کے لئے دیوانہ وار دوڑنا ہر وقت آپ کی نگاہوں میں گھومتا تھا۔ آپ بارہا فرماتے تھے کہ مسلمان گھرانوں کو قرآن مجید سے محروم کر دیا۔ بخاری شریف، مسلم شریف اور صحاح ستہ کے مصنفین کی جگہ اب ان کتابوں کے ناموں تک سے واقف نہیں۔ ہم سے قیامت کے دن اگر سوال ہوا کہ اس سرزمین والوں کے لئے تم نے کیا کیا تو ہم کیا جواب دیں گے۔ اضطراب اور بے چینی کی ایک عجیب کیفیت تھی۔ دوسری طرف ان ملکوں کے حالات سے مایوسی ہوتی تھی کہ آزادی تو حاصل ہو گئی لیکن آزادی کے ثمرات کے لئے ابھی تک کوئی فکر نہیں، کوئی احساس نہیں۔ کام کی خواہش تھی لیکن کام کا طریقہ کار سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ آخر کار حضرت اقدس مولانا لدھیانوی صاحب کا یہ اضطراب اور سحری کی دعائیں رنگ لائیں اور حضرت اقدس نے ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا مفتی نظام الدین، مولانا سعید احمد جلالپوری اور راقم الحروف کو طلب کیا اور مسلم وسطی ایشیاء کے مسلمانوں کی حالت زار کو سامنے رکھ کر کچھ تجاویز سامنے رکھیں۔

۱۔ مسلم وسطی ایشیاء کی تمام ریاستوں کے مسلمان گھرانوں میں کم از کم ایک قرآن مجید کسی نہ کسی طور پر پہنچایا جائے۔

> "تاشقند پرائیویٹ انٹر پرائزز کے جناب "ارکین" صاحب سے پانچ لاکھ قرآن مجید کی طباعت کا معاہدہ طے پایا۔ معاہدہ میں ایک ڈالر دو قرآن مجید کی لاگت طے ہوئی اس طرح پانچ لاکھ قرآن مجید کی کل رقم ڈھائی لاکھ ڈالر ہوئی

۲۔ کم از کم ایک ہزار طلباء کے لئے فوری طور پر دینی علوم کا انتظام کیا جائے۔

۳۔ مدارس کے قیام کے لئے کوئی صورت نکالی جائے۔

۴۔ مختلف عبارتوں سے مزین اسٹیکر جس میں ضروری احکام کی ترغیب ہو، شائع کر کے تقسیم کئے جائیں۔

تجاویز تو بہت اچھی تھیں لیکن کام کا طریقہ کار کیا ہو۔ حضرت اقدس نے تجویز فرمایا کہ قرآن مجید کی طباعت اور کتابوں کی فراہمی کا کام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی ذمہ داری پر کرے گی جبکہ طلبہ کی تعلیم اور مدارس کے قیام کے لئے دینی مدارس کے سرکردہ افراد اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ذمہ لگایا جائے گا اور اہل خیر سے درخواست کی جائے گی کہ وہ ایک ایک طالب علم کا خرچ برداشت کریں۔

حضرت اقدس کے اس فیصلے کے بعد یہ تجویز ہوا کہ ایک نمائندہ وفد فوری طور پر ازبکستان جائے اور وہاں قرآن مجید کی طباعت کی صورت پیدا کی جائے کیونکہ پاکستان میں ایک قرآن مجید کی طباعت پر لاگت بھی زیادہ آتی ہے اور پھر ان مسلم ریاستوں میں ان قرآن مجید کے پہنچانے کے اخراجات حد سے زائد ہوتے ہیں اور پھر مسلم ریاستوں میں موجود کمیونسٹ عناصر رکاوٹ کھڑی کریں گے۔ نومبر کے آخری عشرہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد مولانا منظور احمد الحسینی، قاری فیض اللہ چترالی، عبدالمطلب داریشتی اور راقم الحروف پر مشتمل تاشقند پہنچا۔ طباعت کے متعلق مختلف حضرات سے بات چیت ہوئی اور آخر کار جناب محترم السام جان (جو کہ ادارہ دینیہ اور تاشقند یونیورسٹی میں تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں اور جامع مسجد امام بخاری" تاشقند کے موسس و خطیب ہیں) جناب محترم الشیخ ذاکر جان (جو کہ ادارہ دینیہ کے نائب رئیس اور ماوراء النہر مسلم وسطی ریاستوں کے نائب مفتی بھی ہیں) کی وساطت سے تاشقند پرائیویٹ انٹر پرائزز کے جناب "ارکین" صاحب سے پانچ لاکھ قرآن مجید کی طباعت کا معاہدہ طے پایا۔ معاہدہ میں ایک ڈالر دو قرآن مجید کی لاگت طے ہوئی اس طرح پانچ لاکھ قرآن مجید کی کل رقم ڈھائی لاکھ ڈالر ہوئی۔ قیمت کو کمی و بیشی سے بچانے کے لئے تاشقند انٹرپرائزز کی درخواست پر طے پایا

کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کاغذ کی خریداری کے لئے یکمشت رقم ادا کرے کی بقایا رقم چار قسطوں میں قرآن مجید کی وصولیابی کی صورت میں ادا کی جائے گی۔ دوسرے مرحلہ پر ایڑھ لاکھ قرآن مجید وصول کرکے ۳۳ ہزار ڈالر ادا کئے ہیں تیسرے مرحلے میں بقایا ایڑھ لاکھ قرآن مجید وصول کرکے ۵۵ ہزار ڈالر اور چوتھے اور آخری مرحلے میں دو لاکھ قرآن مجید وصول کرکے بقایا تمام رقم ادا کی جائے گی۔ وفد نے مشورہ اور استخارے کے بعد اس معاہدہ کو حضرت اقدس مولانا لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم کی دعاؤں کا ثمرہ محسوس کیا اور ایک ابتدائی تحریر مرتب کرلی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے راقم الحروف نے بحیثیت نمائندہ اور تاشقند انٹر ایرز کی طرف سے جناب ارکین صاحب نے معاہدہ پر دستخط کئے جبکہ جناب الہام جان' جناب شیخ ذاکر جان' مولانا منظور احمد الحسینی' قاری فیض اللہ چترالی نے گواہوں کی حیثیت سے اس معاہدہ کی توثیق کی۔ وفد نے اس کے علاوہ "اقراء روضۃ الاطفال" قائم کرنے کے لئے تاشقند میں جناب الہام جان کی وساطت سے ایک قطعہ اراضی بھی منتخب کیا اور اس میں دو سو طلبہ کی رہائش اور پانچ سو طلبہ کی تعلیم کے لئے ایک کمپنی سے ابتدائی معاہدہ کی بات چیت کی۔ ابتدائی طور پر اس کی تعمیر ایک لاکھ پانچ ہزار ڈالر کا کمپنی نے تخمینا" خرچ بتایا۔ طے یہ پایا کہ اقراء روضۃ الاطفال کی اس شاخ کو شیخ الحدیث و فقہ حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب کیا جائے اور ابتدائی کام اس میں بھی شروع کیا جائے۔ باقاعدہ معاہدہ اگلے سفر میں کیا جائے۔ ایک ہفتہ قیام کے بعد وفد نے واپس آکر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کو رپورٹ پیش کی۔ حضرت اقدس نے اس معاہدہ کی توثیق فرمائی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدھم' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری اور اراکین مجلس شوریٰ کے سامنے یہ معاہدہ پیش کیا۔ تمام اکابر' علماء کرام نے اس کی توثیق فرمائی اور فیصلہ کیا کہ قرآن کریم فنڈ قائم کرکے بھرپور مہم کا آغاز کیا جائے اور ابتدائی طور پر کئے گئے اس پانچ لاکھ کے منصوبے کو اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک مسلم وسطی ایشیاء کی تمام مسلم ریاستوں کے مسلم گھرانوں کو قرآن مجید نہ فراہم ہو جائے۔ دس قرآن مجید' پچاس قرآن مجید' ایک سو قرآن مجید' پانچ سو قرآن مجید کی رسید بکیں چھپوائی گئیں اور حضرت اقدس مولانا لدھیانوی صاحب کی دعا اور مسجد سے اس مہم کا آغاز ہوا۔ اہل کراچی نے جو ہر دینی کام میں سبقت لے جانا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ حضرت اقدس کی آواز پر لبیک کہا اور چند ہی دن میں ابتدائی طور پر دی جانے والی خطیر رقم ۱۷ ہزار ڈالر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قرآن مجید فنڈ میں جمع کرادی گئی۔ حضرت اقدس کے حکم پر دسمبر ۹۲ء کے آخری عشرہ میں مولانا منظور احمد الحسینی' جناب رانا محمد انور' مفتی خالد محمود (نائب مدیر اقراء روضۃ الاطفال' محمد وسیم غزالی منتظم اقراء ڈائجسٹ' جناب فضل ربی ندوی مجلس نشریات اسلام) پر مشتمل وفد تاشقند روانہ کیا۔ اس وفد نے پریس والوں کے ساتھ جناب الہام جان اور شیخ ذاکر جان کی وساطت سے تفصیلی معاملات طے کئے اور کاغذ کی خریداری اور ابتدائی اخراجات کے لئے ۱۷ ہزار ڈالر کی رقم ادا کی۔ طے یہ پایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے فراہم کردہ قرآن مجید شائع کیا جائے گا پہلے دس کاپیاں نمونہ کے طور پر شائع کی جائیں گی تاکہ اس قرآن مجید کی طباعت اور کتابت وغیرہ کی مکمل تصحیح کرلی جائے تاکہ کسی قسم کی غلطی کا امکان

> "اقراء روضۃ الاطفال" قائم کرنے کے لئے تاشقند میں جناب الہام جان کی وساطت سے ایک قطعہ اراضی بھی منتخب کیا اور اس میں دو سو طلبہ کی رہائش اور پانچ سو طلبہ کی تعلیم کے لئے ایک کمپنی سے ابتدائی معاہدہ کی بات چیت کی۔ ابتدائی طور پر اس کی تعمیر پر ایک لاکھ پانچ ہزار ڈالر کا کمپنی نے تخمینا" خرچ بتایا۔

نہ رہے۔ ان قرآن مجید پر تحریر کیا جائے گا کہ طباعت وغیرہ صحیح ہے تو اس کے بعد قرآن مجید کی طباعت شروع ہو جائے گی۔ اس سفر میں وفد کے ارکان نے محسوس کیا کہ سمرقند میں بھی دینی ماحول اور روحانی اثرات زیادہ ہیں۔ اس علاقے کے لوگوں میں دین کی رغبت و محبت بھی زیادہ ہے۔ اس علاقے میں کام کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے اس خطہ میں مدرسہ کے لئے زمین حاصل کی جائے۔ اس تجویز کو تمام ساتھیوں نے سراہا اور سمرقند کے مفتی اور ادارہ دینیہ کے سربراہ مولانا مصطفیٰ (جو کہ جامع مسجد زور مراد کے خطیب ہیں اور جو پہلے بڑے وفد کے میزبان اور رہبر تھے) سے بات چیت کی۔ انہوں نے دو تین زمینوں کی نشاندہی کی۔ ان سے درخواست کی گئی کہ ایک ایسا قطعہ اراضی وہ حاصل کریں جس میں ایک ہزار کے قریب بچوں کے لئے حفظ قرآن کریم کی تعلیم کا بندوبست کیا جاسکے اور وہ زمین کسی ادارہ کے ماتحت نہ ہو بلکہ اقراء روضۃ الاطفال کے نام پر ہی حاصل کی جائے۔ انہوں نے اس سلسلے میں وعدہ کیا کہ اس شاخ کے نام کو ساتھیوں کی رائے سے امیرالمومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اسم مبارک کی طرف سے منسوب کیا جائے گا کیونکہ آپ کا مزار مبارک سمرقند سے بہت قریب ہے۔ وفد ان معاہدات کی تکمیل کے بعد واپس ہوا۔

رمضان المبارک سے چند دن قبل تاشقند سے ٹیلی فون پر بتایا گیا کہ قرآن مجید کے نسخے تیار ہوگئے ہیں آپ آکر تصحیح کا کام کرلیں۔ حضرت اقدس کے حکم پر قاری فیض اللہ چترالی مہتمم مدرسہ امام محمدؒ اور مولانا سعید احمد جلالپوری نائب معاون مدیر ماہنامہ بینات تاشقند گئے اور ایک ہفتہ تک پوری قرآن مجید کی بہت باریک بینی سے تصحیح کی۔ ایک دو جگہ پیٹنگ کی غلطی تھی اور دو چار جگہ طباعت میں بعض نقطے وغیرہ مٹے ہوئے تھے۔ اس کے بعد ان کو لکھ کر دے دیا کہ اس تصحیح شدہ قرآن مجید کی طباعت کا کام شروع کردیا جائے۔ اس وفد سے معلوم ہوا کہ تاجکستان میں حالات کی خرابی کے پیش نظر حکومت ازبکستان کی طرف سے بھی اہل دین خصوصاً علماء کرام کی نگرانی کا کام شروع ہوگیا ہے۔ خود قاری فیض اللہ صاحب' سعید احمد صاحب کو کئی گھنٹہ ایئرپورٹ پر روکے رکھا اور دھمکی دی کہ ان کو گرفتار کرکے دوسری فلائٹ سے پاکستان واپس بھیج دیا جائے گا۔ ان حضرات نے ان پر واضح کردیا کہ ہماری واپسی ازبکستان کی حکومت کے لئے نقصان دہ ہوگی۔ ہم لوگ حکومت پاکستان سے شکایت کریں گے' اس پر بڑی مشکل سے ان کو ویزہ دیا گیا۔ دورہ کے دوران بھی ان پر اور ان سے ملنے والے احباب پر سی آئی ڈی کڑی نگرانی کررہی تھی۔ وفد نے واپسی پر یہ رپورٹ دی کہ ایک طرف تو خوشی کی بات یہ ہے کہ ابتدائی طباعت کا کام شروع ہوگیا ہے اور جلد ہی قرآن مجید کی تقسیم شروع ہو جائے گی جبکہ دوسری طرف پریشان کن خبر یہ ہے کہ کہیں حکومت اس طباعت کے کام میں رکاوٹ نہ ڈالے' اسی طرح تقسیم میں بھی رکاوٹ نہ ڈالے۔ ابھی تشویش ہی تھی کہ تاشقند سے پریس والوں نے مطلع کیا کہ حکومت نے تاشقند میں اہل دین اور علماء کرام کے کاموں میں رخنہ اندازی شروع کردی ہے۔ اس لئے تاشقند میں طباعت میں خطرات ہیں' اجازت ہو تو ماسکو میں قرآن مجید چھپوائے جائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مقصود تو قرآن مجید کی طباعت اور تقسیم تھی اس لئے حضرت اقدس مولانا لدھیانوی صاحب سے مشورہ کے بعد ان کو اجازت دے دی کہ وہ ماسکو میں چھاپ لیں۔ اس اجازت کے بعد انہوں نے قرآن مجید کی طباعت کا کام ماسکو منتقل کردیا۔ حج سے ایک ماہ قبل تاشقند پریس والوں کی طرف سے اطلاع ملی کہ ایک لاکھ سے زائد قرآن مجید چھپ گئے ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت والے قرآن مجید وصول کرکے دوسری قسط ادا کریں تاکہ اگلے مرحلہ کی طباعت کا کام شروع کیا جاسکے۔ اس وقت حضرت اقدس اور دیگر تمام حضرات حج کی تیاری میں مصروف تھے

اس لئے ان کو بتا دیا گیا کہ حج سے پہلے کرنا ممکن نہیں۔ البتہ حج کے فوراً" بعد مجلس کا ایک نمائندہ وفد آکر قرآن مجید کی تقسیم کا عمل شروع کریں گے' انشاء اللہ رقم بھی ادا کردی جائے گی۔ بدقسمتی سے اس سال حج کی سعادت سے محروی ہوگئی' اس لئے عیدالاضحیٰ کے فوراً" بعد ایک وفد تشکیل پایا جس میں حضرت ڈاکٹر مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب' مولانا زاہد الراشدی' مولانا فدا الرحمان درخواستی' مفتی ڈاکٹر نظام الدین شامزئی' مولانا محمد عاصم ذکی' قاری شفیق الرحمان' مولانا محمد انور زیب اور راقم الحروف شامل تھے۔ وفد تاشقند جون ۹۳ء کو کراچی سے تاشقند روانہ ہوا۔ تاشقند اور سمرقند کے مقدس مقامات کی زیارات کے بعد جناب الہام جان' شیخ ذاکر جان اور تاشقند انٹرپرائزز کے جناب ارکین اور عبدالرؤف سے تفصیلی مذاکرات ہوئے۔ وفد کو پہلے مرحلہ میں تاشقند میں دو لاکھ قرآن مجید کی طباعت کا جو کام شروع کیا گیا تھا اس کی تفصیلات بتائی گئیں۔ تاشقند پریس کا معائنہ ہوا از سرنو قرآن مجید کی کاپیاں پیسٹ کرکے اس کا نمونہ شائع کرتے اور پھر اس میں جو کمی بیشی یا کوئی داغ دھبہ ہو اس کو دور کیا جاتا۔ نیلے اور سفید کاغذ دو رنگ میں بہت خوبصورت طباعت شروع کی گئی ہے۔ بتایا گیا کہ جو دو لاکھ قرآن مجید تاشقند میں چھپیں گے وہ ہر ماہ پندرہ سے بیس ہزار قرآن فراہم کئے جائیں گے۔ پریس میں بہت نفیس اور اچھے انداز میں کام دیکھ کر ایک گونہ اطمینان اور خوشی ہوئی۔ خدا کرے کہ یہ پریس اسی طرح خوبصورت قرآن چھپوا کر تمام ریاستوں میں پھیلادیں۔ اس کے بعد ماسکو میں طبع شدہ قرآن مجید کی تفصیلات بتائی گئیں۔ جناب الہام جان اور جناب ذاکر جان نے حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کو بتایا کہ تاجکستان میں ہنگاموں کے بعد ازبکستان حکومت بھی مذہبی رجحانات سے خوف زدہ ہوگئی ہے۔ اس لئے ہم پر ان کی نگاہیں ہیں۔ اس لئے اگر ماسکو میں چھپنے والے قرآن مجید کو تاشقند لانے کے بجائے اگر آپ ماسکو سے ہی مختلف ریاستوں کی طرف روانہ کریں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ ایک لاکھ سے زائد قرآن مجید ماسکو سے پہنچے تو حکومتی حلقوں میں تہلکہ مچ جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس رائے سے اتفاق کیا لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وفد خود ماسکو جائے گا اور تقسیم کا نظام خود مرتب کرے گا تاکہ اطمینان ہو اور پاکستان میں جا کر بتا سکیں کہ قرآن چھاپ کر تقسیم کیا ہے۔ ان حضرات نے بھی اس رائے کو پسند کیا اور طے پایا کہ تمام افراد کا تو ماسکو جانا ذرا مشکل ہوگا اس لئے وفد میں سے منتخب افراد ماسکو جائیں۔ مولانا زاہد الراشدی صاحب اپنے پروگرام کے مطابق پہلے ہی لندن کی سیٹ بک کرا چکے تھے۔ مولانا فداء الرحمان درخواستی' مفتی نظام الدین شامزئی اور مولانا انور زیب صاحب نے کراچی میں تدریسی مشغولیت کی بناء پر ماسکو جانے کا ارادہ از خود ملتوی کردیا اور یہ حضرات تاشقند ہی سے واپس ہوگئے۔ بقایا چار افراد ہفتہ کے دن ماسکو کے لئے بذریعہ ریل گاڑی روانہ ہوئے کیونکہ ماسکو کا ویزہ سیٹ تھا۔ ہفتہ کے دن صبح پونے چھ بجے تاشقند سے ریل گاڑی روانہ ہوئی۔ ساٹھ گھنٹے کے طویل عرصہ میں ازبکستان' قازقستان اور روس کی سرزمین کا سینہ چیرتے ہوئی آخر کار پیر کے دن شام پانچ بجے ماسکو پہنچے۔ اسٹیشن پر پریس والے حضرات آئے ہوئے تھے۔ ان کی معیت میں ایک ہوٹل میں قیام ہوا۔ ماسکو جس کی دہشت اور دبدبہ سے اسی (۸۰) سال تک دنیا خاص طور پر مسلمان کانپتے تھے

نقشہ تقسیم قرآن مجید مع علاقہ جات

نام ریاست	ادارہ	تعداد قرآن مجید
قازقستان	دارالحکومت آلمہ مفتی راتبیک ہنسان بائی	۲۰۰۰۰ نسخے
ترکمانستان	تاشاوز الیاالین سک قاضی عباداللہ یوسف/نصراللہ	۲۰۰۰۰ نسخے
تاتارستان بشکورستان	اوفہ توقہ یوفہ مفتی طلعت تاج الدین	۲۰۰۰۰ نسخے
داغستان	ماہاچکالہ عزیز علی یوفا مفتی بہاء الدین عیسیٰ یوسف 'مفتی سعید احمد درویش حاجیف	۱۵۰۰۰ نسخے
کرغزستان	بیشکیک کوکول قاضی عبدالرحمان اوف کیمام بائی' حبیب اللہ نائب	۲۰۰۰۰ نسخے
آذر بائیجان	باکو مرزا فاتالی شیخ الاسلام اللہ شکر پاشا زادہ' نائب مفتی سلمان	۵۰۰۰ نسخے
ماسکو	دورا نا پیرو پوک دیپا لذوفا امام و خطیب شیخ محمود ولی دوف' انوہ علی	۵۰۰۰ نسخے
لینن گراڈ	امام و خطیب جعفر پانچایوف	۵۰۰ نسخے
ماسکو	مسجد ماسکو مرکز الاسلامی شیخ راوی عین الدین	۱۰۰۰۰ نسخے
جارجیا' یوکرین		۱۰۰۰۰ نسخے

آج عبرت اور غربت کی تصویر بنا ہوا ہے۔ چھوٹے چھوٹے مکانات' زندگی سے بیزار چہرے' دکانیں اور بازار اشیاء سے خالی' دودھ اور روٹی کے لئے لمبی لمبی قطاریں' بسیں اور ٹرالیں اور انڈر گراؤنڈ ٹرینیں آدمیوں سے بھری ہوئی' راحت اور اطمینان کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ ماسکو جہاں خدا اور رسول کا نام لینا جرم تھا الحمدللہ آج پانچ لاکھ مسلمان اپنی مرضی سے زندگی گزار رہے ہیں۔ دو بڑی مسجدیں قائم ہو گئی ہیں۔ ہزاروں افراد ان میں جمعہ اور عیدین کی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ حلال گوشت کا خصوصی اہتمام ہونے لگا ہے۔ مسلمان ببانگ دہل مسجدوں میں نکاحوں کی تقریب منعقد کرنے لگے ہیں اور یہ سب اس ملک میں ہو رہا ہے جس کا بانی خدا کے وجود ہی سے منکر تھا۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے لینن کو عبرت کا مرکز بنایا ہوا ہے۔ اس کریملن (صدارتی محل) جس سے لینن اور اسٹالن نے پوری وسطی ایشیاء میں حکومت کی' آج اس کی حکومت روس تک محدود ہو گئی ہے اور اس میں بھی لینن کے جنونوں کو برداشت کرنے کے لئے بہت سے لوگ تیار نہیں۔ لینن اور اسٹالن پچاس فیصد لوگوں کے نزدیک ایک گالی ہے۔ آج اس کی حنوط شدہ لاش لوگوں کے لئے مرقع عبرت ہے اور لوگ جوق در جوق اس کا تماشہ دیکھتے ہیں۔ کالے سنگ مرمر کے پتھروں کے ایک کمرے میں جو زمین دوز بنا ہوا ہے ایک تاریک کمرے میں اس کی لاش اپنے نظریات پر قائم حکومت کو خود منہدم ہوتا دیکھ رہی ہے اور قرآن مجید کے الفاظ میں **فاعتبروا یااولی الابصار** کا منظر پیش کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ ماسکو کے قیام

> ماسکو جہاں خدا اور رسول کا نام لینا جرم تھا الحمدللہ آج پانچ لاکھ مسلمان اپنی مرضی سے زندگی گزار رہے ہیں۔ دو بڑی مسجدیں قائم ہو گئی ہیں۔ ہزاروں افراد ان میں جمعہ اور عیدین کی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ حلال گوشت کا خصوصی اہتمام ہونے لگا ہے۔ مسلمان ببانگ دہل مسجدوں میں نکاحوں کی تقریب منعقد کرنے لگے ہیں اور یہ سب اس ملک میں ہو رہا ہے جس کا بانی خدا کے وجود ہی سے منکر تھا۔

کا اصل مقصد قرآن مجید کو مختلف ریاستوں میں تقسیم کرانا تھا۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے مختلف ریاستوں کے ذمہ دار حضرات سے ٹیلی فون پر بات چیت ہوئی اور ان سے قرآن مجید کی تقسیم کے منصوبے کی جزئیات طے ہوئیں۔ بعض ریاستوں نے اپنے نمائندے بھیجنے کا وعدہ کیا اور بعض ریاستوں نے اپنے سفارت خانوں کے ذریعہ بھیجنے کا وعدہ کیا جبکہ بعض ریاستوں نے جامع مسجد ماسکو کے خطیب کو اپنا وکیل مقرر کیا۔

جامع مسجد ماسکو کے خطیب شیخ راوی عین الدین' نائب خطیب شیخ زمبل علاؤالدین' امور خارجہ کے نگران طلعت منصور' تاریخی مسجد کے خطیب شیخ محمود اور پریس والوں کے درمیان بات چیت کے ذریعہ یہ طے کیا کہ درج ذیل طریقہ کے مطابق درج ذیل اداروں کو قرآن مجید پہنچائے جائیں گے اور جب ان قرآن مجید پہنچنے کی رسیدیں اور اطلاعات موصول ہو جائیں گی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان قرآن مجید کی رقوم کی ادائیگی کرے گی۔

(نقشہ تقسیم اگلے چوکھٹے میں ملاحظہ کریں)

اشاعت قرآن مہم جس کا آغاز حضرت اقدس نے فرمایا تھا۔ اس کی تقسیم کے پہلے مرحلے کا آغاز ہو گیا۔ دوسرا مرحلہ تاشقند کی طباعت سے شروع ہوگا جبکہ ہر ماہ پندرہ سے بیس ہزار قرآن مجید وصول ہوں گے۔ دورہ سمرقندہ بخارا' ترمذ' نمینگاپور اور ازبکستان کے دیگر علاقوں میں تقسیم ہوگی۔ تیسرے مرحلے کا آغاز ماسکو کے آخری ڈیڑھ لاکھ کی طباعت کے بعد شروع ہوگا۔ ان قرآن مجید کو ان ریاستوں کے قصبات اور اہم مقامات پر انشاء اللہ تقسیم کیا جائے گا۔ پانچ لاکھ کے منصوبے کی تکمیل کے بعد انشاء اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے اشاعت قرآن کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ان مسلم ریاستوں کے ایک ایک گھر میں قرآن مجید نہیں پہنچ جاتے۔ اللہ تعالیٰ امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب زید مجدھم کی قیادت میں اراکین اور متعلقین کے تعاون سے اس منصوبہ کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔

تحریر۔ جناب محمد یعقوب انصاری

ختم نبوۃ

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما۔

(الاحزاب)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا کہ آپ کی تشریف آوری کے بعد اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے کیونکہ آپ کی آمد کے بعد نبیوں کے سلسلے پر مہر لگ گئی ہے۔ لہٰذا اب کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی کسی کو نبی بنانے کی ضرورت ہے۔ آپ کا زمانہ نبوت قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں کھلے لفظوں میں آپ کے خاتم النبیین ہونے کا ذکر فرمایا ہے اور یہ آیت نص ہے اس بات کی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور جب نبی کی نفی ہوئی تو رسول کی نفی خود بخود ثابت ہوئی کیونکہ رسالت کا مقام نبوت سے زیادہ ہے تو عام کی نفی سے خاص کی نفی ہو جاتی ہے۔ لیکن خاص کی نفی سے عام کی نفی لازم نہیں آتی۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اہل ایمان کا اس بارے میں اجماع ہے کہ سرور دو جہان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب، دجال اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

احادیث شریف میں بھی آپ کے بہت سے ارشادات ملتے ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے حضرت علیؓ کو فرمایا۔

"تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(بخاری و مسلم)

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میری مثال اور پیغمبروں میں ایسی ہے جیسے کسی نے ایک اچھا کامل گھر بنایا لیکن ایک اینٹ کی جگہ اس میں خالی چھوڑ دی تو لوگوں نے اس عمارت کو پسند کر کے خالی جگہ پر تعجب کیا پس وہ خالی جگہ میں نے آکر پر کر دی۔"

(مشکوٰۃ)

میرے آنے کے بعد نبوت کا محل کامل ہو گیا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر آج موسیٰؑ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری تابعداری کے سوا چارہ نہ تھا۔

باقی صفحہ ۳۳ پر

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے عملی تعاون کی اپیل

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں مسلمانوں کی علمی و روحانی حیثیت کی بحالی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان کے درج ذیل عظیم منصوبوں میں عملی حصہ لے کر اس خطہ مقدسہ کو دوبارہ علمی و روحانی گہوارہ بنائیے۔

- لاکھوں قرآن مجید کی اشاعت اور گھر گھر فراہمی۔
- ہزاروں طلباء کو پاکستان لا کر علم دین کے زیور سے آراستہ کر کے علماء و راسخین بنانا تاکہ وہ ان ریاستوں میں علمی مراکز قائم کر کے لوگوں کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔
- علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کو پاکستان کے دینی مراکز میں تربیت دینا تاکہ دینی تعلیم کا ابتدائی کام شروع کیا جائے۔
- زیادہ سے زیادہ تبلیغی جماعتوں کو ان ریاستوں میں بھیجنا تاکہ لوگوں کو نماز، روزہ اور علوم دین کے ضروری احکام سے آگاہ کر سکیں۔
- بڑے بڑے دینی مدارس اور چھوٹے چھوٹے قرآن مجید کے مکاتب اور جگہ جگہ مساجد قائم کرنا تاکہ یہ خطہ دوبارہ اپنی علمی بلندی تک پہنچ سکے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مندرجہ بالا منصوبے آپ کی توجہ اور تعاون سے پورے ہو سکتے ہیں۔ اشاعت قرآن مہم کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان پروگراموں کو کامیاب بنائیں تاکہ یہ مراکز باطل فرقوں خصوصاً" قادیانیوں کی شرانگیزیوں اور ارتداد کے فتنے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اپنی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدھم ——— امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی زید مجدھم ——— نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب زید مجدھم ——— جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اور بشارت

ختم نبوت کے جیالوں، مجاہدوں اور روزنامہ جنگ کے ایڈیٹر انچیف جناب میر شکیل الرحمٰن کے نام

تحریر۔ حافظ محمد حنیف ندیم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے نیک اور صالح بندوں کے ذریعے بذریعہ خواب کوئی پیغام یا ہدایت دیتا رہتا ہے۔ ایسے سچے خوابوں کو مبشرات یا رویائے صالحہ کہا جاتا ہے۔ ثناخوان ختم نبوت الحاج سید امین گیلانی ختم نبوت کے ممتاز شاعر ہیں۔ ختم نبوت کے ہر جلسے اور کانفرنس کی روح ہوتے ہیں۔ ان کے بغیر جلسے پھیکے پھیکے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے فرزند گرامی سید سلمان گیلانی بھی صالح نوجوان ہیں اور اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ختم نبوت سے انہیں بھی بے حد لگاؤ اور گہرا تعلق ہے۔ شاعری والد محترم سے ورثہ میں ملی ہے اس لئے نعت گوئی کے علاوہ ختم نبوت پر نظمیں لکھنا اور فتنہ قادیانیت کے خلاف نظم کہنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

سید سلمان گیلانی پر خدائے رحمان و رحیم کا یہ خاص فضل ہے کہ وہ تھوڑی سی عمر میں حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کی سعادت سے بہرہ ور ہو چکے ہیں۔ امسال

تمنا

جس میں پھولے نہ سماؤں میں وہ جامہ مل جائے
اے خدا مجھ کو مدینے میں اقامہ مل جائے

ذکر جو کرتی رہے تیرا عطا ہو وہ زبان
جو سدا نعت نبیؐ لکھے وہ خامہ مل جائے

مجھ کو مل جائے ترے دامن رحمت کی ہوا
روح بیمار کو یوں صحت تامہ مل جائے

عمر بھر در پہ ترے سر مرا سجدے میں رہے
دست رحمت سے فضیلت کا عمامہ مل جائے

اپنے بیٹے میں "اسامہ☆" کو کروں اس پہ نثار
زیدؓ کا بیٹا اگر مجھ کو اسامہؓ مل جائے

جس میں پھر ارض مقدس کی ہو دعوت سلمان
گھر پہنچتے ہی مجھے کاش وہ نامہ مل جائے

(سید سلمان گیلانی)

☆ میرے دس سالہ بیٹے کا نام

بھی وہ حج بیت اللہ کے لئے گئے۔ جہاں انہوں نے ایک خواب دیکھا اور واپسی پر وہاں کی گئی ایک نعت کے ساتھ وہ خواب ہمیں تحریر کر کے ارسال کیا۔ خواب میں سرکار دوعالم تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دو پیغام اور بشارتیں دی گئی ہیں۔

ا۔ ان لوگوں کے لئے پیغام جو ختم نبوت کے لئے کام کر رہے ہیں۔

۲۔ دوسرا پیغام روزنامہ جنگ کے ایڈیٹر انچیف جناب میر شکیل الرحمان صاحب کے نام ہے۔

جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھی دیا اور بشارت بھی۔ ہمیں امید ہے کہ جناب میر صاحب اس پیغام اور بشارت پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔ یہ پیغام جناب میر صاحب کے لئے انتہائی سعادت کا باعث ہے۔ کاش! یہ پیغام ان تک پہنچ جائے اور وہ اسے دل کی گہرائی سے قبول کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا بھی ہوں۔

سید سلمان گیلانی کا خط

خدائے تعالیٰ جل شانہ کے فضل و کرم سے امسال حج بیت اللہ شریف کے شرف سے فیض یاب ہوا۔ (الحمد للہ)

مدینہ منورہ میں زندگی گزارنے کی خواہش ہر مسلمان کی طرح مجھے بھی شدید ہے اور اس موضوع پر ایک نعت بھی وہاں کہی جو خط کے آخر میں درج کروں گا۔ مدینہ منورہ میں ایک خواب دیکھا جس کا تعلق "ختم نبوت" سے ہے۔ اس لئے وہ خواب تحریر کر رہا ہوں۔

دیکھا کہ ایک پہاڑی ہے اس پر حضرت امیر شریعتؒ کے ہمراہ ایک گروہ ہے۔ اس کے آگے آگے' میں ایک لاڈلے بچے کی طرح اٹھکیلیاں کرتے ہوئے ناز کرتے ہوئے چل رہا ہوں۔ تھوڑا آگے جا کر دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ سفید ریش کھڑے ہیں اور اپنا اسم مبارک خلیل الرحمن بتاتے ہیں۔ وہ بشارت دیتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے (ساتھ ہی ان کی قبر شریف کی طرف اشارہ کرتے ہیں) کہ ختم نبوت کا کام کرنے والے جنتی ہیں۔ ہم بہت خوش ہوتے ہیں۔ پھر آواز دیتے ہیں کہ میر شکیل الرحمن (جنگ والے) کو حضورؐ پیغام دے رہے ہیں' وہ بھی جنتی ہے۔ اسے کہیں وہ ختم نبوت کا کام کرے۔ میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

یہ خواب لکھنے کا مقصد ایک تو آپ حضرات کو اس مبارک کام کرنے پر مبارک باد دینا ہے۔ دوسرا آپ کے "ختم نبوت" کے ذریعے میر شکیل الرحمان صاحب کو پیغام پہنچانا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت سنائی ہے وہ "ختم نبوت" کے ساتھ مشروط ہے۔

میر خلیل الرحمن ان کے والد ہیں اور آواز دینے والے کا نام بھی خلیل الرحمن ہے۔ میں انہیں حضرت مولانا خلیل الرحمن سہارنپوریؒ سمجھتا رہا۔

خیر! میرا مقصد ان تک پیغام پہنچانا ہے اور آپ کو مبارک باد دیتے ہوئے عرض کرتا ہے کہ اس خواب کو پرچے میں شائع فرما کر "ختم نبوت" کا کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ شکریہ۔

والسلام
سید سلمان گیلانی

دوسرا خواب

یہ خواب پندرہ روزہ وفاق کراچی میں شائع ہوا لیکن اس میں مہینہ درج ہے سنہ نہیں۔ ہو سکتا ہے ۷۱ء یا ۷۲ء میں شائع ہوا ہو۔ بہرحال پہلے خواب کے ساتھ ہم یہ خواب بھی درج کر رہے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ نوجوان اس خواب کی روشنی میں ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے میدان میں آکر قادیانی دجالوں اور کذابوں کا تعاقب کرتے ہوئے حضورؐ کے حکم پر عمل پیرا ہوں گے۔

(محمد حنیف)

میری ختم نبوت دجالوں اور کذابوں سے بچانے کی فکر کرو
خواب میں علماء کرام کو تاجدار ختم نبوتؐ کا حکم

پندرہ روزہ وفاق کراچی ۲۹ مئی کو ایک مضمون شائع ہوا۔ یہ خواب مسلمانوں کے لئے بصیرت ہونا چاہئے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں منبر پر تشریف فرما ہیں۔ علمائے کرام کی ایک جماعت بھی ساتھ ہے اور آپؐ کے قریب دبلے پتلے بزرگ بھی کھڑے ہیں۔ ایک عالم دین نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہندوستانی فوجوں نے پاکستان پر حملہ کر دیا اور ان کو فتح بھی ہو رہی ہے اور ملک کا آدھا حصہ بھی جا چکا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے اپنی پیشانی تھام لی اور آپؐ کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہنے لگتے ہیں۔ یہ دیکھ کر تمام مجلس پر گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ کچھ حضرات چیخیں مار مار کر رونے لگتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس حادثہ عظیم پر ملائکہ بھی غم زدہ ہیں۔ مگر ان کو تمہاری مدد کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ تمہارے ملک میں میری ختم نبوت کا مذاق اڑایا گیا۔ میرے صحابیوں کو گالیاں دی گئیں۔ میری سنت میرے طریقے کو مٹایا گیا۔ اے جماعت علماء میری امت کو میرا پیغام پہنچا دو کہ بد اعمالی کی زندگی چھوڑ دو۔ میری ختم نبوت کی حفاظت کرو۔ شراب خوری' زناکاری' سود خوری' برے اعمال چھوڑ دو۔ آخرت پر نگاہ رکھو۔ میری ختم نبوت کو دجالوں' کذابوں کے حملے سے بچانے کا فکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تمام مشکلات آسان کر دے گا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ۔
جس انسان نے مجھے خواب میں دیکھا حقیقت میں مجھے ہی دیکھا۔ اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔
(روایت ابو ہریرہؓ)

آئیے! سب مل کر عہد کریں کہ ہم تن' من' دھن کی بازی لگا کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور وہ اندرونی دشمن جو خفیہ طور پر سازشیں کر کے ختم نبوت کے کام میں روڑے اٹکاتے ہیں ان کی سازشوں اور فتنہ پردازیوں سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ (آمین)

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اصلی زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۷۴۳۵۸۰۳

۱۹ تا ۲۴/ صفر ۱۴۱۴ھ بمطابق ۶ تا ۱۲/ اگست ۱۹۹۳ء

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

ضلع جھنگ مورخہ ۱۴، ۱۵/ اکتوبر ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۷، ۲۸/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ العزیز

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہوسکیں کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمتہ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸

حافظ خلیل احمد قیصر نمائندہ جنگ
کروڑ لعل عیسن

دو اہم خبریں

قرآن مجید کی حقانیت و صداقت کے دو تازہ نشانات

۱۔ شعلوں میں گھرے گھر سے قرآن پاک پرواز کر گیا' ڈیرہ مراد جمالی میں درجنوں افراد نے کھلی آنکھوں سے یہ معجزہ دیکھا

۲۔ خدا کی شان آگ سے جھگیوں کا سارا سامان جل گیا لیکن قرآن پاک کا نسخہ محفوظ رہا

قرآن مجید کو مٹانے کے لئے عیسائی' یہودی' قادیانی اور ان کے پالتو ادارے پوری قوت سے سرگرم عمل ہیں۔ جب برصغیر میں انگریز حکمران تھا تو یہ قرآن مجید ہی تھا جو ان کی آنکھ میں خار بن کر کھٹکتا رہتا تھا۔ اسی وجہ سے انہوں نے پہلے تو یہ پروگرام بنایا کہ پورے برصغیر سے قرآن مجید مسلم حکمرانوں سے چھین کر یا خرید کر سمندر میں پھینک دیا جائے جس پر عمل بھی کیا۔ علاوہ ازیں علماء کرام کو قتل کیا تاکہ قرآنی علوم کے وارثوں کا برصغیر سے خاتمہ ہو جائے۔

خدا بھلا کرے علماء حق کا کہ انہوں نے انگریز کی شاطرانہ چالوں کو بھانپ لیا اور پورے برصغیر میں دینی مدارس اور مکاتب قرآنی کا جال بچھا دیا۔ جب انگریز کو اپنی یہ چال کامیاب ہوتی نظر نہ آئی تو انگریز نے ایسے ایجنٹ تلاش کرنا شروع کر دیئے جو ان کے مقاصد پورا کر سکتے ہوں۔ انہیں میں قادیان ضلع گورداس پور پنجاب کا مغل برلاس خاندان تھا۔ جو انگریز کا شروع دن سے نمک خوار رہا۔ اس خاندان میں انگریز کی نظر مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے مرزا غلام احمد قادیانی پر پڑی۔ انگریز جس "گوہر نایاب" کی تلاش میں تھا وہ مرزائے قادیانی کی ذات میں چھپا ہوا نظر آیا۔ وہ ویسے بھی سرکار کا ملازم تھا۔ انہوں نے اس سے سیالکوٹ کی کچہری کی ملازمت چھڑوائی اور پہلے مبلغ اسلام' پھر مجدد' پھر مہدی اور پھر مسیح کے منصب پر بٹھایا تاآنکہ اس کے لئے نبوت و رسالت کا تخت سجا کر اس پر بٹھا دیا گیا۔

انگریز مسلمانوں کے ایمان کی مضبوطی اور جذبہ جہاد سے خائف تھا۔ ان کا مقصد تھا کہ مسلمانوں کو ایمان سے محروم کر دیا جائے اور ان کے دلوں سے جذبہ جہاد کو کھرچ دیا جائے۔ جب یہ دو چیزیں مسلمانوں میں نہیں ہوں گی تو ہماری حکومت کو برصغیر سے کوئی ختم نہیں کر سکتا چنانچہ مرزا نے دھوکہ اور فریب دینا شروع کر دیا۔ مبلغ اسلام اور مناظر اسلام کا روپ دھار کر اس نے کچھ بے وقوف لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا کر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈال دی۔ اس نے قرآن پاک میں لفظی و معنوی تحریف کی۔ انگریز کے اشارے پر جہاد کو حرام قرار دیا اور یوں جو لوگ اس کے ساتھ جڑے وہ ایمان جیسی عظیم دولت سے محروم ہو گئے اور ان کے دلوں سے جذبہ جہاد بھی مفقود ہو گیا۔

الغرض کبھی کسی روپ میں اور کبھی کسی روپ میں قرآن مجید کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوششیں کی گئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے

جب روس نے اپنی نزدیک مسلم ریاستوں پر قبضہ کیا تو اس نے پورے علاقے (جو دینی علوم کا گہوارہ تھے) سے قرآن مجید کو مٹانے کی پوری کوشش کی۔ نادر و نایاب کتب خانے نذر آتش کر دیئے' نماز پڑھنے پر پابندی تھی' مسلمان چھپ چھپ کر نماز ادا کرتے تھے' ہروقت روسی انٹیلی جنس سایے کی طرح مسلط رہتی تھی۔ پھر بھی مسلمانوں نے اپنے دین و ایمان کو سینے سے لگائے رکھا۔ وہ قرآن پاک بھی پڑھتے رہے اور نمازیں بھی ادا کرتے رہے

اور یوں اعلان فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

کہ ہم ہی نے اسے نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ انگریز اسے نہ مٹا سکا' یہودی اسے ختم نہ کر سکا' مرزا قادیانی اپنے تمام تر وسائل اور کوششوں کے باوجود اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا تو آج بھی اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور نہ قیامت تک کوئی بگاڑ سکتا ہے۔

جب روس نے اپنی نزدیک ترین مسلم ریاستوں پر قبضہ کیا تو اس نے اس پورے علاقے (جو دینی علوم کا گہوارہ تھے) سے قرآن مجید کو مٹانے کی پوری کوشش کی۔ نادر و نایاب کتب خانے نذر آتش کر دیئے' نماز پڑھنے پر پابندی تھی' مسلمان چھپ چھپ کر نماز ادا کرتے تھے' ہروقت روسی انٹیلی جنس سایے کی طرح مسلط رہتی تھی۔ پھر بھی مسلمانوں نے اپنے دین و ایمان کو سینے سے لگائے رکھا۔ وہ قرآن پاک بھی پڑھتے رہے اور نمازیں بھی ادا کرتے رہے۔ مرور زمانہ کی وجہ سے ان مسلم ریاستوں میں قرآن مجید کے نسخے نایاب ہو گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفود گئے یا اور کوئی مسلمان وہاں جا نکلا تو وہاں کے مسلمان ان سے یہی سوال کرتے تھے کہ کیا آپ کے پاس قرآن مجید ہے؟

اس صورت حال کو دیکھ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر خصوصاً "حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے وہاں کے لئے قرآن مجید طبع کر کے تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا نہ صرف پروگرام ہی بنایا بلکہ اسے عملی جامہ بھی پہنایا۔ اس وقت مطبوعہ قرآن (جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں) کے علاوہ پاکستان کے مسلمانوں کی طرف سے مہیا کردہ لاکھوں قرآن مجید وہاں

تقسیم ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

یہ چند باتیں "تمہیداً" عرض کی گئیں۔ اصل مقصد روزنامہ جنگ لاہور میں شائع ہونے والی دو اہم خبروں کی طرف قارئین کو متوجہ کرنا تھا۔ اگر ہم ان خبروں کو قرآن مجید کی صداقت و حقانیت کے دو تازہ نشان قرار دیں تو بجا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بعض مرتبہ گمراہ انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے نشانات دکھلاتا رہتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے فرمانبردار بندے بن جائیں اور گمراہی و ضلالت سے نکل کر آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہو سلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں جبکہ ایسے نشانات اہل ایمان کی تقویت ایمان کا باعث بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کا سچا پیروکار بنائے۔ (آمین) وہ دو خبریں جن کا اوپر ذکر کیا گیا مندرجہ ذیل ہیں۔

شعلوں میں گھرے گھر سے
قرآن پاک پرواز کر گیا
ڈیرہ مراد جمالی میں درجنوں افراد نے کھلی آنکھوں سے یہ معجزہ دیکھا

ڈیرہ مراد جمالی (نامہ نگار) ڈیرہ مراد جمالی کے ایک محلے کے جھونپڑی نما گھر میں ایک عورت کھانا پکا رہی تھی کہ تیز آندھی سے چنگاریاں اٹھیں' جن سے گھر میں آگ لگ گئی جو آناً "فاناً" تین ملحقہ گھروں میں پھیل گئی اور شعلے بلند ہونے لگے۔ اس دوران ایک گھر سے قرآن پاک اڑا اور قبلہ کی طرف پرواز کر گیا۔ چمکتی ہوئی شے کی صورت میں اڑتے قرآن پاک کا یہ معجزہ وہاں موجود درجنوں افراد نے دیکھا۔ قرآن پاک آسمان پر جا کر غائب ہو گیا۔ آتشزدگی سے تینوں گھروں کا سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ فائر بریگیڈ نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پایا۔

روزنامہ جنگ لاہور (۸) ۳۱ مئی ۱۹۹۳ء

"خدا کی شان"
آگ سے جھگیوں کا سارا سامان جل گیا
قرآن پاک کا نسخہ محفوظ رہا

لاہور (خصوصی رپورٹر سے) عزیز روڈ کاروار پارک پر گزشتہ روز ۳ بجے کے قریب ۳ جھگیوں میں شدید آگ بھڑک اٹھی' جس سے لاکھوں روپے کا سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ آگ اتنی شدید تھی کہ جھگیوں میں پڑا تمام سامان جل کر مکمل طور پر خاکستر ہو گیا مگر خدا کی قدرت دیکھئے کہ قرآن پاک کی ریل دراز میں پڑے کرنسی نوٹ پلاسٹک کی رجسٹری قرآن کی جلد اور حاشیوں تک کاغذ جل گیا لیکن قرآن کا ایک لفظ بھی نہیں جلا۔ قرآن پاک کے اس نسخے کو حافظ الہیٰ بخش مسجد میں رکھا گیا ہے۔ جہاں دیکھنے والوں کا رش ہو گیا اور لوگ خدا کی اس قدرت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ جھگیاں غلام محمد وغیرہ کی ملکیت تھیں۔ آگ بجھانے کے بعد وقاص چودھری وغیرہ قرآن پاک کا نسخہ لے کر دفتر "جنگ" میں آئے۔

روزنامہ جنگ لاہور (۸) ۲۱ جون ۱۹۹۳ء

قادیانیت اور عقل

تحریر۔ محمد طاہر رزاق' لاہور

قادیانی جماعت کی کہانی جس سے عقل روٹھ گئی

مرزا قادیانی کے بنجر' سنگلاخ اور بانجھ دماغ کا تذکرہ

فہم و دانش کا احتجاج' بصیرت کا ماتم' ذہانت کا نوحہ' فراست کا گریہ

مرزا قادیانی اور عقل کی شروع سے آپس میں لڑائی رہی ہے لیکن جب مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو قادیانیوں اور عقل میں زبردست جنگ چھڑ گئی۔ لڑائی تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ آخر دونوں فریق فیصلے کے لئے ایک دانا کے پاس پہنچے۔ دانا نے ہر دو فریقین کے دلائل بڑے غور و توجہ سے سنے اور فیصلہ صادر فرمایا کہ آج کے بعد عقل قادیانیوں کے پاس نہیں جائے گی اور قادیانی عقل کے پاس نہیں جائیں گے۔ فریقین نے فیصلے کو بخوشی تسلیم کیا اور تاحیات اس فیصلے پر کاربند رہنے کا اعلان کرتے ہوئے اسٹامپ پیپر پر فیصلے کی تحریر کے نیچے اپنے اپنے دستخط کئے۔ اس کے بعد عقل قادیانی دماغوں سے پرواز کر گئی اور قادیانی دماغ' سمجھ بوجھ سے بانجھ ہو گئے۔ ہماری ثقہ معلومات کے مطابق ابھی تک دونوں فریقین اپنے اپنے عہد پر قائم ہیں۔ ہم یہ بات قادیانی نبوت کا تمسخر اڑاتے ہوئے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ بات اپنے دامن میں ہزاروں دلائل رکھتی ہے۔ اگر ہم ہر قادیانی کی عقل سے خالی دماغ کو پیش کریں تو کئی ضخیم کتابیں رقم ہو جائیں۔ جس کے ہم متحمل نہیں۔ لہٰذا اختصار کے قانون کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم یہاں بطور نمونہ قادیانی نبی مرزا قادیانی کے دماغ کو پیش کرتے ہیں۔ ارسطو نے کہا تھا کہ اگر دریا کا پانی میٹھا ہو تو نہروں کا پانی بھی میٹھا ہوتا ہے اور اگر دریا کا پانی کڑوا ہو تو نہروں کا پانی بھی کڑوا ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم نہروں اور ان سے نکلنے والی چھوٹی نہروں اور ان سے نکلنے والے نالوں اور ان سے نکلنے والی نالیوں کی بجائے' کفر و ارتداد کے قادیانی دریا کا متعفن اور کالا پانی چیک کرتے ہیں۔ لیجئے قادیانی دریا (مرزا قادیانی) سے نکالے گئے چند ڈول بطور مشاہدہ و تجربہ حاضر ہیں!

آگ

"ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی اور ایک شخص نے دیکھا اور بتلایا اور آگ کو

بجھا دیا۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص۲۳۶ از مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

افیون کے کرشمے۔(ناقل)

جوتی کی دوات

"ایک دفعہ فرمانے لگے میرے لئے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں۔ میری سمجھ میں اس کا دایاں بایاں نہیں آتا۔ آخر اس کو سیاہی ڈالنے کے لئے بنالیا۔"

(الحکم ۱۷ستمبر ۱۹۳۴ء ص۵ کالم نمبر۲)

جس کی دوات جوتا ہو۔ اس کی تحریر کتنی پاکیزہ ہوگی؟

(ناقل)

نمک اور چینی

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحب نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھ سے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا۔ میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا۔ وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص۲۴۴ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

ذہانت کے آثار بچپن سے ہی نمایاں ہونے شروع ہوگئے تھے۔(ناقل)

انداز طعام

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کھانا کھایا کرتے تھے تو بمشکل ایک پھلکا آپ کھاتے اور جب آپ اٹھتے تو روٹی کے ٹکڑوں کا بہت سا چورہ آپ کے سامنے سے نکلتا۔ آپ کی عادت تھی کہ روٹی توڑتے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے اور باقی ٹکڑے دسترخوان پر رکھے رہتے۔ معلوم نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا کیوں کرتے تھے مگر کئی دوست کہا کرتے کہ حضرت صاحب ؑ تلاش کرتے ہیں کہ روٹی کے ان ٹکڑوں میں سے کون سا تسبیح کرنے والا ہے اور کون سا نہیں۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر۱۰۵ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۳۵ء)

ہر قادیانی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے روٹی اسی طرح کھائے تاکہ مہینے کا آٹا چار دنوں میں ختم ہو جائے۔(ناقل)

جیب کی اینٹ

"آپ کے ایک بچے نے آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ (روڑا) ڈال دی۔ آپ جب لیٹتے تو وہ چبھتی' کئی دنوں تک ایسا ہوتا رہا۔ ایک دن آپ ایک خادم کو کہنے لگے کہ میری طبیعت خراب ہے اور پسلی میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا اور آپ کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس کا ہاتھ اینٹ پر جالگا۔ جیب سے اینٹ نکال لی۔ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ چند روز ہوئے محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا کہ اسے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا۔"

(حضرت مسیح کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع چہارم ص۱۴)

پاگل ای اوے۔ پاگل ای اوے۔(ناقل)

خوش خوراکی

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحب نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو۔ حضرت نے کہا نہیں میں یہ نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھالو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہوگیا۔ یہ حضرت صاحب کا بالکل بچپن کا واقعہ ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحب نے یہ واقعہ سنا کر کہا کہ جس وقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی۔ اس وقت حضرت صاحب بھی پاس تھے۔ مگر آپ خاموش رہے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص۲۴۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

ہائے کاش ماں کہہ دیتی کہ جاؤ جاکر نیلے تھوتھے سے کھالو اور مرزا قادیانی نیلا تھوتھا کھا کر ہلاک ہوجاتا تو لاکھوں لوگ مرتد ہونے سے بچ جاتے اور اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں آج مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی بھی موجود نہ ہوتی۔(ناقل)

یادداشت

"بیان کیا مجھ سے مولوی ذوالفقار علی خان صاحب نے کہ جن دنوں میں گورداسپور میں کرم دین کا مقدمہ تھا ایک دن حضرت صاحب کچہری کی طرف تشریف لے جانے لگے اور حسب معمول پہلے دعا کے لئے اس کمرہ میں گئے جو اس غرض کے لئے پہلے مخصوص کرلیا تھا۔ میں اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ باہر انتظار میں کھڑے تھے اور مولوی صاحب کے ہاتھ میں اس وقت حضرت صاحب کی چھڑی تھی۔ حضرت صاحب دعا کرکے باہر نکلے تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی۔ حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھا اور فرمایا کس کی چھڑی ہے؟ عرض کیا گیا کہ حضور ہی کی ہے جو حضور اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا میں تو سمجھا کہ یہ میری نہیں ہے۔ خان صاحب کہتے ہیں کہ وہ چھڑی مدت سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص۲۴۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

احمقوں کی کمی نہیں غالب

ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں

(ناقل)

ہنرمندی

"ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کے ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی اور اس وقت گھر میں کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہ تھا۔ اس لئے حضرت صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے۔ مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ ڈالی جس سے بہت خون گیا۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص۴ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

واہ رے للو۔(ناقل)

خوش لباس

"شیخ رحمت اللہ صاحب یا دیگر احباب اچھے اچھے کپڑے کے کوٹ بنوا کر لایا کرتے تھے۔ حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا۔ جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔"

(اخبار الحکم قادیان جلد ۳۸ نمبر۶ مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۵ء)

قادیانیو! سچ سچ بتاؤ اگر تمہارا بچہ اس طرح سر کو تیل لگا کر اپنے کپڑے برباد کرلے تو کیا تم اسے لعن طعن نہیں کرو گے؟ اگر بچے کو لعن طعن کرو گے تو انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ مرزا پر بھی لعنت بھیج دو۔(ناقل)

فصاحت

"حضرت مسیح موعود کو زبان میں کسی قدر لکنت تھی اور آپ پرنالے کو پنالہ فرمایا کرتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص۲۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

کیا بات ہے! قادیانی نبوت کی فصاحت و بلاغت کی؟

(ناقل)

گھڑی اور وقت

"بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو ایک جیبی گھڑی تحفہ

دی۔ حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے۔ زنجیر نہیں لگاتے تھے اور جب وقت دیکھنا ہوتا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسے سے یعنی عدد سے گن کر پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ رکھ کر ہندسہ گنتے تھے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۹۲ مصنف صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)

پانچویں جماعت کا بچہ گھڑی پر ایک نظر ڈالتے ہی وقت معلوم کر لیتا ہے لیکن انگریزی نبی کی علمیت اور ذہانت دیکھئے کہ پہلے چھوٹی سوئی کے لئے ہندسے گنتا ہے اور پھر بڑی سوئی کے لئے۔ پھر کہیں جا کر اسے وقت معلوم ہوتا ہے۔

(ناقل)

عقل کا نوحہ

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑیاں پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھیں اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی ہدیتہ" لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے۔ اس طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۸ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

تم عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے
(ناقل)

حاضر دماغی

"بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر کو جاتے ہوئے آپ (کسی) خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے جتلانے آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

بہت تیرے کی۔ (ناقل)

گڑ اور ڈھیلے

"آپ کو (یعنی مرزا قادیانی) کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔"

(مرزا قادیانی کے حالات زندگی مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی تحت براہین احمدیہ جلد اول ص ۶۷)

یہ بات ضرب المثل کی طرح مشہور ہے کہ مرزا قادیانی گڑ سے استنجا کر لیتا تھا اور ڈھیلے منہ میں ڈال لیتا تھا۔ یہ عقل کا ماتم نہیں تو اور کیا ہے؟ (ناقل)

فیشن

"صدری گھر میں اکثر پہنے رہتے مگر کوٹ عموماً باہر جاتے وقت ہی پہنتے اور سردی کی زیادتی کے دنوں میں اوپر تلے دو دو کوٹ بھی پہنا کرتے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

واہ رے فیشن۔ (ناقل)

پابندی وقت

"گھڑی بھی آپ ضرور اپنے پاس رکھا کرتے مگر اس کے چابی دینے میں چونکہ اکثر ناغہ ہو جاتا۔ اس لئے اکثر وقت غلط ہی ہوتا تھا اور چونکہ گھڑی جیب میں سے اکثر نکل پڑتی اس لئے آپ اسے بھی رومال میں باندھ لیا کرتے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

جس پہلو سے بھی دیکھو بے مثال ہے
(ناقل)

ننگا پاؤں

"ایک مرتبہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیان سے چلے۔ کلانور کے قریب ایک نالے سے گزرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا۔ مگر اس وقت تک انہیں معلوم نہ ہوا جب تک وہاں سے بہت دور جا کر یاد نہیں کرایا گیا۔"

(حیات النبی جلد اول ص ۵۸ مولفہ یعقوب علی قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کہ افیم کی کچھ زیادہ ہی مقدار کھا لی ہوگی۔ (ناقل)

بٹن اور کاج

"بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۶ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا۔ (ناقل)

انوکھا انداز

"بعض دفعہ دیکھا گیا کہ آپ صرف روکھی روٹی کا نوالہ منہ میں ڈال لیا کرتے تھے اور پھر انگلی کا سرا شوربے میں تر کر کے زبان سے چھوا دیا کرتے تاکہ لقمہ نمکین ہو جاوے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۳۱ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

تالیاں.....! (ناقل)

کیا کھایا؟

"بارہا آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ کیا پکا تھا اور ہم نے کیا کھایا۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۳۱ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

رب رکھے تو مت کھے۔ (ناقل)

جرابیں

"چنانچہ پچھلی عمر میں بارہ مہینے گرم کپڑے پہنا کرتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب بالعموم گرمی میں بھی جراب پہنے رکھتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۲۹ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

اور نہاتے تو سارا سال ہی نہیں ہوں گے اور کتنی بدبو آتی ہوگی۔ صفائی سے ان کو کیا نسبت۔ (ناقل)

چابیاں

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۷۵۵۷۴ —

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاجاموں میں' میں نے اکثر ریشمی ازاربند پڑا ہوا دیکھا ہے اور ازاربند میں کنجیوں کا گچھا بندھا ہوتا تھا۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص۱۰۸ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

قادیانی کتب کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی پہلے سوتی ناڑے استعمال کرتا تھا لیکن جب ایک دن میں سو سو دفعہ پیشاب انے لگا تو بعض اوقات سوتی ناڑے کی گرہ کھولتے کھولتے پیشاب کپڑوں میں نکل جاتا تھا۔ اس کی وجہ سے مرزا قادیانی نے پھر ریشمی ازاربند شروع کیا تاکہ کھولنے میں آسانی رہے۔ پھر زیادہ سہولت کے لئے غرارہ استعمال کرنا شروع کیا۔ مرزا قادیانی جب چابیوں کا گچھا ازاربند کے ساتھ باندھ کر چلتا ہوگا تو چابیوں کے چھن چھن کے میوزک سے قادیانی مخلوق کو پتہ چل جاتا ہوگا کہ ہمارا گرو گھنٹال آرہا ہے۔ ویسے اگر مرزا قادیانی جیسا مخبوط الحواس کہیں گم ہوجاتا ہوگا تو قادیانیوں کو ڈھونڈنے میں بڑی آسانی ہوتی ہوگی۔ (ناقل)

امامت

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی وجہ سے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نماز نہ پڑھا سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی موجود نہ تھے تو حضرت صاحب نے حکیم فضل الدین صاحب مرحوم کو نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور تو جانتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض ہے اور ہروقت ریح خارج ہوتی رہتی ہے۔ میں نماز کس طرح سے پڑھاؤں۔ حضور نے فرمایا۔ حکیم صاحب آپ کی نماز باوجود اس تکلیف کے ہوجاتی ہے یا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں حضور۔ فرمایا پھر ہماری بھی ہوجائے گی۔ آپ پڑھائیے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص۱۳۱ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

سنا ہے آج کل مرزا طاہر بھی ایسا ہی امام ہے۔ (ناقل)

گم گو

"قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت احمد علیہ السلام جب مقدمہ گورداسپور کے ایام میں عدالت کے انتظار میں لب سڑک گورداسپور میں گھنٹوں تشریف فرما رہتے تو بسا اوقات لوگ خیال کرتے کہ آپ ان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ مگر آپ کسی اور خیال میں مستغرق ہوتے تھے اور بعض اوقات مجلس میں بیٹھے ہوئے بھی مجلس سے جدا ہوتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص۲۵۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

پلٹ تیرا دھیان کدھر ہے۔ (ناقل)

بھاگ گیا

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مسجد مبارک میں نماز ظہر یا عصر شروع ہوچکی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درمیان میں سے نماز توڑ کر کھڑکی کے راستہ گھر میں تشریف لے گئے اور پھر وضو کرکے نماز میں آملے اور جو حصہ نماز کا رہ گیا تھا وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کیا۔ یہ معلوم نہیں کہ حضور بھول کر بے وضو آگئے تھے یا رفع حاجت کے لئے گئے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص۲۱۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

میرے خیال میں یا تو کپڑوں میں پیشاب نکل گیا ہوتا یا مرزا قادیانی نے سمجھا ہوگا کہ ڈاکیا کسی مرید کا منی آرڈر لے کر آیا ہے۔ (ناقل)

تلاشی اور گدگدیاں

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ قاضی یار محمد صاحب بہت مخلص آدمی تھے مگر ان کے دماغ میں کچھ خلل تھا جس کی وجہ سے ایک زمانہ میں ان کا یہ طریق ہوگیا تھا کہ حضرت صاحب کے جسم کو ٹٹولنے لگ جاتے تھے اور تکلیف اور پریشانی کا باعث ہوتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص۲۱۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

بلا تبصرہ.....! (ناقل)

غرارہ

"آخری ایام میں حضور ہمیشہ ایسے پاجامے پہنا کرتے تھے جو نیچے سے تنگ اوپر سے کھلے گاؤدم طرز کے اور شرعی کہلاتے لیکن شروع میں ۹۵'۱۸۹۰ء میں' میں نے حضور کو بعض دفعہ غرارہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔"

(ذکر حبیب ص۱۳۹ از مفتی محمد صادق قادیانی)

کاش کوئی فوٹوگرافر غرارہ پہنے مرزا قادیانی کی تصویر لے لیتا اور ہم بھی قادیانی نبی کو اس کے من پسند لباس میں دیکھ لیتے۔ (ناقل)

تیل

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں آپ کی لڑکی عصمت ہی صرف ایسی تھی جو قادیان سے باہر پیدا ہوئی اور باہر ہی فوت ہوئی۔ اس کی پیدائش انبالہ چھاؤنی کی تھی اور فوت وہ لدھیانہ میں ہوئی۔ اسے ہیضہ ہوا تھا۔ اس لڑکی کو شربت پینے کی عادت پڑگئی تھی یعنی وہ شربت کو پسند کرتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے لئے شربت کی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ رات کو وہ اٹھتی تو کہتی۔ ابا شربت پینا ہے۔ آپ فوراً اٹھ کر شربت بنا کر اسے پلا دیا کرتے تھے۔ ایک روز لدھیانہ میں اس نے اسی طرح رات کو اٹھ کر شربت مانگا۔ حضرت صاحب نے اسے شربت کی جگہ چنبیلی کا تیل پلا دیا۔ جس کی بوتل اتفاقاً شربت کی بوتل کے پاس ہی پڑی ہوئی تھی۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص۲۵۹ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

اس وقت سے لے کر آج تک مرزا قادیانی ہر قادیانی کے ساتھ یہی کام کرتا آرہا ہے۔ یعنی پیشاب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل لگا کر تمام قادیانیوں کو پلا رہا ہے۔ (ناقل)

قادیانیو! یہ میں نے تمہاری کتابوں سے چند حوالے دیئے ہیں جو اپنی زبان سے پکار پکار کر تمہیں مرزا قادیانی کی دماغی حالت سے آشنا کررہے ہیں۔

اے گم کردہ راہ لوگو! جو شخص پاگل خانے کا حق دار تھا تم نے اسے تخت نبوت پہ بٹھا دیا۔ جو کسی دفتر میں چپڑاسی رکھے جانے کے قابل نہیں تھا تم نے اسے نبی بنا لیا۔

ارتداد کے تپتے ہوئے صحرا میں بھٹکنے والو! ذرا آنکھوں سے تعصب و ہٹ دھرمی کی دبیز پٹی اتار دو۔ حق کی آواز سننے کے لئے کانوں میں ٹھونسی ہوئی روئی نکال دو اور سروں کو ایک زوردار جھٹکا دے کر دماغوں پر لگے ہوئے کفر کے زنگ آلود تالے توڑ دو اور پھر سوچو کہ جو شخص سیدھی اور الٹی جوتی میں پہچان نہ کرسکتا ہو۔ جس کی قمیض کو آگ لگی ہو اور اسے پتہ ہی نہ چلے اور لوگ آکر اس کی آگ بجھائیں۔ جو روٹی پر راکھ ڈال کر کھانے کو بیٹھ جائے۔ جو نیچے والے کاج کا بٹن اوپر والے کاج میں اور اوپر والے کاج کا بٹن نیچے والے کاج میں لگا کر سیر و گشت کررہا ہو۔ چلتے ہوئے جس کے پاؤں سے جوتا اتر جائے اور ایک لمبی مسافت طے کرجانے کے باوجود اسے پتہ ہی نہ چلے۔ جو اپنی بیٹی کو شربت اسہال کی جگہ چنبیلی کا تیل پلا دیتا ہو اور جو غرارہ پہن کر لوگوں کی محفل میں بیٹھتا ہو' جو گڑ کے ساتھ استنجا کرتا ہو اور دوائیاں کھاتا ہو۔ جس کے کوٹ کی جیب میں کئی دن بھاری اینٹ پڑی رہی ہو اور اسے پتہ ہی نہ چلے وغیرہم۔

قادیانیو! خدارا اب بتاؤ۔

کیا مرزا فاتر العقل نہیں؟

کیا مرزا مخبوط الحواس نہیں؟

کیا مرزا کوڑھ دماغ نہیں؟

قادیانیو! نبوت عقل و دانش اور فہم و فراست کی معراج ہوتی ہے نبی اپنے وقت میں دنیا کا ذہین ترین انسان ہوتا ہے۔ اس کی ذات معصوم عن الخطا ہوتی ہے۔ زبان نبوت سے نکلنے والا ہر ہر لفظ کائنات میں علم و عرفان کی بارش برساتا ہے۔ نبی کائنات میں کسی انسان کا شاگرد نہیں ہوتا بلکہ وہ صرف اللہ کا شاگرد ہوتا ہے۔ رب ذوالجلال خود اس کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ ہستی جس

باقی صفحہ ۴۳ پر

تحریر۔ ابو مریم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

تاریخی جائزہ

تمام مکاتب فکر کے علماء کرام بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جمع ہوئے اور ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا

اس پُرامن تحریک کے نتیجے میں پورے پاکستان کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے اور پورا ملک معطل ہو گیا

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سب سے پہلے خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جدوجہد کا آغاز کیا۔ اس لئے جو لوگ عقیدہ ختم نبوت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کو نسبت صدیقی حاصل ہے۔ خاتم النبیین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کی حیثیت سے قیامت تک کے لئے امت مسلمہ کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے اس دنیا میں بھیجا۔ قرآن مجید کی سینکڑوں آیات' احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے سینکڑوں اقوال اس پر شاہد ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ نہ صرف جھوٹا اور کذاب' دجال ہو گا بلکہ ایسے شخص اور اس کے پیروکاروں کو سزائے موت ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل آخری دور میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خط تحریر فرمایا کہ فوراً" اس دعویٰ سے توبہ کر لے ورنہ تیرے خلاف جہاد ہو گا۔ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے دار بقاء کی طرف تشریف لے گئے اور آپ کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب اپنے دعوے سے باز نہیں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار' خلیفہ اول اور امت مسلمہ کے افضل ترین فرد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک بہترین لشکر تیار کر کے مسیلمہ کذاب اور اس کی ذریت و لشکر کو جہنم رسید کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ اس لشکر نے اسلامی تاریخ کے پہلے جھوٹے نبی کا خاتمہ کر کے اور اس کے لشکر کو نیست و نابود کر کے آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے یہ سنت اور دستور و طریقہ جاری کر دیا کہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کی سزا صرف اور صرف موت اور جھوٹے نبی اور ان کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کرنا ضروری اور فرض ہے۔ امت مسلمہ نے خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اس سنت کو زندہ رکھا اور جب بھی کسی شخص کی طرف سے انفرادی طور پر یا جماعت کی طرف سے اجتماعی طور پر اس قسم کی کوشش کی گئی اور عقیدہ ختم نبوت پر زد لگائی گئی تو امت نے ایسے فرد یا جماعت کو ملت اسلامیہ کے لئے ناسور قرار دیتے ہوئے اسے مسلمانوں کے جسد سے الگ کر کے ان کے خلاف جہاد کیا۔ عقیدہ ختم نبوت پر امت مسلمہ نے کبھی بھی نرمی اختیار نہیں کی کیونکہ اس عقیدہ کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے۔ اس عقیدہ کے بغیر اسلام قائم رہ ہی نہیں سکتا۔ فقہاء امت نے تو اس عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں اتنی سختی اور شدت ملحوظ رکھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی جھوٹے نبی سے صرف اس کی نبوت کی دلیل بھی طلب کرے تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہ صرف اس عقیدہ کی اہمیت کی بناء پر ہے۔

> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل آخری دور میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خط تحریر فرمایا کہ فوراً" اس دعویٰ سے توبہ کر لے ورنہ تیرے خلاف جہاد ہو گا۔

برصغیر پاک و ہند میں انگریزی دور استبداد میں امت مسلمہ میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے مختلف حربے اور ہتھکنڈے آزمائے گئے' قومیت سے لے کر فرقہ واریت تک۔ لیکن اسلام یا اس کے کسی اہم مسئلہ کے پیش آجانے پر اس نے امت مسلمہ کو ہمیشہ متحد و متفق پایا۔ تمام فرقہ واریت اور لسانی تعصبات کو اسلامی کاز کے سامنے ہوا ہوتے دیکھا۔ جذبہ جہاد کی بناء پر بڑے بڑے مظالم کے باوجود اسلام پر ثابت قدم دیکھا۔ اس کے دانشوروں نے اس مسئلہ جزئیت پر غور کیا تو اس نتیجے پر پہنچے کہ جب تک مسلمانوں میں سے جذبہ جہاد ختم نہیں کریں گے اور ان مسلمانوں کا جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ختم نہیں کریں گے۔ اس وقت تک مسلمانوں کو ختم کرنا ممکن نہیں ہو گا۔ اس لئے ان کی طرف سے سب سے پہلے قادیان کے ایک شخص غلام احمد قادیانی کو نئے نبی کے طور پر پیش کیا گیا اور اس کی تشہیر کی گئی۔ مسلمانوں میں اس کو متعارف کرایا گیا۔ پھر اس جھوٹے نبی نے انگریزوں کے منصوبے کے مطابق جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا۔ وہ خود ایک جگہ لکھتا ہے کہ میں نے جہاد کے خلاف اور انگریز آقا کے حق میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں۔ بہرحال انگریز نے مسلمانوں کی مرکزیت ختم کرنے کے لئے جھوٹے نبی کا شوشہ چھوڑا۔ قادیان لدھیانہ کے قریب پڑتا تھا۔ علماء لدھیانہ نے جب مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد دیکھے اور کتابیں دیکھیں تو مرزا غلام احمد قادیانی سے مناظرے کئے اور اس کو اس کے غلط عقائد سے آگاہ کر کے اس کو تائب ہونے کی نصیحت کی لیکن مرزا غلام احمد قادیانی بجائے تائب ہونے کے اور دلیر ہو گیا اور واضح طور پر دعویٰ نبوت کرنے لگا۔ حکومت کی سرپرستی کی بناء پر اس کو ہر قسم کی آزادی تھی۔ اس صورت حال

کے پیش نظر آخرکار علماء لدھیانہ نے مقامی طور پر اس کے کفر کا فتویٰ جاری کیا اور اس فتویٰ کی تصدیق و تقریب کے لئے اس وقت کے سب سے بڑے فقیہہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر علماء کرام کے پاس روانہ کیا۔ تمام علماء کرام نے غلط نظریات و عقائد کی تشہیر اور دعویٰ نبوت کی بناء پر کفر کے اس فتویٰ کی تصدیق کی۔ اس فتوے کے بعد علماء کرام اور قادیانی سربراہ اور اس جماعت کے درمیان مناظروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مذہب کی تبلیغ زور و شور سے شروع کر دی۔ مقابلہ میں علماء کرام نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے جدوجہد شروع کی۔ قادیان اور لدھیانہ چونکہ اس کا مرکز ہے اس لئے زیادہ تر کام اسی علاقے میں شروع ہوا۔ باطل فتنہ کا جب زور بڑھا تو محدث العصر امام وقت حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے اس فتنہ کے مضمرات کے پیش نظر ہندوستان کے علماء کرام کو جمع کیا اور ان کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی عظمت اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری کا احساس دلایا اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے غلط عقائد اور باطل نظریات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ علماء کرام کی ایک مستقل جماعت ہو جو اپنے آپ کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مخصوص کر دے۔ اس کا ایک ایک لمحہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت پر رد کرنے اور مسلمانوں کو ان کی گمراہی سے آگاہ کرنے کے لئے وقف ہو۔ ان کی رائے کے مطابق امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی سربراہی میں علماء کرام کی ایک جماعت تیار ہوئی۔ جس میں اس وقت کے بڑے بڑے علماء شامل تھے۔ حضرت انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے خود بھی اور تمام علماء کرام سے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر اس کام کے لئے بیعت کرائی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اس زمانہ میں مجلس احرار الاسلام کے بہت بڑے لیڈر تھے۔ انگریز دشمنی اور تحریک آزادی میں آپ کی شعلہ نوا تقریروں نے تمام ملک میں آزادی کا جذبہ بیدار کیا ہوا تھا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنے استاد کے حکم سے آزادی ہند کی جدوجہد کے ساتھ انگریزوں کی اس چال کو بھی ناکام بنانے کا کام شروع کیا اور مجلس احرار الاسلام کا ایک مذہبی شعبہ جدا کر کے اس کے تحت رد قادیانیت کی مہم پورے برصغیر میں شروع کر دی۔ ۲۴ جولائی ۱۹۲۶ء تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور میں ایک مسلمان لڑکی غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا کہ میرا مجوزہ شوہر جس سے میری رخصتی نہیں ہوئی ہے وہ مرتد (قادیانی) ہو گیا ہے اور میں مسلمان ہوں اس لئے میرا نکاح اس سے منسوخ کیا جائے۔ عدالت نے فریقین کے دلائل سننے پر مقدمہ تقریباً" دس سال تک مختلف مراحل میں چلتا رہا۔ قادیانی گروہ اور اس کی آقا انگریز حکومت نے دلائل' وکلاء اور دباؤ' لالچ تمام حربے اختیار کئے۔ نواب آف بہاولپور ان دنوں انگلینڈ کے سفر پر تھے ان پر دباؤ ڈالا گیا۔ انہوں نے اس سلسلے میں نواب سر عمر حیات ٹوانہ سے مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم انگریز حکومت کے ماتحت ضرور ہیں لیکن ہم نے اپنا دین اور ایمان اور عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ اس لئے آپ واضح کریں کہ میں دین کے معاملے میں کوئی دباؤ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بہرحال جو عدالت فیصلہ دے اس میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ بہت اہم مقدمہ تھا۔ اس لئے علماء کرام نے اس میں بھرپور شرکت کی محدث العصر مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ بنفس نفیس عدالت میں تشریف لائے اور دیان ریکارڈ کرایا۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا۔ اگر مرزائی چاہیں تو میں دکھا سکتا ہوں (اللہ کے حکم سے) کہ مرزا غلام احمد قادیانی جہنم کی آگ میں جل رہا ہے مولانا غلام محمد گھوٹویؒ مولانا محمد حسین مونگیریؒ مولانا مفتی محمد شفیعؒ (مفتی اعظم پاکستان) مولانا مرتضیٰ چاندپوریؒ مولانا نجم الدینؒ مولانا ابوالوفاؒ شاہجہان پوری وغیرہ نے مدلل بیانات عدالت میں ریکارڈ کرائے۔ ۷ فروری ۱۹۳۵ء ڈسٹرکٹ جج بہاولپور جناب محمد اکبر خان مرحوم نے فیصلہ سنایا کہ دعویٰ نبوت اور غلط عقائد کی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں یہ عدالت کا یہ فیصلہ آج تک ہونے والے تمام عدالتی فیصلوں کے لئے سنگ میل اور بنیاد ہے اور جناب محمد اکبر خان مرحوم نواب آف بہاولپور اور نواب سر عمر حیات ٹوانہ کے لئے ذریعہ نجات ہے۔

قیام پاکستان تک انگریزی حکومت کی سرپرستی میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتی رہی اور علماء امت مسلمانوں کو اس گمراہی سے بچانے کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ اس دوران سینکڑوں مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی نے علماء کرام سے مناظروں سے راہ فرار اختیار کی۔ مباہلوں میں ہارا' اپنی پیشگوئیوں کے متعلق بارہا جھوٹا ثابت ہوا لیکن اس کے اور اس کی جماعت کے لئے ہدایت مقدر نہ تھی۔ اس لئے توبہ کرنے کے بجائے گمراہی میں بڑھتا رہا۔ قیام پاکستان کے بعد انگریزوں کی سازشوں سے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے لئے قادیانیوں کے سرکردہ اور انگریزوں کے کاسہ لیس وفادار فرد مسٹر ظفر اللہ کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنا دیا گیا۔ بعض کلیدی اور فوج کے اہم عہدوں پر قادیانیوں کا تقرر کیا گیا اس لئے پاکستان میں بھی اس گروہ کی طرف سے گمراہی کا سلسلہ جاری رہا تاکہ پاکستان ایک مضبوط اور مستحکم اسلامی ریاست کی شکل میں دنیا کے نقشے پر نہ ابھرے۔ مجلس احرار الاسلام کے علماء کرام نے محسوس کیا کہ سیاسی میدان کے ساتھ اس باطل جماعت کے خلاف کام کرنے میں بہت مشکلات اور رکاوٹیں ہیں۔ بعض اوقات سیاسی مصالح کی بناء پر اجتماعیت کا خیال کرنا پڑتا ہے اس لئے انہوں نے مجلس احرار الاسلام کی سیاسی حیثیت ختم کر کے مذہبی حیثیت دی اور اس کو صرف اور صرف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی رد کے لئے مخصوص کر دیا۔ ۱۹۵۳ء میں سیاسی جماعتوں پر کام کرنے کی پابندی عائد کر دی گئی تو مجلس احرار الاسلام بھی چونکہ سیاسی پارٹی کی حیثیت سے رجسٹرڈ تھی۔ اس پر بھی پابندی لگ گئی۔ اس لئے مولانا سید عطاء اللہ بخاریؒ نے اپنے ساتھی علماء کرام کے مشورے سے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے نام سے مذہبی جماعت اس مشن کے لئے تشکیل دی اور اس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کو جمع کیا۔ مولانا محمد علی جالندھری' مولانا غلام غوث ہزاروی نے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سے ملاقات کر کے ان کو مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا اور سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا واسطہ دے کر اس باطل فرقہ کے لئے خلاف تحریک چلانے پر آمادہ کیا بالآخر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جمع ہوئے اور ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ مولانا احمد علی لاہوری' مولانا ابوالحسنات احمد قادری' مولانا مفتی محمد شفیع' مولانا خواجہ قمرالدین سیالوی' مولانا پیر غلام محی الدین شاہ گولڑوی' مولانا عبدالحامد بدایونی' علامہ سید احمد کاظمی' پیر سید شریف' مولانا سید محمد داؤد غزنوی' مولانا سید فیض الحسن' مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' مولانا مفتی محمودؒ' مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ' آغا شورش کاشمیری' مولانا سید گل بادشاہ' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' لعل حسین اختر وغیرہ نے اس تحریک کی قیادت کی۔ صرف لاہور میں دس ہزار افراد نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جان کا نذرانہ پیش کیا۔ پورے ملک میں ہزاروں افراد نے جام شہادت نوش کیا۔ جیلوں کے دروازے علماء کرام پر کھل گئے۔ ہزاروں علماء کرام اور لاکھوں کارکن جیلوں میں ٹھونس دیئے گئے گولیاں' آنسو گیس' لاٹھی چارج کے ذریعہ اس تحریک کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ لاہور میں تحریک اتنی زور پکڑ گئی کہ حکومت کو لاہور فوج کے حوالے کرنا پڑا۔ جنرل اعظم نے اس تحریک کو کچلنے کے لئے دس ہزار افراد کو شہید کیا۔ حکومت کی سخت مزاحمت اور انکوائری کمیشن اور تمام علماء کرام کی گرفتاری کی بناء پر یہ تحریک کسی نتیجے پر پہنچے بغیر وقتی طور پر دب گئی۔ لیکن اس تحریک کے یہ دور رس نتائج ظاہر ہوئے کہ پاکستان کے ایک ایک گاؤں میں عقیدہ ختم نبوت

لے تحفظ کا احساس اجاگر ہوا۔ لوگوں کے دلوں میں قادیانیت سے نفرت پیدا ہوئی اور عام مسلمانوں میں اس مسئلہ کی اہمیت سے آگاہی پیدا ہوئی۔ ارتداد اور قادیانی بننے کا سلسلہ ایک حد تک کم ہو گیا۔ مقدمات سے فارغ ہو کر مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے تحریک کو منظم کرنا شروع کیا۔ اس دوران امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ۱۹۶۱ء میں انتقال کر گئے۔ آپ کے بعد اتفاق رائے سے ۱۹۶۱ء میں قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ آپ کے بعد ۱۹۶۶ء میں مولانا محمد علی جالندھریؒ اور اس کے بعد ۱۹۷۱ء میں مولانا لعل حسین اختر اور ۱۹۷۲ء میں مولانا محمد حیات کو جماعت کا امیر منتخب کیا گیا۔ ان حضرات نے اپنی بساط اور ملکی حالات کے مطابق اپنی تحریک کو منظم اور سرگرم رکھا۔ حکومتی اور عوامی سطح پر احتجاج کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۵ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ ۱۹ اپریل ۱۹۷۳ء تمام علماء کرام نے وقت کے عظیم محدث اور علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے عظیم شاگرد بین الاقوامی اسکالر و محقق و مصنف محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا پانچواں امیر مقرر کیا۔ مولانا بنوریؒ اگرچہ ابتداء ہی سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے خاموش مجاہد تھے اور جماعت کو چلانے میں پس پردہ آپ کا بہت اہم کردار تھا لیکن عہدوں اور مناصب پر آپ آنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ اس لئے کبھی کسی عہدہ کو آپ نے قبول نہیں کیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ قدرت کو آپ سے اس فتنہ کی سرکوبی کا اہم کام لینا تھا اور اس مسئلہ کا حل آپ کے نامہ اعمال اور دور امارت میں تقدیر نے تحریر کر دیا تھا۔ اس لئے بااصرار آپ پر امامت کا یہ بار ڈال دیا گیا۔ امیر منتخب ہونے کے بعد آپ نے ملک کے سرکردہ علماء کرام کو باضابطہ جماعت میں شامل کیا اور تقریری اور تحریری طور پر ملک اور بیرون ملک قادیانی فرقہ کے متعلق رائے عامہ اور مقتدر طبقہ کو آگاہ کرنے کی جدوجہد شروع کی۔ کئی اسلامی ممالک کے حکمرانوں سے رابطے قائم کئے۔ پاکستان میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور ملک کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی مکروہ سازش سے آگاہ کیا۔ کلیدی عہدوں پر فائز ہونے اور حکومتی سطح پر ناجائز رعایت کے حصول اور انہیں قومی اسمبلی کی سیٹوں پر منتخب ہونے کی بناء پر قادیانی گروہ کی ہمتیں بہت بڑھ گئی تھیں۔ جگہ جگہ عبادت خانوں کے قیام سے لے کر مسلمانوں کو تنگ کرنے تک ان کا روز مرہ کا معمول اور وطیرہ بن گیا تھا۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ کے ایک گروپ پر قادیانیوں نے زبردست حملہ کیا۔ ان کو مارا پیٹا۔ شدید زخمی کر دیا۔ ان طلبہ کا صرف اتنا قصور تھا کہ انہوں نے "ختم نبوت زندہ باد" کا نعرہ بلند کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان معصوم اور بے گناہ طلبہ کی قربانی قبول کی۔ ربوہ اسٹیشن پر تو پولیس یا حکومتی عملہ کے کسی فرد نے ان کی امداد نہیں کی لیکن جیسے ہی دوسرے اسٹیشن پر یہ طلبہ پہنچے تو عقیدہ ختم نبوت سے محبت رکھنے والے علماء کرام اور مسلمانوں نے ان طلبہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ ان کے زخموں پر اپنے آنسوؤں کے مرہم رکھے اور فوری طبی امداد پہنچائی اور ان معصوم طلبہ پر اس ظلم کے خلاف پوری قوم کھڑی ہو گئی۔ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے فوراً قادیانیوں کے اس ناروا اور بہیمانہ ظلم پر آخری اور فیصلہ کن تحریک کا اعلان کر دیا۔ پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور منصب وزارت عظمیٰ پر جناب ذوالفقار علی بھٹو مسند نشین تھے۔ مذہبی قوت کے حصول کے ساتھ مولانا بنوریؒ نے مولانا مفتی محمودؒ کے مشورے سے سیاسی قوت حاصل کرنے کے لئے تمام سیاسی جماعتوں کا تعاون حاصل کیا اور تمام سیاسی جماعتوں اور مذہبی جماعتوں پر مشتمل ایک پلیٹ فارم تشکیل پایا۔ جس کا نام آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تجویز ہوا۔ پورے پاکستان کے مسلمان اس پلیٹ فارم کے تحت منظم ہو کر سراپا احتجاج بن گئے۔ پرامن تحریک کے نتیجے میں پورا ملک معطل ہو گیا۔ دوسری دوسری طرف قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمودؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک' مولانا عبدالحکیم' مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری' مولانا صدر الشہید' پروفیسر غفور احمد نے قرارداد پیش کی۔ حکومت نے عوامی سطح اور قومی اسمبلی کی سطح پر اس تحریک کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ جیل' گرفتاریاں' آنسو گیس' لاٹھی چارج اور مارشل لاء کی دھمکی لیکن اس مرتبہ قوم عزم کر چکی تھی کہ اب اس مسئلہ کے حل کا وقت آگیا ہے اس لئے حکومت کا کوئی حربہ کامیاب نہ ہو سکا۔ مجبوراً حکومت کو بھی قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرنا پڑی جو کہ اس وقت کے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی۔ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے جو مسلم ممالک کے حکمرانوں سے رابطے قائم کئے ہوئے تھے ان کی اہمیت کا اس وقت احساس ہوا۔ جب ان ممالک کے حکمرانوں خصوصاً سعودی فرمانروا جلالۃ الملک شاہ فیصل نے حکومتی سطح پر اس مسئلہ کو حل کرنے پر زور دیا۔ قومی اسمبلی میں بحث شروع ہوئی۔ اراکین کی تجویز پر مرزا ناصر جو اس وقت قادیانی گروہ کا سربراہ تھا طلب کیا گیا اور ادھر مسلمانوں کا موقف مدلل طور پر پیش کرنے کے لئے مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ' مولانا محمد حیات' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا سید انور حسین نفیس رقم' جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی' مولانا سمیع الحق' مولانا تاج محمود پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جس نے "ملت اسلامیہ کا موقف" کے عنوان سے دو سو سے زائد صفحات پر مشتمل ایک تحریر مرتب کیا۔ جس کو اراکین اسمبلی کی تائید کے ساتھ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے قومی اسمبلی میں پیش کیا۔ بعد ازاں مرزا ناصر نے اپنی جماعت کا موقف پیش کیا۔ مولانا مفتی محمودؒ نے کئی گھنٹے تک مرزا ناصر احمد پر ایسی جرح کی کہ خود مرزا ناصر نے قادیانیت کی حقیقت واضح کر دی۔ ایک سوال کے جواب میں اس کو کہنا پڑا کہ وہ اپنی جماعت کے علاوہ تمام لوگوں خصوصاً اراکین اسمبلی کو بھی کافر سمجھتا ہے۔ اس جواب نے تمام اراکین کی آنکھیں کھول دیں اور بالآخر کئی ماہ کی جرح اور عوامی تحریک اور اخبارات کی تائید سے یہ برسوں پرانا مسئلہ حل ہوا اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے مبارک دن قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد منظور کی جس کی رو سے قادیانی دائرہ اسلام

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون 680800
پچکے گال چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں جسم کو موٹا مضبوط طاقتور سرخ خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے، بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی پرانی دردیں نزلہ کیرا، بلغم
ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن
بواسیر پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے ○ گنجا پن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجاپن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے سکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل چھائیاں داغ دھبے دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن
نسوانی حسن مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض نسوانی و جنسی کمزوری مثانے کی گرمی جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے
دیسی ہومیو علاج
ڈاکٹر حکیم ہومیو جمیل احمد حلیمی آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چنیوٹ چوک صدر بازار فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

سے خارج قرار دیئے گئے اور ان کو غیر مسلم اقلیت کی فہرست میں شامل کر دیا گیا۔ قومی اسمبلی کے اس فیصلے کے بعد مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی تحریک پر دیگر اسلامی ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ رابطہ عالم اسلامی کے تحت ۴۰ سے زائد اسلامی ممالک کے سرکردہ علماء کرام کا اجلاس ہوا۔ جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی کی تجویز پر تمام ممالک کے علماء کرام نے قومی اسمبلی پاکستان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبہ کی تائید کی اور قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے پر فتویٰ جاری کیا۔ قادیانیوں نے پاکستان میں ربوہ شہر کو اپنی جاگیر بنایا ہوا تھا۔ پولیس تک کو اجازت نہیں تھی کہ وہ اس شہر میں داخل ہو سکے۔ مظلوم مسلمانوں یا قادیانیت سے فرار ہونے والوں پر وہاں مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اہم مطالبہ یہ تھا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ جنوری ۱۹۷۵ء میں ربوہ کو کھلا شہر قرار دے دیا گیا۔ جنوری ۷۵ء کا پہلا جمعہ پاکستان کی تاریخ میں ربوہ شہر میں ادا کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک زمین حاصل کر کے یہاں مسجد اور مرکز قائم کیا اور مسلم آبادی قائم کرنے کی راہ ہموار کی۔ ۱۹۷۵ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا دوسرا اہم مطالبہ جداگانہ طریقہ انتخاب کا منظور ہوا اور قادیانیوں کی غیر مسلم اقلیت کی طرح سیٹیں مخصوص کر دی گئیں۔ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے اپنے دور امارت میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا دائرہ کار پاکستان سے بڑھا کر بیرون ملک بھی کیا اور بعض اہم ممالک جہاں قادیانیوں کی سرگرمیاں شروع ہو گئی تھیں مبلغین روانہ کئے۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء میں محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کا انتقال ہوا تو خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا خواجہ خان محمد کو ۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو امیر اور جانشین مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مفتی احمد الرحمانؒ کو نائب امیر مقرر کیا گیا۔ ان دونوں بزرگوں نے اپنے استاد محترم مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے اس مشن کو ترقیوں کی راہ پر گامزن کر دیا۔ جس ملک اور جس جگہ قادیانی فتنہ محسوس کیا تعاقب کرنا ضروری سمجھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دور میں مجلس تحفظ ختم نبوت کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا درجہ ملا اور آج مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے علاوہ یورپ، افریقہ، جرمنی، امریکہ، وسطی ایشیاء کی ریاستوں اور دیگر ممالک میں عقیدہ ختم نبوت کے لئے کام کر رہی ہے۔

۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی سے قرارداد کی منظوری کے بعد وزارت قانون کی ذمہ داری تھی کہ وہ قانونی جزئیات طے کرتی لیکن چونکہ مجبوراً حکومت نے یہ قرارداد منظور کی تھی اس لئے اس سلسلے میں آئینی طور پر کچھ پیش رفت نہ ہوئی۔ قادیانی جماعت اسی انداز میں اپنا کام کرتی رہی اور غیر ممالک خصوصاً افریقی ممالک میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے لوگوں کو گمراہ کرتی رہی۔ ان خطرات کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مطالبہ کیا کہ قرارداد کی روشنی میں آئینی جزئیات طے کی جائیں جب مطالبات منظور ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو ۱۹۸۴ء میں باقاعدہ منظم تحریک کا آغاز کیا گیا جس کے نتیجہ میں ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے ایک تفصیلی آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا یا کہلوانا، اذان دینا، مساجد قائم کرنا، کلمہ طیبہ وغیرہ کے بیج لگانا، نبی، صحابی، امہات المومنین وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنا قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا۔ اس دوران قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر کے حکم سے (جو مرزا ناصر کے بعد سربراہ بنا تھا) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء کر لیا گیا۔ مجلس نے مرزا طاہر اور اس کے خاص افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی۔ آرڈیننس کے اجراء والی ایف آئی آر کے تحت گرفتاری کے خوف سے یکم مئی ۸۴ء کو مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہو کر لندن جا گزیں ہوا اور لندن کے قریب ایک قطعہ اراضی خرید کر نام نہاد اسلام آباد کے نام سے اپنا ایک مرکز قائم کیا اور لندن میں ایک عبادت گاہ بھی قائم کی اور اپنے سابق آقاؤں کے تعاون سے اس عبادت گاہ کو لندن کے نقشے میں اسلامی مسجد کی حیثیت سے شامل کیا تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیا جا سکے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے برطانیہ کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نقشہ سے اس مسجد پر قادیانی عبادت گاہ تحریر کرے اور مسجد کا نام ختم کرے۔ لندن پہنچ کر مرزا طاہر نے اپنی تبلیغ کا دائرہ کار یورپ اور دیگر اسلامی و غیر اسلامی ممالک تک وسیع کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے مشن کے مطابق مرزا طاہر کا تعاقب شروع کیا اور امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب، مولانا مفتی احمد الرحمانؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ محمد عابد، مولانا منظور احمد الحسینی، ایڈیٹر ہفت روزہ عبدالرحمان یعقوب باوا نے انگلینڈ اور دیگر یورپی ممالک کا دورہ کیا اور وہاں کے علماء کرام کے ساتھ ملاقاتیں کر کے طے کیا کہ انگلینڈ میں یورپ اور امریکہ اور دیگر ممالک کے لئے ایک مرکز انگلینڈ میں قائم کیا جائے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا عالمی دفتر بھی قائم کیا جائے۔ الحمدللہ دفتر قائم ہوا اور مولانا منظور احمد الحسینی اور حاجی محمد یعقوب باوا کو اس کا ذمہ دار بنایا گیا۔ اس مرکز کے قیام سے قادیانی جماعت جس تیزی سے کام کر رہی تھی اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس کا سدباب ہوا۔ امسال بھی پچاس ہزار افراد نے مجلس کے وفد کے ہاتھ پر توبہ کی۔ انگلینڈ کے تمام شہروں، امریکہ کے بعض شہروں، موریشس، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، کینیڈا، اسپین، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، امارات، ملائشیا، انڈونیشیا وغیرہ میں مراکز قائم ہوئے۔

مسلم وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں کی آزادی کے بعد قادیانی جماعت نے اس میں کام کرنے کا آغاز کیا۔ بخارا میں مسجد قائم کرنے کی کوشش کی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک اعلیٰ سطحی وفد مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا محمد تقی عثمانی، قاری سعید الرحمان، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا محمد احمد خان، مولانا محمد مسعود، محمد جمیل خان پر مشتمل وفد نے وہاں کے حکام سے ملاقات کی اور ان کو آگاہ کیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ ملاقات کے نتیجے میں ازبکستان میں قادیانیوں کے داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ ان علاقوں کی حالت دیکھ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے تجویز پیش کی کہ یہاں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید طبع کرا کے تقسیم کئے جائیں تاکہ گھر گھر قرآن مجید پہنچ جائے۔ الحمدللہ پہلے مرحلے میں پانچ لاکھ قرآن مجید طبع کرا کے مختلف ریاستوں میں تقسیم کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو قادیانیوں نے بنیادی حقوق کی آڑ میں چیلنج کیا تھا۔ ۹۱ء میں اس کی سماعت شروع کرائی گئی تاکہ دباؤ اور لالچ کے تحت اس قانون کو عدالت کے ذریعہ منسوخ کرا دیا جائے۔ یہ مقدمہ بہت اہمیت کا حامل تھا۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کی نگاہیں اس پر تھیں۔ امریکہ اور بعض یورپی ممالک کا دباؤ بھی تھا۔ بنیادی حقوق کی تنظیموں نے الگ واویلا مچایا ہوا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکلاء اور علماء کرام نے اس مقدمہ میں بھرپور حصہ اور دلچسپی لی۔ دلائل کے انبار لگا دیئے۔ قادیانیوں کی کتابوں کے حوالے دیئے۔ آخرکار عدالت عالیہ نے جولائی ۱۹۹۳ء مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیا۔ قانون امتناع قادیانیت مجریہ ۸۴ء کو بحال رکھا گیا اور قادیانیوں کو کہا گیا کہ وہ ہندو، عیسائیوں اور سکھوں کی طرح اپنا طریقہ عبادت اور عبادت گاہوں کا طرز جدا کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں مندرجہ خدمات کی روشنی میں اس خوشخبری کے ساتھ منعقد ہو [illegible] ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلہ کے بعد اب قادیانیوں کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ حق کو قبول کر لیں اور باطل سے توبہ کر لیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب، نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی تمام قادیانیوں کو ایک دفعہ پھر اسلام کی دعوت دینا اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ اس وضاحت کے ساتھ کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور مسلمانوں کو ارتداد خصوصاً قادیانیت سے بچانے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام اپنا بھرپور کردار ادا کرتے رہیں گے اور سرزمین انگلینڈ میں ہر سال ختم نبوت کا ترانہ گونجتا رہے گا۔

ختم نبوت زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد

بقیہ : قادیانیت اور عقل

کی تعلیم و تربیت رب کائنات خود کرے وہ کیوں نہ کائنات کے لئے مینارہ نور بنے اور تم نے اس جاہل مطلق، فاتر العقل اور مخبوط الحواس کو نبی مان لیا جو ایک شریف انسان بھی کہلانے کا مستحق نہیں اور اس کا دامن دنیا کی ہر ہر برائی سے داغدار ہے۔

نفس ارتداد کے اسیرو! عقیدہ ختم نبوت کو بازیچہ اطفال نہ سمجھو، یہی وہ عقیدہ ہے جس پر تمہاری آئندہ آنے والی لامتناہی زندگی کا انحصار ہے۔ مرزا قادیانی کو نبی ماننا جرم عظیم ہے۔ جس کی سزا سدا جہنم کا عذاب ہے۔

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی

بقیہ = ختم نبوت

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"انا محمد و انا احمد و انا المقفی"

(مسلم شریف)

ترجمہ۔ "میں محمدؐ احمدؐ اور مقفی ہوں۔"

امام نوویؒ مقفی کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

المقفی العاقب۔ یعنی میں آخری نبی ہوں۔

ابن ماجہ میں حضرت ابو امامہؓ سے مرفوعاً" روایت ہے کہ انا اخر الانبیاء و انتم اخر الامم میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

ترمذی شریف میں ہے ان الرسالۃ و النبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی نبوت و رسالت ختم ہو چکی۔ اب نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ رسول۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ آپؐ کے بعد سلسلہ نبوت و رسالت ختم ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بالاجماع کفر کا ارتکاب کرے گا اور وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

بقیہ = تاشقند، سمرقند و بخارا کا تاریخی سفر

سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے میزبانی کا حق ادا کر دیا۔ ہم آج امام بخاریؒ کے مزار پر حاضری سے قلبی خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ امام بخاریؒ مسلمانوں کے دلوں میں بستے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ان لوگوں سے مل کر بھی خوشی ہوئی ہے جو امام بخاریؒ کے جوار میں رہتے ہیں۔ ہم طویل عرصہ تک اپنے اکابر کے آثار دیکھنے سے محروم رہے لیکن اب رب العزت نے ہمیں یہ نعمت میسر فرمائی ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے انتہائی والہانہ انداز میں بار بار میزبانوں کا شکریہ ادا کیا اور مدرسے کی خدمات کو بھی سراہا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کے خطاب کے بعد مسجد امام بخاری کے امام اور ہمارے میزبان جناب عثمان خان صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے ازبکی زبان میں خطاب فرمایا جس کا ترجمہ عربی میں ہمارے رفیق محمد کامل صاحب فرماتے رہے۔ جناب عثمان خان صاحب نے فرمایا۔

ہم آپ حضرات علماء و اکابرین اور مشائخ کی آمد پر بہت خوش ہیں اور دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہمارا یہ مدرسہ اور مسجد آپ کا اپنا مدرسہ اور مسجد ہے۔ جیسا کہ آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ امام بخاریؒ اسلامی دنیا کے علمی شہسوار ہیں۔ جن کی زیارت کے لئے دنیا بھر کے مسلمان یہاں آرہے ہیں۔ ان میں آپ جیسے پاکستان کے مسلمان بھی آئے ہیں اور دنیا کے کئی حکمران امام بخاریؒ کی مرقد پر حاضری دے چکے ہیں۔ سوڈان کے صدر صادق مہدی کے علاوہ ملائشیا اور انڈونیشیا کے حکمران بھی آچکے ہیں۔ جس مہمان خانے میں آپ حضرات تشریف فرما ہیں۔ اس کا افتتاح چند ماہ قبل افغانستان کے صدر جناب پروفیسر برہان الدین ربانی نے کیا ہے۔ تین ماہ قبل پاکستان کے وزیراعظم بھی یہاں آچکے ہیں اور انہوں نے یہاں توسیع کے لئے پچاس ہزار ڈالر کی رقم دینے کا وعدہ بھی کیا۔

امام بخاریؒ کے مزار کے ساتھ ہم نے مدرسہ بنایا ہوا ہے۔ اس مدرسے میں دو سو طلبہ اور پچاس طالبات دینی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ پاکستان کے ایک مسلمان نے مدرسے کی عمارت کی تعمیر کے لئے رقم دی ہے اور اپنا نام تک نہیں بتایا بلکہ نام بتانے سے منع کیا۔ اس رقم سے ہم نے تعمیر کا کام شروع کر دیا ہے۔ آئندہ یہاں چار سو طلبہ کے لئے انتظام کیا جا رہا ہے۔ سعودی عرب کے کچھ مخیر عرب دوستوں نے بھی مدرسے کے لئے تعاون کیا ہے۔

آپ حضرات اکابر کا یہاں آنا ہمارے لئے باعث شرف ہے۔ آپ کے سامنے میں نے مدرسے کی بات اس لئے رکھی کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ امام بخاریؒ کی مرقد کے گرد مدرسہ بن رہا ہے۔ اسی گفتگو کے دوران عشاء کی اذان ہو گئی۔ سب لوگ مسجد میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا قاری سعید الرحمان صاحب نے میزبانوں کی خواہش پر اپنی پرسوز آواز میں عشاء کی نماز دو رکعت قصر پڑھائی۔ تمام طلبہ نے کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کی۔ نماز کے بعد محترم جناب عثمان خان صاحب کے تقاضے پر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے طلبہ سے مختصر مگر جامع خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ میری یہ سعادت ہے کہ اس عظیم رات، جس میں اللہ رب العزت نے امام بخاریؒ جیسے قدوۃ کی زیارت کا شرف بخشا آپ حضرات سے چند باتیں کر رہا ہوں۔ میں مختصر طور پر دو باتیں عرض کروں گا۔ جو ہمارے وفد کے بنیادی مقاصد میں سے ہیں۔

پہلی بات یہ کہ ہم نے ایک ہفتہ اس مبارک ملک میں گزارا جس کی فضاؤں میں محدثین اور فقہاء و مشائخ کے انفاس قدسیہ کی خوشبو آتی ہے۔ میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ ان لوگوں کی اولاد ہیں جن کے علم و فضل کے سامنے ساری دنیا سرنگوں ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ان اکابر کے صحیح جانشین بنیں گے۔ جملہ دینی علوم ہم تک اس زمین کے فرزندوں کے واسطے سے پہنچے ہیں۔ یہاں کے ہر ہر خطے میں اور ہر ہر مینار و گنبد سے کچھ نہ کچھ تاریخ و معانی وابستہ ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

دوسری بات یہ کہ آپ حضرات نے کبھی غور فرمایا کہ وہ کون سی چیز تھی جس نے بخارا میں پیدا ہونے والے شخص کو حجازی عربوں کا امام بنا دیا۔ وہ چیز جس نے امام بخاری کو یہ اعلیٰ و ارفع مقام دیا وہ ہے امام بخاری کا حدیث رسول سے محبت و شغف اور اس کا اہتمام۔

اس لئے آپ بھی امام بخاری کے مدرسے کے نام کی لاج رکھیں اور اس محنت اور توجہ کو اختیار کریں جس نے امام بخاریؒ کو امت کا امام بنا دیا اور اپنے تمام اعمال میں اتباع سنت کا دھیان رکھیں۔ اپنے قول و فعل کو سنت نبوی کے مطابق بنائیں تاکہ آپ امام بخاریؒ کے صحیح جانشین بن سکیں

رات کا قیام اسی مہمان خانے میں رہا۔ فجر کی نماز باجماعت ادا کر کے پھر امام بخاریؒ کے مزار پر حاضری ہوئی اور اس کے بعد یہ قافلہ سمرقند کی طرف روانہ ہوا۔

بقیہ = قرآن کی قوت تاثیر

تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے اس کے اصول کی پیروی سے دنیا خوشحال ہو سکتی ہے اور دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا" (لندن میں تقریر مسز سروجنی نائیڈو)

قانون ہدایت: "قرآن اخلاقی ہدایتوں اور دانائی کی باتوں سے بھرا ہوا ہے اور قرآن نے عالم انسانیت کی زبردست اصلاح کی ہے جن اشخاص نے اس کے مضامین پر غور کیا ہے وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ایک قانون ہدایت ہے انسانی زندگی کی کوئی سی شاخ لیجئے ناممکن ہے کہ اس شعبہ میں اس کی تعلیم رہنمائی نہ کرتی ہو میرا خیال یہ ہے کہ اگر اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ایک سمجھدار آدمی بیک وقت دنیوی اور روحانی ترقی حاصل کر سکتا ہے" (اینکیچر ان اسلام از پروفیسر ہربرٹ وائل)

یہی وہ محیر العقول تاثرات ہیں جن کی وجہ سے قرآن مجید کو کلام اللہ ماننے پر ہر وہ شخص مجبور ہے جس کی عقل و بصیرت کو تعصب و عناد نے بالکل ہی برباد نہ کر دیا ہو۔

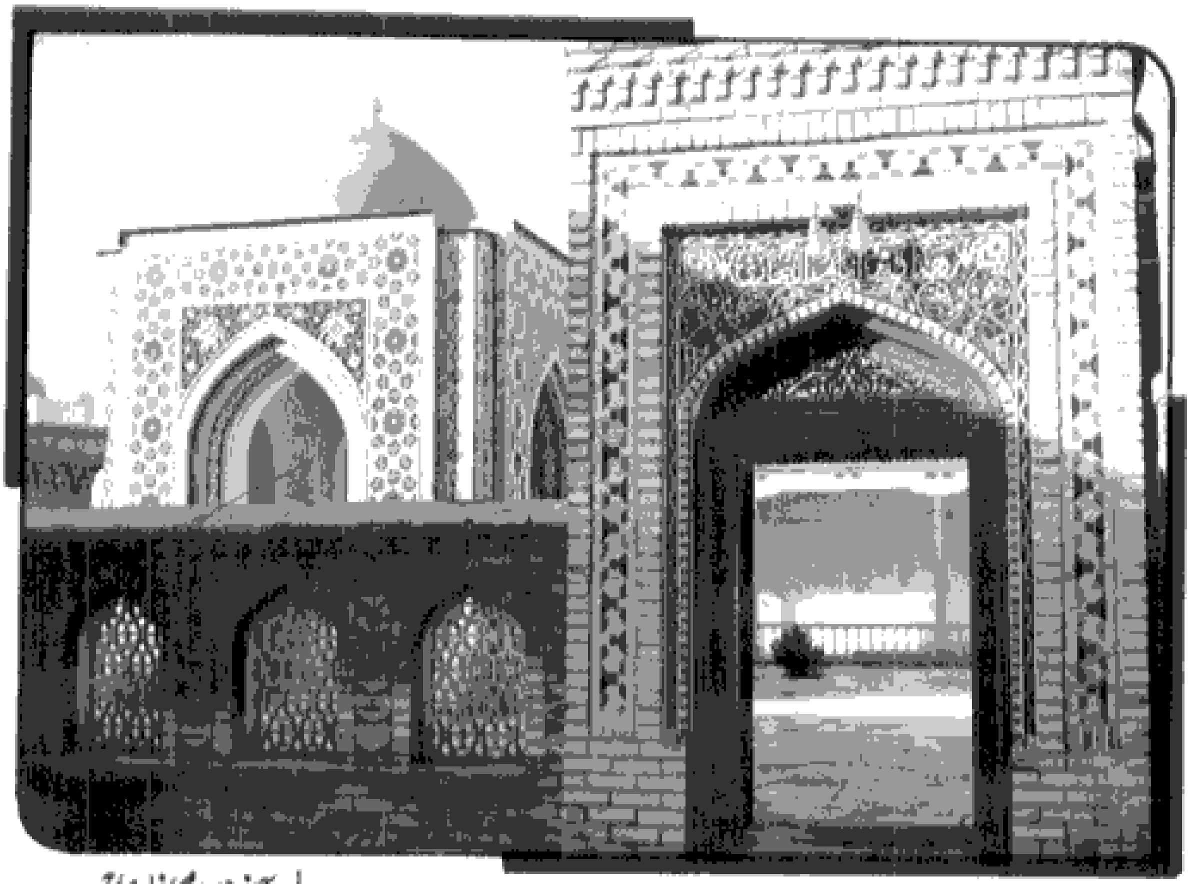

جامعہ حضرت امام بخاریؒ

مزار حضرت امام بخاریؒ پر لگا ہوا کتبہ

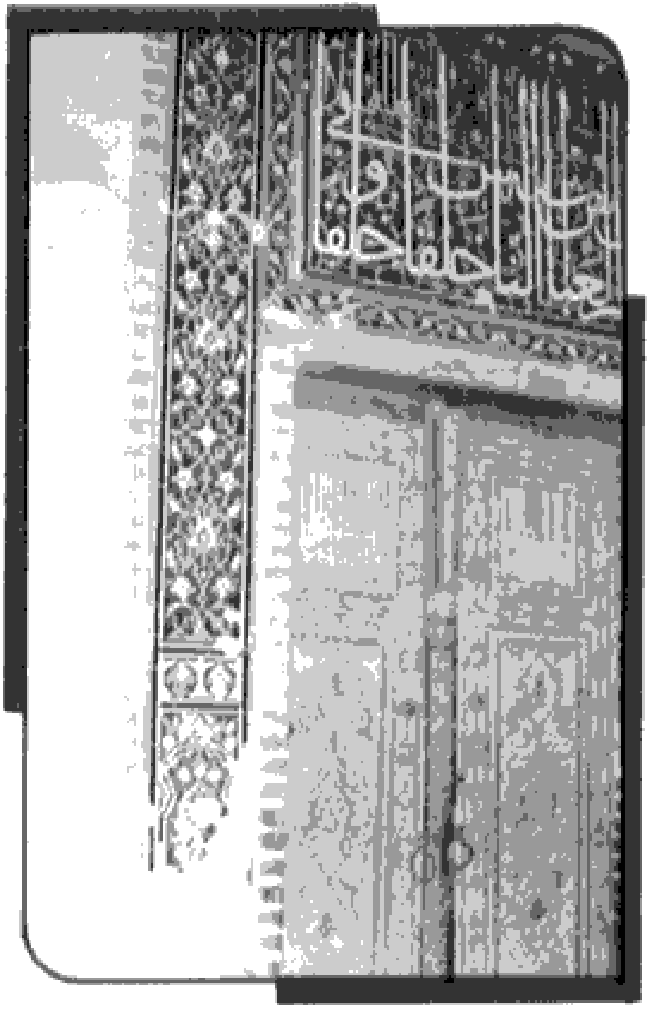

صحابی رسول ﷺ حضرت قثم بن عباسؓ کے مزار مبارک کا بیرونی منظر

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

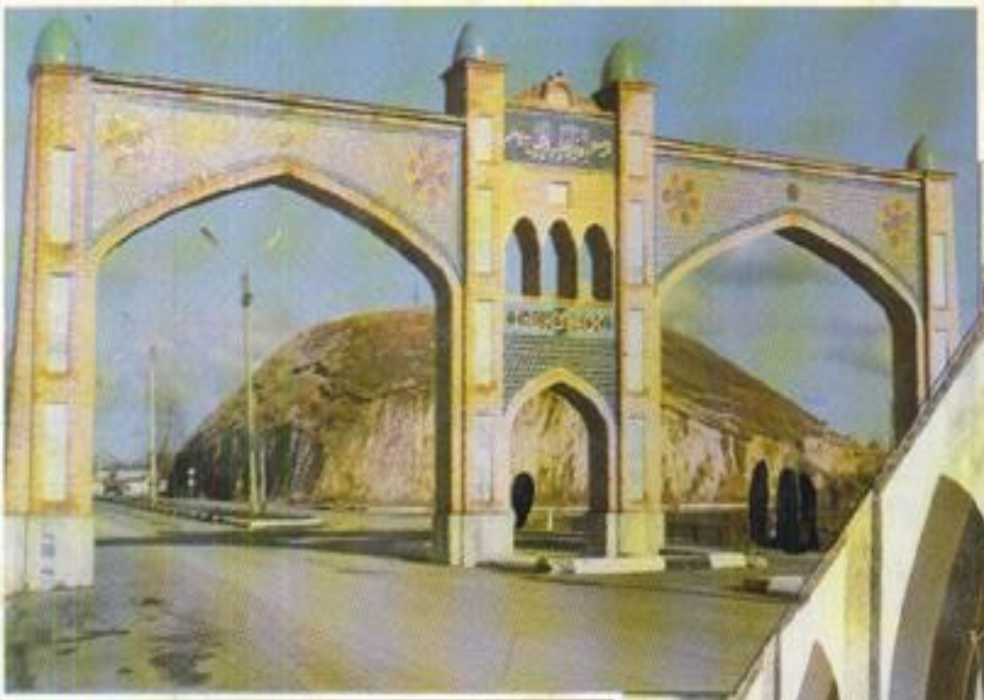

خوقند شہر کا دروازہ جہاں حضرت امام بخاریؒ کا مزار شریف ہے

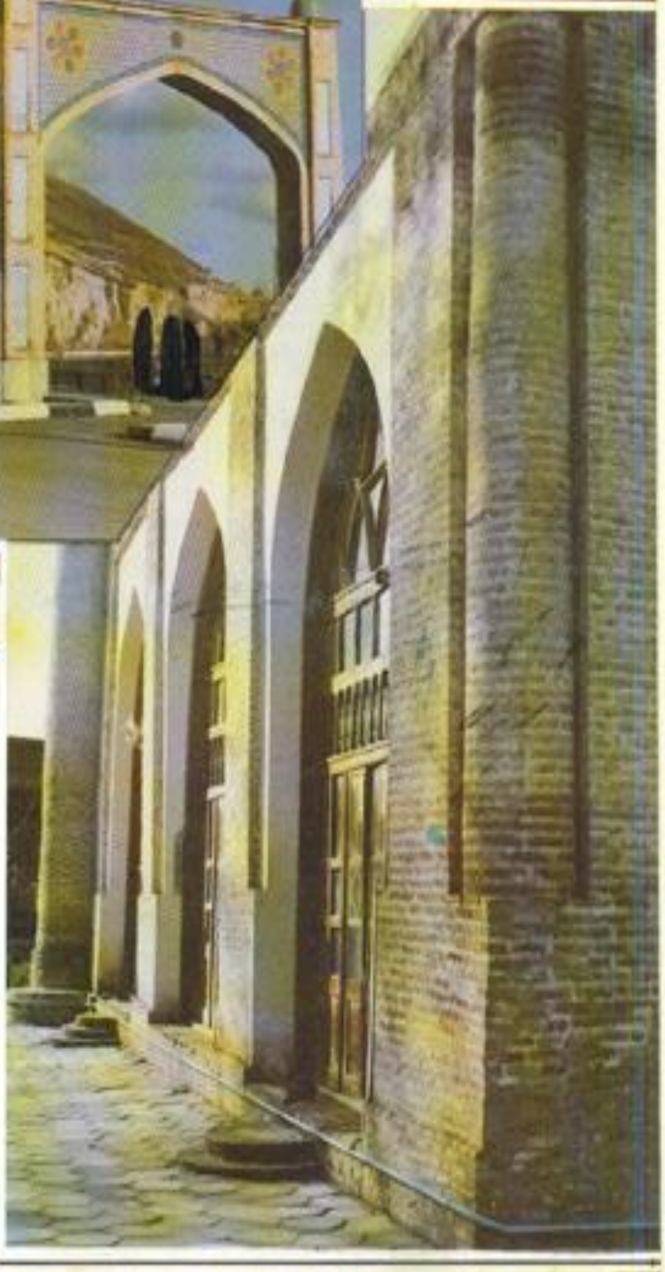

مسجد حضرت امام بخاریؒ

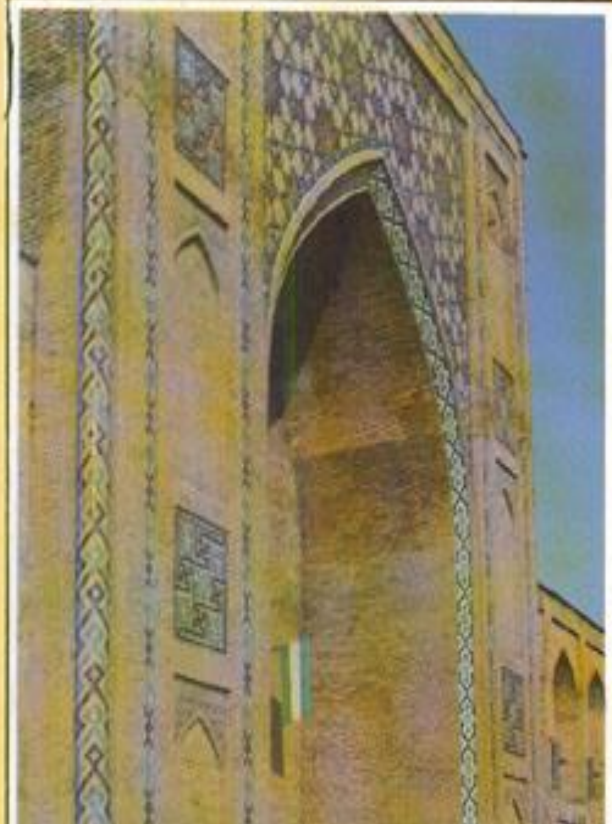

تاشقند کا مدرسہ کوکلتاش

سمرقند میں حضرت قثم بن عباسؓ کا مزار شریف